مشہور ہوا۔

(ادویان دیو)

چونکہ رنیچن شاہ کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا تھا اسلئے سمت ۱۴۰۱ب مین کوٹہ رانی نے ادویان دیو برادر سہدیو سنہ ۱۳۴۴
کو مسند حکومت پر بٹھلایا اُسنے علی شیر و جمشید کو کامراج مین کام دیا اور کوٹہ رانی کی ہدایت کے موافق تمام امور سلطنت انجام دیتا رہا اسی درمیان مین اوڈول نامی ایک ترک براہ ہیرپور بڑی لشکر و خدم کے ساتھ یہان آیا جسکے وحشت سے ذو الیچو کا دہوکا کہا کر ادویان دیو تبت کیطرف بھاگ گیا کوٹہ رانی نے تمام اعیان سلطنت کو جمع کر کے بحکمت و دانائی صلح سے اُسے ملک سے نکالکر رنیچن نامی ایک شخص کو تخت حکومت پر کارفرما کیا اور جب ادویان دیو واپس آیا تو رنیچن کو معزول کر کے اُسے پھر بدستور اورنگ شاہی سے ہمدوش کیا پھر شاہ میر اور ادویان دیو کے درمیان شکر رنجی ہوگئی شاہ میر نے تمام لوگون کے ساتھ رسائی پیدا کی طرفداران ادویان دیو کو نیست و نابود کرایا ۱۵ برس کی سلطنت کے بعد ادویان دیو بھی مر گیا۔

کوٹہ رانی

پھر صرف پانچ ماہ کے واسطے کوٹہ رانی خود تخت شہی پر جلوہ افروز ہوئی اُسکے عہد مین شاہ میر نے بہ طمع حکمرانی بعد بہت سے فساد اور جھگڑون کے رانی کا مقرب بنکر پھر فوج کے ذریعہ کوٹہ رانی کو قید کر لیا مگر وہ بڑے چالاکی سے بلباس فقیر وہان سے نکلکر اندرکوٹ کو بسنے گئے شاہ میر شہر پر قابض ہوا بعد اُسکے کوٹہ رانی کو بمعہ اُسکے بیٹون کے پھر قید کر لیا +

سلطان شمس الدین

پھر شاہ میر سمت ۱۴۱۶ب مین مسند سلطنت پر بیٹھکر ملقب بہ سلطان شمس الدین ہوا یہ شخص بڑا بہادر اور سنہ ۱۳۵۹ء

جوانمرد و عادل تھا اُسکے دو بیٹے تھے جمشید اور علاء الدین جسکا نام علی شیر بھی تھا اس شاہ میر نے تین برس پانچ روز تک حکومت کی ۔

سلطان جمشید

پھر بیٹا اُسکا جمشید سمت [۱۴۱۹] ب مین فرمانروا ئے کشمیر ہوا اپنے چھوٹے بھائی سے بموقع جنگ اونتی پور سنہ ۱۳۶۲ء
مین مغلوب ہوا۔

علاء الدین

پھر سلطان علاء الدین مسند آرائے حکومت سمت [۱۴۲۱] ب مین ہوا اسکے دو بیٹے تھے شہاب الدین سنہ ۱۳۶۴ء
وقطب الدین جمشید عہدہ دربانی پر مقرر ہوا اُسنے سوپور مین اپنے نام ایک پل بنایا اسکے عہد مین
ایک دفعہ سخت قحط اٹھا تھا۔ اندرکوٹ مین اُسنے محلہ علاء الدین اور اپنے مکانات بنائے۔

شہاب الدین

سمت [۱۴۴۳] ب مین سلطان شہاب الدین نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام پرگنات کشمیر کو حیطہ تصرف مین لاکر سنہ ۱۳۸۹ء
برائے تسخیر ولایات دیگر عنان عزیمت اُٹھائی اور براہ بارہ مولا ربط نہ ہوکر ولایات پہکلی سواد کبر و ملک
گہکر کو تسخیر کرکے نعمان وکابل کو لیا پھر بدخشان و دارد و گلگت کو اپنے قبضہ مین لاکر تبت کیطرف
گیا تبت اسوقت بادشاہ کاشغر کے قبضہ مین تھا جب اسنے شہاب الدین کے پہنچنے کی خبر سُنی تو
بہت سی فوج جرار و سپاہ و حشم بسیار و لشکر بےشمار مقابلہ کو بھیجا طرفین مین سخت ضرب و حرب
ہوکر از بس خونریزی ہوئی گو فوج کشمیر دشمن کی سپاہ سے بہت کم تھی مگر بقدرت الٰہی و
دلاوری سپاہ کشمیر مخالف مغلوب اور ملک فتح ہوا بنصرت وفیروزی تبت کے بعد نگرکوٹ و کشتوار

ادہر اُسکے نواحی کو اپنا منقاد کرکے پچاس ہزار سوار و پانچ لاکھ پیادون کے ساتھ دہلی کیطرف روانہ ہوا دہلی مین اُن دنون فیروز شاہ حکمران تھا جب سلطان شہاب الدین دریاے ستلج پر پہنچا فیروز شاہ بھی ادہر سے بڑی فوج لیکر وہان پہنچا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد صلح قرار پائی اور کشمیر سے سرہند تک تمام ملک شہاب الدین کی **سلطنت** مین شامل ہوا وہان سے فتح کرکے تاہم دہلی مین بھی اُسنے لوٹ و غارت کی اور دکن مین پہنچکر سوشرم پور کو فتح کرکے وہانسے بہت سامال و اسباب نقد و جنس لیکر و فر و تزک و احتشام شاہی کشمیر مین رونق بخش ہوا اُسکے آغاز عہد مین سخت سیلاب آیا تھا اپنے نام پر ایک شہر جسکو اب شادی پور کہتے ہین اُسنے اور لولو امر نے لولو پور جو اب بنام لوداب مشہور ہی آباد کیا چونکہ اسنے بیگم کی بھانجی لاہبہ نام سے مباشرت کی اسلیئے بیگم موصوف اپنے رشتہ دار فرمانرواے سندہ کے پاس بھاگ گئی۔ جسکو سلطان نے بخوف بدنامی بصد مشکل بلا کر فساد لاسہ اور اُسکی ترغیب سے فرزندان بیگم کو نکال دیا اسکے عہد مین ہنود بڑے صاحب اقتدار و وقار تھے اسی طرح ۱۹ برس کی حکومت کے بعد مر گیا۔

سلطان قطب الدین

چونکہ شہاب الدین کا کوئی وارث اُسکے مرنے پر یہان موجود نہ تھا اسلیئے سمت ۱۴۵۲ بکرمی سنہ ۱۳۹۵ء
مین سلطان قطب الدین فرمانرواے کشمیر ہوا اُسکے عہد مین سید علی ہمدانی یہان آیا اُسنے پیروان دین کو آئین اسلام سکھا کر ہر طرح سے اپنے مذہب کو رواج دیا بہت ہنود کو مسلمان کیا انکی نیز تھہ کالی کنڈ پر قابض ہوکر وہان رہایش شروع کی اُنکے یہان آنے کی تاریخ یہ ہے۔ سال تاریخ مقدم اورا * جوئے از مقدم شرافت او * روایت ہے کہ امیر تیمور جو بڑا منصف مزاج تھا ایک روز رات کو بلباس فقیرانہ گشت کر رہا تھا اتفاقاً ایک مکان مین چند اطفال کو

وہ تنے اور پیرزن سے کھانا مانگتے دیکھا جنکے جواب مین وہ کہہ رہے تھے کہ دو روز سے تم بھوکھے ہو تو مین کیا کرون کہان سے لاؤن اور تمکو کھلاؤن ۔ بادشاہ نے از راہ ترحم دو صرہ اشرفیان اُسکے مکان مین پھینک دین صبح کو اُس پیرزن نے اُنہین اُٹھا اُنمین سے ایک اشرفی توڑا کر غلہ وغیرہ ضروریات خرید ہمسایون نے جو سید تھے اِسکے احوال پر دالتفت ہو تہمت لگا دی سب اشرفیان لے لین بادشاہ نے دوسرے دن بڑہیا کے گھر کا وہی حال دیکھا دم صبح آسے بلاکر تمام احوال دریافت کیا اور غضبناک ہوکر اُس سید کو بلایا سید نے بڑی چالاکی سے حضور شاہی بھی بیان کیا کہ انہون نے ہماری اشرفیان جو چورائی تھین واپس لین یہ سُن اور مُہر دنکو ملاحظہ فرمایا نہایت خشمناک ہوا چکے سے تمام سادات شہر کو جمع کر کے اُنکا محاصرہ کرایا ہفت جوشی گھوڑا تپاکر اُن تمام کو کہا کہ سادات چونکہ آگ سے نہین جلتے آپ لوگ اس گھوڑے پر سوار ہو ون جسنے انکار کیا وہ قتل ہوا جو چڑہا وہ جلگیا سید علی ہمدانی جنکے حکمت سے جان بچاکر یہان بھاگ آیا اور بادشاہ کو مرید بنا لینے کے باعث نام آور اور ہنود کے متبرک مکانپر قابض ہوا قطب الدین شاعر بھی تھا نمونہ اشعار اُسکے یہ ہین ۔

اے بگرد شمع رویت عالمے پروانۂ ✦ از لب شیرین تو شورلیست در ہر خانۂ ✦ من بچند سے آشنا سے میخورم خون جگر ✦ آشنا را حال این است وا سے بر بیگانۂ ✦ قطب مسکین گر گنا ہے میکند عیبش مکن ✦ عیب نبود گر گنا ہے میکند دیوانۂ ✦ لوہرکوٹ کے جسقدر حکام یہان فساد کرتے تھے وے بھی نکالے گئے اور خاص لوہرکوٹ کے انتظام کو بولو ڈامر بھیجا گیا مگر وہان کے حاکم نے جو چھتری تھا اس ڈامر کو جان سے ماردیا جسپر قطب الدین کی کم ہمتی نے خاموشی اختیار کی دریا ے بہت پر اُسنے ایک گانو قطب الدین پور نام آباد کیا تھا ۔ اُسنے اپنے وقت کے بہت سے قحطون پر رعایا کو اپنا ممنون کیا ۔ اور آخر جام اجل پیا ✦ ۱۶ اسال ۔

سلطان سکندر

سمت ۱۴۴۶ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان سکندر فرمانروائے کشمیر ہوا اوڈک اور ساہس اسکے سنہ ۱۳۹۳ء
دو وزیر تھے ۔ اوڈک نے حسب الحکم بیگم کے اپنے داماد دختر سکندر کے چھوٹے بھائی کو زہر
دیکر مار ڈالا اور ساہس کو بھی جام اجل پلایا اسپر سلطان نے دوسرے وزرا کو اقتدار بخشا اسکے بعد
اوڈک نے تبت وغیرہ ممالک کو فتح کر کے سلطان کے مامون کا کام بھی تمام کیا آخر کار سلطان
کے خوف سے خودکشی کی سلطان سکندر نے بڑے بڑے فتوحات حاصل کین امیر تیمور گورگانی
نے جو اسوقت ہندوستان پر مہم کر رہا تھا سلطان کے واسطے دو ہاتھی بھیجے پھر خلقت کی بدقسمتی
سے سلطان کو مذہب اسلام پھیلانیکی خواہش ہوئی اور میر سید محمد فرزند سید علی ہمدانی بھی معہ
بہت سے مسلمانون کے یہان پہنچا چونکہ سلطان کو اسکا پورا اعتقاد تھا اُسنے موقع پا کر اسکو ہنود
کے برہم کرنیکی نصایح کین اور سہ بٹ کو مسلمان کیا اُسنے مسلمان ہوکر سلطان کی رضاجوئی کے
لئے اپنے پُرانے دہرم کے برخلاف ترغیب دی اور کہا کہ منادر کا انہدام و بت شکنی لازم ہے
اسپر اُس سنگدل نے منادر ہنود کا انہدام شروع کیا سب سے پہلے مندر تاراپیڈ کو گرا کر
اُسکی جگہ جامع مسجد تیار کی جسمین ۳۷۲ ستون چوبی کلان اور ۲۳ ستون چوبی چار طاقون مین
(جو کہ چالیس گز بلند اور چار گز شرعی موٹے تھے) استادہ کرائے مسجدمین بہت سے منادر
کے سنگہائے تراشیدہ لگائے پھر مندر پر سپور بلند و بیش قیمتی مارتنڈ وادنتی پور وجکدر تر پر یشور
و سور یشور و بیجی شور وغیرہ کو جو کہ عظیم الشان بلند و خوبصورت تھے معہ دیگر منادر بے تعداد
کے توڑوا کر اُنکے مصالحہ سے اُنکی جگہ مساجد و مقابر و زیارتین بنوائین بجائے صدائے ناقوس
بانگ بلند دلوائی ذوالپھ نے جسطرح قتل عام کیا اس ظالم متعصب نے انہدام تمام کیا اور ہزارہا ہنود
کو جبراً قہراً مسلمان کیا اُسکے ظلم و ستم سے تمام ملک مین شور و شر آہ و فغان بپا ہوا چارون طرف

سے گریہ وزاری کی صدا آسمان تک پہنچی مندر شکنی کے باعث مسلمانون نے خوش ہوکر از
تعصب و ہنود نے بسبب دل شکنی اس سنگدل کا (جوکہ مجسّم بت جور وجفا تھا) خطاب
سکندر بت شکن مشہور کیا خدا معلوم خلقت نے ایسے کیا گناہ کئے تھے جو پے در پے
اپنپر جبر و قہر اور عرصہ دراز تک کشت و خون خونریزی و لوٹ کھسوٹ جاری رہی ع چو خواہد
کہ ویران کند عالمے ٭ نہد ملک در پنجۂ ظالمے ٭ مسلمانون کی ترغیب و اغواسی اور انکے
مذہبی و شرعی فتون سے ہنود کو بہزار شدا ید بیدین کیا گیا جب باقی ماندہ برہمنونکو بھی قبول اسلام
کے واسطے حکم ہوا تو انہون نے اپنی جان سے ہاتھ دہوکر بقول ہر کہ دست از جان بشوید
ہرچہ در دل دارد بگوید ٭ صاف جواب دیا کہ ہم لوگ ہرگز مسلمان نہونگے گو مرنا پڑے اسلام
ملیچھون کا بنا دٹی تو ایجاد دین پر از شرارت و ستم رہنماے جہنم ہمکو قبول نہین ایسے کلمات
صاف و گستاخانہ سنکر سیاہ دردن سلطان کے دلپر اور کدورت و غبار پیدا ہوا بجاے خونریزی
و قتل کے ہنود پر زبجریہ لگاکر گوناگون عقوبات و بوقلمون عذاب اپنپر روا رکھے سواے
منادر کے وہ تمام پتھر بھی جن پر شاردا حروف کہدے تھے اس ظالم نے توڑ وادیئے شاستری
پوتہیان جہان دیکھین دبین دریا بردکین یا جلوا دین حتےٰ کہ شاردا حروف تہجی باقی رہگئے
پوتہیان عنقا صفت ہوگیئن تا ل حال کوہی کیکی حکمت وچھپانے کے کامیابی سے باقی
رہین ملا و قاضیون کا وہ زور بڑہا کہ انکی دہشت سے دہوکا اہل کا ہونا آخر کار جب بیج بہاڑہ
کے مندر کو توڑا تو اسمین سے ایک پتھر پر شاردا حروف مین بنسبت انہدام منادر کے اسکے
ہاتھ سے مضمون کندہ پایا اس سے عبرت حاصل کر کے جب کوئی نشان بھی مندرون
کا باقی نرہا تھا تو تسخیر ولایات اور سرانجام دہی معاملات ملکی مین مصروف ہوا اور فتح پر فتح
حاصل کی جسطرف کو عنان عزیمت پھیری منصور و غالب ہوا جب سید علی ہمدانی مرگیا۔ تو
سلطان نے مقبرہ ہنود کی اسی کالی گنڈ پر جہان وہ جیتے جی متصرف تھا (انکا) بنوا کر عبادت گاہ قرار دیا

اسیطرح مقدس چشمہون پر ایک مسجد اور باغ بنوایا اور ہر موسم بہار مین سید علی محمد کے پاس بہار نامہ کے جلوس کی تاریخ یہ ہے ع عقل گفتا بہ فرح واد رواج ہو اسنے دامن کوہ ماران مین ایک شہر آباد کیا آخر الامر یہ ظالم بھی ۱۴ برس کی عہد حکومت کے بعد اس جہان فانی سے عذاب گور جاودانی مین کیڑی مکوڑونکے دہن مین جا پڑا۔ نام بد چھوڑ کر لعنت پایدار ہمراہ لیگیا
نماند ستمگار بدروزگار بماند بر و لعنت پایدار۔

علی شاہ

سمت ۱۴۶۹ بکرمی مین سلطان علی شاہ آسکے فرزند نے اورنگ سلطنت کو زیب دی سہ بٹ نے اسکی خدمت مین اقتدار پاکر مقرب شاہی ہن اسے بھی ترغیب و تحریص دی کہ حتے المقدور ہنود کو مسلمان کرنا چاہیے جسپر اُسنے بھی راہ ظلم و تعدی پر قدم جمایا۔ سہ بٹ نے سوای محمد کے لدکو بمعہ عیال و اطفال قید کر دیا محمد یہ خبر پاکر براہ بانگل بھاگ گیا مگر سہ بٹ نے اُسکو بھی گرفتار کراکے قلعہ بیردہ مین قید کیا وہ وہان سے بھی بامداد شیر برادران بھاگ گیا اسپر سہ بٹ نے لدکو جانسے مارا چندروز کے بعد علی محمد بہمراہی فیروز علی و چند سپاہیان ترک پھر آیا۔ سہ بٹ نے لدہ راج اور گورکھ کو اُسکے مقابلہ کو بھیجا انہون نے بڑی کارزار کی بعد فتح حاصل کی جسکے صلہ مین لدہ راج کو عہدہ میر فوجی اور گورکھ کو حاکمی کامراج عطا ہوا اس فتح کے بعد سہ بٹ نے ہنود کو پوجا پاٹ تیرتھ وغیرہ رسوم ادا کرنے سے روکا قشقہ لگانیکی ممانعت کی جھوٹے نہنہین لگاکر جرمانہ لیتا زر جزیہ بڑی سختی سے وصول کرتا جب وے جان سے تنگ آئے تو اطراف و ممالک غیر کو بھاگنا شروع کیا اور ترک وطن کو ایسے آفات سے سہل سمجھا جب یہ خبر اوس بدکیش کو ہوئی تو ہر ایک رہگذر پر پہرہ اور حراست مقرر کرکے شہر مین منادی کرادی کوئی شخص سوائے راہدار یکے کہین جانا نہ پائے بعد اس کے

تھا نام کے ہنود کو جبراً مسلمان کرنے لگا اور ملاؤن تا منیون مفتیون نے ایسے زمانہ موافق کو غنیمت جانکر طرح طرح کے عقوبات اور ظلمون سے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کیا اس ظلم کی نہ کہین فریاد تھی نہ داد بہت سے برہمنون نے تنگ آکر خودکشی کی بعضون نے گھرونکو آگ لگا دی اور خود انمین پروانہ صفت جلگئے اکثر دہرم کی چاہ سے کنوون مین کود پڑے بہت سے پہاڑونکے چوٹیون پہ چڑھ کر کود دے اور جان بحق تسلیم ہوئی جنسے ہوسکا غیر معمولی راستونسے بھاگ نکلے ہندوستان و پنجاب کو چلے گئے اکثر راستونمین ہی شاہراہ اجل کے مسافر ہوئے ایسے ظلم و ستم تین چار برس تک ہوتے رہے اور بعد اُسکے یہہ بت ظالم بھی پنجۂ قضا مین گرفتار ہوا بجاے اُسکے شاہ جان جسکا دوسرا نام زین العابدین تھا نایب السلطنت بنا اسنے وزرا کے تمام فتنہ و فساد کو دور کیا پھر سلطان علی شاہ بارادہ حج اپنے چھوٹے بھائی زین العابدین کو جو اُسکا نایب تھا تخت خلافت پر ممتاز کرکے یہان سے چلا گیا پنجاب مین اُسکے خسر نے جو وہان کا حاکم تھا ملامت کرکے واپس بھیجا کہ وہ راج کیون چھوڑ آیا مطابق اُسکے وہ پھر براہ پہکلی کشمیر کیطرف فوج خسر کو لیکر آیا زین العابدین نے یہ خبر پاتے ہی ترک سلطنت کرکے بمعہ عیال و اطفال نقل مکان کیا اور علیشاہ سابق دستور تخت پر بیٹھکر مصدر جور و جفا ہوا براہ ریاکاری و بدذاتی لوگونکے عورتون کو جبراً لیجانا شروع کیا اور تعصب مذہبی بڑہایا ایسکو حج اکبر سمجھا جسپر خلقت نے واویلا آہ و فغان کے رعایا کی بدنصیبی سے پھر پانچ چھ ماہ تک اُسنے حکمرانی کی آخرکار راجہ جسرتھ والی گھگر کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوا راستہ کر بلاد کو لوٹتا ہوا وہان پہنچا تو اُسکے ہاتھ سے مغلوب ہوکر بھاگ گیا سات سال اسکی حکومت ہے

(سلطان زین العابدین)

سنہ ۱۴۲۰ع پھر سمت ۱۴۷۷ بکرمی مین سلطان زین العابدین سلطان کشمیر بنا چھوٹا بھائی اُسکا محمد خان نہایت

نیابت پر ممتاز ہوا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی تمام انتظام ملک بہت عمدہ کر کے جور و ظلم کو دور کر دیا ہر ایک طرح کے علوم و فنون کو ملک مین رواج دیا جسرتہہ خان کو بھی پناہ دی نودنہ راج اپنی کتاب مین اسکی ازبس تعریف لکھتا ہے اِسکے عہد مین غریب پر زبردستی نہ تعصب مذہبی ہونے پاتا اگر کوئی بدذات مسلمان ہنود پر حسب عادت ظلم کرتا وہ پوری سزا پاتا لوگون کے املاک جو بعض سینہ زورون نے جبرًا دبا رکھی تہین وہ سب واپس دلادین سلطان کے ہاتھہ پر ایک آبلہ ہوگیا تھا شری بٹ حکیم نے معالجہ کیا تو خدا نے شفا دی اُسکے صلہ مین سلطان نے ہر چند بہت انعام عطا فرمایا مگر اُسنے زرجزیہ ہنود کے معاف ہونیکی درخواست کے بغیر کچھہ قبول نکیا وہ درخواست اُسکی بپایہ قبولیت پہنچی اور امیر کبیر بنگیا کہتے ہین یہ سلطان کیمیاگر بھی تھا ۔ دارد ۔ سندہ ۔ قندہار ۔ پنجاب وغیرہ ممالک کو بھی اُسنے فتح کیا تبت پر متسلط ہوکر وہان ایک شہر آباد کیا کشمیر مین زراعت و تجارت کو از حد ترقی دی دولہا نام ایک مسلمان نے جو کہ خاص مکہ سے قرآن لیکر اُسکے پاس آیا ہوا تھا ایک برہمن کو بحالت نشہ شراب مار دیا اس جرم پر اُسکے لئے حکم دیا کہ اُس بدذات کو گدہی پر دم کیطرف مونہہ کر کے سوار کر تمام شہر مین رسوا کیا جاوے ۔ اور ہر ایک جگہ اسپر غلاظت ڈالی جاوے ۔ تعصب مذہبی اسکو سوائے ایام اول کے بالکل نہ تھا تمام اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین بے نظیر و عدیل تھا ۔ **بیت**

خوبیٔ اخلاق کان دنیا و دین را زیور است ✦ با فقیری خوش بود با بادشاہی خوشتر است ✦

اِسکے چار بیٹے تھے آدم خان ۔ حاجی خان ۔ جسرتھہ خان ۔ بہرام خان ۔ اڈیلہ پور اور آدڈن و اُنتی پور مین ایک ایک نہر بنا کر گنگہ بل سے براہ کوہستان مانسبل کو ایک ندی لایا اُسکے کنارہ رونیہ آبادی کی اپنے نام پر کوہ ماری پربت سے امریش پور تک ایک بڑا شہر آباد کیا زینہ گنگا زینہ سوامی تک پہنچائے سوپور کے متصل سنان گری نام ایک شہر

جسکو اب زینہ گیر کہتے ہین آباد کیا سور پیشور۔ مارسُند اور امرناتھ مین شاہی تعمیر تیار کرائین زینہ کوٹ متصل اندرکوٹ وزینہ مرغ وزینہ دب۔ زینہ گڈل۔ زینہ لنک اور لر مین سلطان پور کامراج مین وزینہ بازار زینہ کنڈل وغیرہ مقامات تالاب او نہر کے کنارہ پر ایسکے بنوائے ہوئے ہین جاپا پیڈ گو جو کان مس ملی تھی اُسکا قابض بھی ہوا سوائے اُسکے کان جواہرات بھی اُسکو ہاتھ لگی اُنمین سے جو جواہرات نکلے اُسکا نام زینہ رتن رکھا گیا ٹسربٹ نے جسکا مکان بچار ناگ کے متصل اب بھی مشہور ہے ہر ایک جگہہ مکتب اور مدارس بنوائے مندرون کو نیست ونابود کیا روایت ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر **سندمتی** نام کے باشندہ جنکا راجہ **سودرشن** تھا ازبس بدکار اور گنہگار تھے جسپر ہم ناگ بہت تنگ ہوا قہر الٰہی بھی نازل ہوا اسی شہر مین ایک کوزہ گر صاف باطن اور خداپرست تھا اُسکو الہام ہوا کہ یہ شہر سیلاب سے غرق آب ہوگا یہان سے بھاگو اُسنے یہ ندائی ربانی ایک ایک کو سنائی مگر کسیکو یقین نہ آیا اور اُسے دیوانہ بتایا اُسنے پھر بکریہ کرام نسے کہا مگر کسینے نہ مانا ناچار ہوکر اکیلا ہی وہان سے بھاگا اور کوہ کرال سنگر پر چڑہ گیا پیچھے کو نظر کی تو نقشہ طوفان نوح کا آنکھون کے آگے پھر گیا شہر کا نام ونشان بھی نپایا ہر چہار طرف عالم آب نظر آیا۔ اوسے تالاب مین گاہ بگاہ ایک مندر کسیکو نظر آجاتا تھا وہی مندر زین العابدین نے بھی ایکدفعہ دیکھا اور اعیان سلطنت کو حکم دیا کہ اُدہر مین جہان مندر دکھلائی دیتا ہے وہان ایک عمارت تیار ہو لوگ حکم سنتے ہی دوڑ پڑے مگر مندر مفقود پایا۔ پھر سلطان خود کشتی پر سوار ہوکر وہان پہنچا اور حکم دیا کہ ڈھونڈو جب غواصون نے بڑی محنت کے بعد دوہت روئین نکالے سلطان نے گجرات وغیرہ مقامات سے کاریگرون کو بلواکر ایک بڑی کشتی جو بذریعہ بادبان کے چلتی تھی سنگ ہائے کلان سے بھرواکر وہان غرق کرائی اور اُسپر یہان تک خاک لو سنگ ملبے تخریرہ دکلان گروائے کہ ایک

جزیرہ تیار ہوگیا اسپر تعمیرات بنائی گئیں اور نام لنکا زینہ لنک رکھا گیا تاریخ اسکی یہ ہے۔ تا زین جہاد اندرون جشن کنند۔ پیوستہ چو تاریخ خودش خرم باد۔ یہ سلطان شاہ عالی تھوڑے عرصہ کے بعد شربت حکیم اور محمد خان نایب بھی مر گئے مٹن مین اسکے وقت بڑے لڑے بھی ہو گئے تھے جو کہ بخوبی ہو آئے تھے زونہ رواج کی تاریخ اس مضمون تک ختم ہوئی آگے شریوار

پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکھا ہے۔ منعاپور سے سوپور تک شگ ہا سے مناور سے سلطان نے ایک منصوبہ لپٹنہ بندھوایا دیگر ممالک سے درختان میوہ دار منگوا کر یہان بوئے انگور و سیب وغیرہ کے درخت بہوٹان کیطرف سے منگوا کر باغات بنوائے سنگہاڑہ اور تخم نیلوفر تالابون مین لگوائے براہ برار نمل تالاب ڈل سے ایک ندی کاٹ کر متصل جہہ کدل دریائے بہت سے ملائے اور جوئے نالہ مار راچھین کی آبادی کو تالاب ڈل سے کاٹ کر روان کی اہل فضل و کمال ہر فرقہ کو منگوا کر یہان آباد کیا اور اُنکی معاش خاطر خواہ مقرر کی۔ بہت سی مدارس بھی بنوائے ولایت سے فارسی کتابین منگوائین صدہا کتب کا ترجمہ فارسی و عربی و ہندی و شاستریمین کرایا شاستری پستکین بھی جو کشمیر سے معدوم ہوگئی تھین اور مقامات سے طلب کرائین مہابھارت و برتھہ کہتا و بعض پورانون کا ترجمہ کرایا اور کتب طب تیار کرائین۔ جی سنگھ کے عہد سے اپنے وقت تک شاستری زبانمین راج ترنگنی لکھوائے بہت سے شاستر دور سے منگوا کر برہمنونکو مفت دیئے خود بھی زبانہائے ہندی و فارسی و تبتی بخوبی جانتا تھا۔ مُہر کن حکاک۔ کاغذ گر۔ قلمدان ساز وغیرہ پیشہ ور لوگ خراسان وغیرہ امصار سے بعد تلاش یہان بلوائے کشمیریونکو اُنکے ہنر سکھوائے ہنود کو جو یہان سے بھاگ گئے تھے بمعہ فضلا و علما کے دیگر بلاد سے بہ تعظیم و تکریم بلا کر نقد و جنس عنایت فرما یہان آباد کئے ایک دفعہ ایک شہزادہ کشتی مین سوار سیر کرتا ہوا مالی کدل مین پہنچا ایک برہمنی جو گھاٹ پر پانی بھرنے

کو فقیرنی کرتا ہو رفتہ رفتہ کشمیری اسکے وضع میں ایک اچھا شاعر ہوتا

کو آ ئے تھے اُسکو نظر پڑی دیکھتی ہے اُسکی عقل پر پتھر پڑے تھا۔ شباب سے ایک ڈھیلا اُسکے گھری پر اما۔ گھڑا اُسکے صدمہ سے ٹوٹ گیا مگر پانی برہمنی کی ست سے اُسکے سر پر معلق کھڑا رہا۔ جب وہ مظلوم گھر پہونچی تو اُسکے برہمن نے غضب انگیز ہو کر بددعا دی کہ جس سے یہہ حرکت ناشایان ہوئی اُسکے سینہ مین درد ہو اور مرضی خدا سے روز زرد ہو۔ برہمن چونکہ مستجاب الدعا تھا بددعا اُسکی اثر پذیر ہوئی۔ جب شہزادہ کو علاج معالجہ سے شفا نہوئی اور بددعا کا اثر ثابت ہوا تو بادشاہ برہنہ پا مجلس برہمن کے گھر جا کر شہزادہ کی شفا کے لئے ملتجی ہوا۔ برہمن نے بعد نپد نصایح کے بارگاہ حکیم حقیقی سے بحق شہزادہ شفا مانگی جو کہ قبول پڑے اسبات پر مقربان سلطانی کو ان برہمنون کی ریاضت سے انکی کا فکر ہوا۔ آخر کار بمشورہ قاضیان و مفتیان برہمنون کو حکماً فارسی پڑھوایا یا سیکھانا انہی کا عادی کرایا چنانچہ تب سے ہی کشمیری پنڈیان جنھون نے فارسی پڑھی کارکن کہلائے اور انہین کے نورسون نے جو اپنے دہرم کرم مین رہے یا چہ بٹ کا خطاب پایا۔ اسکی عہد مین منجملہ ۹۹ رشیون کے شیخ نور الدین بھی تھا جو کہ ایک چور کا بیٹا تھا۔ مگر اپنی ریاضت و عبادت کے باعث سب کا سرتاج تھا۔ للی شوری بھی اُسکے عہد مین تھے جو کہ پانپور کے ایک برہمن کے لڑکے تھے یہ للی شوری بڑے خدا پرست و عبادت خالق مین مست زیور کرامات سے آراستہ تھے۔ شیوا فلاسفی مین کامل اور علم شاعری مین پورے تھے۔ نمونہ اشعار اُسکے جو اُسنے بجواب اشعار خاوند وگورو کے دیے تھے چند یہ ہین۔

قول اول خاوند لل جیصاحبہ

چندرمس ہیونہ پرکاش کونہ گنگہ ہیونہ تیرتھ کانہ باندون ہیونہ باندو کانہہ۔
چاند کی برابر کوئی روشنی نہین ہے گنگا کی برابر تیرتھ کوئی نہین رشتہ داروں کی برابر رفیق کوئی نہین۔

رنہ ہیو سو کھہ نہ کانتھہ ـ
بی بی کی برابر آرام کوئی نہین

قول دوم گورو سدہ بابو

اچھن ہیو نہ پرکاش گونہ — گوڈہن ہیو نہ نیر تھہ کانہ — چندس ہیو نہ باندہ کو نہ
آنکھونکی برابر روشنی کوئی نہین — گھٹنون کی برابر تیرتھہ کوئی نہین — جیب کے برابر رفیق کوئی نہین
اَرِس زُوٗ اُس ہیو سوکھہ نہ کانہ
تندرستی کی برابر آرام کوئی نہین

قول سوم خاص لل ماجی صاحبہ

تَس ہیو پرکاش نہ گونہ — یِس ہیو نیرتھہ نہ کانہ — دلس ہیو باندو نہ کو نہ
معرفت کی برابر روشنی کوئی نہین — ارادہ کی برابر تیرتھہ کوئی نہین — خدا کی برابر دوست کوئی نہین
بیس ہیو سوکھہ نہ کانہ
خوف کی برابر آرام کوئی نہین

ایک دفعہ لل ماجی صاحبہ کپڑی پہن کر گورو کے پاس گئین بوریے سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گئین گورو جی نے بپاس خاطر اُنسے کہا کہ بوریے پر بیٹھو مٹی سے کپڑے خراب ہوگئے یہ سنکر لل ماجی صاحبہ نے جواب دیا۔

اندر میچی نبر میچی — میچہ تہ پاٹس دِتُم سوَہ — دُچھم منز منَ تہ میچی میچی ـ
چہاڈان توتُم سوری ذرہ — ترجمہ لفظ بہ لفظ اندر مٹی باہر مٹی مٹی کے ساتھ اپنا جسم خوب آلودہ ہے دیکھا تو من کے اندر بھی مٹی ہے ـ اور اس مٹی کی چھانی مین دن گذر گیا

بجاے سچی کے مچھی کے دوسرے معنے یون ہین اندر بھی تو ہی باہر بھی تو ہی یعنے اول سے تیرے ساتھ ملکر خوب لطف اُٹھایا دلکے اندر جو دیکھا تو تجھی کو پایا تیری تلاش مین دن گذر گیا۔

دیگر

آئیس وَتئے گیس دتّے منز سُوَتھے لُوسم دَوہ ۔ وچھم چندس ہار آیم نہ اَتھِس ناوِ تارس کیا دِمہ

ترجمہ آئی راہ گذر سے اور گئے راہ گذر سے راہ گذر مین دن گذر گیا دیکھا جیب مین تو خرمہرہ نہ پایا محصول کشتی کا کیا دون۔ دوسری طرح یہ معنے ہین۔ آئے اپنے رستے گئے اپنے رستے دل ضعیف ہوگیا اور دن غروب ہوگیا اپنے سرمایہ مین دیکھا تو بھگوان ہاتھ نہ آیا اب اپنی نجات کسطرح حاصل کرون۔ ایسے ایسے ہزارون واک ہین سواے اونکے اور ایک کتاب لل واک نام اسکی تصنیف علم معرفت مین بے نظیر و عدیل ہے۔ اگر اس کی معجزوں کی تفصیل لکھی جاے تو ایک اور کتاب تیار ہو اسلئے طوالت کے باعث اُن کو ترک کیا لل تراگ بھی اسیکی کرامات کا نمونہ ہے۔ اس سلطان مین مسافر پروری کی صفت بھی ایسی تھی جو مسافر آتا قدر پاتا ذوالچو کے وقت کی ویران شدہ زمین اسکے عہد مین آباد ہوگئی۔ یہ سلطان اپنے اوایل عہد مین ۴۰ ہزار سوار و ایک لاکھ پیادونکو لیکر تبت مین پہنچا شاد کاشغر سے موضع شنی زی مین سخت کارزار کے بعد سلطان نے فتح پائی اُسکے وقت مین رعایا برایا خوش خزانہ معمور تھا۔ صرف شاہزادہ کچھ کچھ فساد کرتے رہے چنانچہ ایک شاہزادہ نے اسکو بھی تالاب اولر مین غرق کرنا چاہا تھا لیکن یہ جلد خبردار ہوگیا۔ سمت ۳۶ کی قحط مین خلقت کی پوری امداد کی دو برس بعد اُسکے سیلاب آیا جہلم کے سالگرہ پر ہر دو طرف بغرض خوشنودی ہنود رعایا خوب چراغان کرایا اور خود سیر کرتا رہا بیترتھ تو کابندن کو بھی سمت ۳۹ مین گیا اور کوہ نندناگ کی سیر بخوبی کی راجگان قرب و جوار اسکے پاس تحایف و نفایس نذرانہ

برابر بھیجتے رہے اسکی نیکی کے باعث ہنود اسکو بڈشاہ (یعنے بڑا بادشاہ) اور انکو ملک سے سلمان بڈشاہ (یعنے ہنود کا راجہ) کہتے تھے چنانچہ اسیلئے ایشودی دواوشی کو ۵۰ برس کی عہد حکومت کے بعد بعمر ۹۶ سال جب وہ جان بحق تسلیم ہوا تو مندر وٹی شور مین دفن کیا گیا۔ اور مندر مذکور بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا۔

سلطان حیدر

سنہ ۱۴۹۲ع سمت ۱۵۴۹ بکرمی مین اسکا دوسرا شہزادہ سلطان حاجی ملقب بہ سلطان حیدر بھائیون سے لڑجھگڑ بزور شمشیر سکندر پور مین جلوس فرمای خلافت شاہی ہوا اور بہرام خان کو حاکم ناگام و نایب السلطنت بنایا راجگان سندہ و راجوڑے وغیرہ ریاستہا جو اسکے مبارکبادی کو آئے تھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس گئے سید حسن حاکم بیردہ اسکے وقت بڑا حاکم با اقتدار تہا یہ سلطان بڑا خود رائے نارسا و زناکار تھا مدام نشہ شراب مین مسرور اور رقص و سرود مین مشغول رہتا پوزما حجام نے بہت سے ہندوؤن کی ناکین کاٹ ڈالین چند کو دریا برد کیا کسیکو جان سے مارا اس بدکار غافل سلطان کو خبر بھی نہوئی بلکہ اسکے ورغلانے سے سلطان نے باپ کے تمام وزرا و امرا کو مروا ڈالا آدم خان پنجاب مین مارا گیا چونکہ حجام مذکور نے ہنود پر بڑے ظلم کئے انھون نے جان سے تنگ آکر مسلمانون کی ان مساجد و مقابر کو جو ان کے مندرون پر بنوائے گئے تھے منہدم کر کے بعض کو آگ لگا دی جسپر سلطان نے اپنے دادا اسکندر بت شکن کا وقت انپر پھر تازہ کیا انکا تمام مال و اسباب ضبط کر کے حکم دیا کہ جہان ہندو نظر آئے وہین گردن مارا جائے اسطرح ہزارہا ہنود مارے گئے اور صدہا مسلمان ہو گئے آخرکار ہنود نے مسلمانون کے کپڑے پہن کر کہنا شروع کیا کہ نہ شو ام نہ شو ام مین ہندو نہین مین ہندو نہین۔ بلدیمر اور لکھی پور بھی جلا دیا گیا شہزادہ

حسن شاہ نے ادہر دہر دیش یعنے پنجاب و راجوڑے و گکھڑ فتح کرکے جہلم کی طرف سے بہوگبہ پال والون کے تمام شہر جلوا دئیے پانچ چھ ماہ کے بعد اُن اطراف کو تسخیر کرکے بہت مال و دولت لیکر سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا بہرام خان نے یہان تمام وزرا و امرا کو لوٹا پھر وزرا نے سلطان اور شہزادہ مین فساد کرا دیا آخر الامر سلطان ایک سال کی حکومت کے بعد نشہ کیحالت مین بام پر سے گر گیا۔ گردن اُس کی ٹوٹ گئی اور عدم کو چل بسا۔

سلطان حسن شاہ

سنہ ۱۴۵۴ء سمت ۱۵۵ ب مین وزیرون امیرون نے بخلاف رضامندی بہرام خان شہزادہ حسن شاہ کو فرمانروائے کشمیر بنایا اُسنے زین العابدین پور کو دار السلطنت اور احمد ملک کو اپنا وزیر بنایا آخر مین بہرام خان کو بذریعہ تازی بٹ کے گرفتار کراکر عدم تسکین کے باعث اُسکی آنکھون مین میل پھروا دیے اور بہت سے سیدون کو اُنکی شرارت کے سبب جلاوطن کرکے دہلی وغیرہ مقامات کیطرف نکال دیا بہت سی سفارشیون کو پھر واپس بھی منگو لیا سلطان باپ کیطرح گانا سننے کا بڑا مشتاق تھا چنانچہ ۱۰۲۲ ایکہزار بائیس قوال ہندوستانی اسکے پاس نوکر تھے شہر مین اہل نشاط و طوائفون کی کثرت تھی تاتار خان حاکم بہلول پور نے خروج کے بھیجنے مین تامل کیا تو تازی بٹ اُسکی سرکوبی کو فوج کشمیر کے ساتھ بھیجا گیا اسنے سیالکوٹ مین پہنچکر لوٹ مار کی تاتار خان نے مطلع ہوکر سپاہ جرار کے ساتھ وہان پہونچ اُس کے بھاگنے پر کوہ کا جداری تک اُسکا تعاقب کیا لیکن پرانے سلاطین کے رعب سے کشمیر مین داخل ہونے کا حوصلہ نکیا اور وہان سے واپس پھرا کوہ کا جدری تک تمام ملک اپنے قبضہ مین لیا ادہر سلطان سے رؤسا و امرا نے بھی طریق بغاوت و انحراف فتنہ و فساد

اختیار کیا جس سبب سے کسیکی ہمت تاتار خان سے اپنا ملک واپس لینے مین نہ پڑے اسلئے سوائے خطہ کشمیر کے سلطان کے قبضہ مین اور کوئی جگہہ نرہی آتش زدگی نے بھی اسکے عہد مین بہت سے محلہ و مکانات عالیشان کو خاک سیاہ کر دیا جامع مسجد و خانقاہ سے بھی شعلۂ نور بلند ہوئے سلطان نے انکو از سر نو بنوایا میر شمس الدین عراقی حسین مرزا شاہ خراسان کیطرف سے سفیر ہو کر آیا بہت سے تحایف مثل پوستین وغیرہ کی شاہ کیطرف سے سلطان کی پیش کئے وہ آٹھ برس یہان رہا اور چکونمین سے اکثرون کو شیعہ بنا کر خراسان کو لوٹ گیا گیارہ برس کی حکومت کے بعد سلطان نے قضا کی۔

سلطان محمد شاہ و فتح شاہ

سنہ ۸۹۴ھ؁ مین بیٹا اسکا سات برس کی عمر مین سلطان محمد شاہ تخت سلطنت پر امور شاہی کا سبق خوان بنا اسکے جلوس کو بعض فارسی مورخون نے سنہ ۸۹۲ ہجری لکھا ہے۔ جسمین بہت فرق پڑتا ہے۔ اسکی صغر سنی کے باعث عنان حکومت سادات کی ہاتھ لگی انہون نے غرور نشاء حکومت سے پھولکر بدمزاجی اور شرارت سے ہنود پر ظلم و ستم روا رکھا غازی اور شہید بننے لگے جسپر سپاہ پنجاب و سادات مین سخت نزع اٹھا اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ سپاہیون نے ایک سید کو بھی زندہ نہ چھوڑا یہ آتش شہادت سید میر حسن نامی بندگ سادات کے باعث بھڑکے تعصب مذہبی و شرارت و غرور حکومت کے نتیجہ نے محمد شاہ کو دو برس اور سات ماہ کی حکومت کے بعد سریر سلطنت سے اٹھا کر اطراف جبال و کوہستان مین ایسے چھوٹے سی عمر مین بھگا کر بجاے ماحصل سلطنت کے عذاب و مصیبت دکھائی۔ اور سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین جو کوہستان نوشہرہ مین حکومت کر رہا تھا باوا سپہ سالار ملک سیف دار کشمیر کا سلطان

چنانچہ سپہ سالار مذکور کی حکومت با اختیار نے سلطان کے دلمین نار حسد کو روشن کیا اسلیئے بعض ارکین خلافت و اعیان حکومت کو اپنے ساتھ ملا کر اُسسے عداوت پیدا کی نہر کے پل توڑ دیئے جانبین سے سپاہیان جرار شیر دار میدان خونخوار مین آنکلے بہت سے خونریزی وکشت و خون طرفین کے بعد ملک سرسنگ جنگ نے ملک سیف دار کے اسپ صبا رفتار کو بضرب شمشیر تیز دم مار کر اُسے پیدل کر دیا تب عوام نے اسپہ حملہ کر کے ملک عدم کا راستہ لیا اور ملک سرسنگ جنگ کو بھی چونکہ زخم کاری لگا ہوا تھا اُسنے بھی حریف کی مفارقت گوارا نکر کے اُسیکا پیچھا کیا فتح و فیروزمندی فتح شاہ کے نصیب ہوئی اور ملک شمس چک منصب وزارت پر ممتاز ہوا ڈہائی سال کے بعد میر سید محمد شہید و ملک ابراہیم ماگری و ملک حاجی و ملک عیدی مخالفت و منازعت ملک شمس چک پر آمادہ ہوکر جانبین سے شہر مین نزدیک خانقاہ بلبل شاہ کے کارزار حرب و پیکار ہونے لگا مخالفون نے ضرب ہائے شمشیر آبدار و زخم ہائے کار لگائے آخر کار ملک شمس چک معہ سلطان فتح شاہ کے بھاگ کر ڈال ذکر مین جا رہا ہر چند بہت مخالفون نے اُسکا تعاقب کیا لیکن اپنی دلاوری سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکل گیا پھر محمد شاہ دوبارہ بادشاہ بنا اور لشکر کو لیکر ننر اگام کی طرف ملک شمس چک پر چڑہائی کی سوپور مین دونون لشکر مقابل ہوئی ملک موسئے رینہ نے اس جنگ مین کار رستم کیا جس سے دل کے دل روبفرار ہوئے ملک شمس چک وارد کو اور فتح شاہ ہندوستان کو بھاگا محمد شاہ نے باوجود اسقدر کارزار کے ملک موسیٰ رینہ کی دلجوئی و قدر دانی نکی اُسنے رنجیدہ ہوکر فتح شاہ اور شمس چک سے نامہ و پیام کیا اور فتح شاہ نے وہان پہنچکر موسیٰ رینہ کی مدد سے رینہ کاجی کے میدان مین محمد شاہ پر فتح حاصل کی اسمرتبہ محمد شاہ نے چار ماہ چودہ روز کی حکومت کی پھر فتح شاہ حاکم کشمیر اور شمس چک سپہ سالار بنا اُسوقت کو [illegible] ہجری فارسی دانون نے لکھا ہے کہ شیخ سلطان شمس الدین عراقی پھر کشمیر مین پہنچا کاجی چک نے باتفاق دیگر چکون کی

کے اُسکے مذہب کو اختیار کیا اور جڈی بل مین اُسنے پھر بہت لوگون کو شیعہ کیا دو سال کے
بعد ملک موسیٰ رینہ نے جو شیعہ ہوگیا تھا شمس چک کو مار کر خود اُسکا جانشین ہوا اور فتح شاہ
کو برائے نام رہنے دیا ۹ برس تک یہ آتش ضد و حسد مذہبی بھڑکی رہی صدہا لوگ جبراً
مسلمان کئے گئے اور جو باقی بچ رہے زر جبریہ سے تلف ہوئے ہزارون ہنود باندھکر
قہر سے مسلمان کئے گئے قدیمی مناور کی اینٹ سے اینٹ بجادی اسی تعصب سے
ارکین دولت باغی ہو کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہوئے فتنہ و فساد نے روز
افزون ترقی پکڑی ۹ برس کے بعد محمد شاہ تیسرے مرتبہ پنجاب سے براہ پونچھہ کشمیر پر
چڑھ آیا اور کامراج کے موضع اُدنگر مین فتح شاہ کو مغلوب کیا ۹ ماہ تک فرمانروائے کشمیر رہا
اس عرصہ مین فتح شاہ نے پھر سامان جنگ درست کرکے اپنے بیٹے جنت خان کو فتح کشمیر
کے لیے آگے روانہ کیا اُسنے باتہال کے بہت سے آدمی اپنے ساتھ لاکر فتح حاصل کی
فتح شاہ پھر تیرہ ماہ تک تیسرے مرتبہ حکومت کرتا رہا اور تمام ملک کو تین حصہ بنا کر ایک کاجی
چک دوسرا جہانگیر کو تیسرا اپنے پاس رکھا ہنود جو بزرگونکی ہڈیان لیکر گنگا کو گئے ہوئے
تھے باد طوفان سے قریب دس ہزار کے تلف ہوئے نیز وبا نے ایک عالم کو ویران کردیا
ایک سال کے بعد ابراہیم ماگری دو بیٹونکے ساتھ مارا گیا محمد شاہ نے ہندوستان کے بادشاہ
سکندر ابن بہلول لودی سے کمک لیکر براہ بانگل کشمیر مین پہنچ شہر کے لوگون اور
کارندون سے اتفاق کرکے اول فتح شاہ سے شکست پائی پھر تین ہزار سپاہ ہندوستان
کو ڈالورہ مین چھوڑ کر دو ہزار سوار کے ساتھ کشمیر مین پہنچ تمام امراسے ملکر فتح
حاصل کی اور چوتھی بار شاہ کشمیر بن ہندوستانی سپاہ کو رخصت کردیا فتح شاہ لوہر
کوٹ کیطرف بھاگ گیا مگر خونریزی و فتنہ بدستور رہا ۹۲۱ ہجری مین ملک عیدی رینہ
اور نوکر ماگری نے بہت فوج جمع کی اور سکندر خان نے فتح شاہ کے ساتھ آکر

قلعہ ناگام مین سکونت کی لیکن کاجی چک کی دلاوری اور شجاعت دیکھکر اُسکے ہوش اُڑ گئے اور براہ کوہستان جانب ہندوستان بھاگ گیا محمد شاہ بھی اُسکی دلبری کے باعث در پردہ کاجی چک کا دشمن بنگیا جب کاجی چک خبردار ہوا تو رنجیدہ ہوکر نوشہرہ مین جا رہا اتفاقاً اُنہین ایام مین شیخ علی بیگ ترک کچھ ترکونکی فوج لیکر کشمیر پر چڑھ آیا ملک کاجی چک نے اپنے دو بیٹے اُسکے مقابلہ کو روانہ کئے اُنھون نے رات کیوقت دشمن پر چھاپا مارا بڑی دلیری اور جوانمردی سے لڑے حتےٰ کہ ترکونکی ترکی تمام ہوگئی سبکے پیر اُکھڑے اور بہت سے ترک مارے گئے بہت سے گرفتار ہوئے بعد فتح کرنیکے آٹھ ماہ پیچھے ملک کاجی چک پھر کشمیر مین آیا محمد شاہ نے اُسکی بہت عزت و توقیر کی کچھ روز بعد ملک کاجی چک نے محمد شاہ کو قید کرلیا۔

سلطان ابراہیم

اور اسکی جگہہ اُسکے بیٹے سلطان ابراہیم کو تخت نشین کیا اور خود وزیر بنا ایک شخص جو اُنکا دشمن تھا بابر شاہ دہلی کے پاس جاکر وہان سے کچھ فوج لے کشمیر مین آیا اودہر سے اُنکی فوج اور نازک شاہ فرزند فتح شاہ مقابلہ کو نکلا آخرکار کاجی چک مغلوب ہوکر کھہونکے مکانونکی طرف بھاگ گیا۔

نازک شاہ

عبدالملک فریق غالب نے نازک شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور تمام کشمیر چار حصون پر تقسیم ہوا۔ ایک ملک علی کو دوسرا ملک ابدال ماگری تیسرا لوہر ماگری چوتھا بنگہ چک کو ملا نازک شاہ نے ایک برس تک راج کیا۔

محمد شاہ

اور پھر محمد شاہ فرمانروائے کشمیر بنا از کی شاہ نایب ہوگیا بابر شاہ مرگیا ہمایون شاہ کے ہاتھ تخت دہلی آیا ۹۳۷ھ ہجری مین اُسکا دوسرا بیٹا کامران مرزا محمد شاہ کی بدنظمی کا حال سنکر ۲۰ ہزار سوار لیکر موضع انہہ واجن مین مصروف جنگ ہوا لوٹ وغارت کر کے بہت سے گھر جلادئے اور بہت آدمی مار دیئے آخرالامر کامران ناکام ہوکر یہانسے بھاگا اسکے عہد مین پھر ابوسعید خان والی کاشغر بارہ ہزار سوارون کے ساتھ نکلا اور تبت مین پہنچکر قیام کیا اور بیٹے سکندر خان کو بہمراہی اپنے بہنوئی میرزا حیدر سپہ سالار کے روانہ کشمیر کیا دے براہ لار موسم بہار مین یہان پہنچے آتے ہی خونریزی آتش زدگی لوٹ مار شروع کی بہت سی رعایا بخوف جان ومال ومنال ہاتھ اوٹھا حیران وپریشان پہاڑونکی کہوہ اور غارونمین جا چھپے جب سردیکے موسم گذر چکے اور ایام بہار آئے توکشمیر کے امیر اور کار آزمودہ لوگ چاہ بابل کے جنگل مین جمع ہوکر جنگ کو تیار ہوئے گو لشکر کاشغر نے متواتر شکستین کہائین مگر مُنہ نہ موڑا جب فتح کی امید نرہی ناچار اس شرط پر صلح کی کہ محمد شاہ اپنی شہزادی کا بیاہ حیدر خان کے ساتھ کردے محمد شاہ نے اس شرط کو قبول کیا اور لڑکی کی شادی حیدر خان ابوسعید کے بیٹے سے کردی آخر چیت مین ترکون کا لشکر کاشغر کو لوٹ گیا لڑائی کی وجہ سے چونکہ فصل نہوئی تھی قحط اُٹھا ماگریون اور چکون نے باہم موافقت کرلی اور اتفاق سے حکومت مشترک رکھی صدارت کا منصب ملک کاجی چک کو دیا سلطان اسمعیل ابن سلطان محمد شاہ ملک کاجی چک کی دامادی کے باعث بے اعتبار ہوگیا یہ انتظام چند سال تک رہا پھر محمد شاہ نے وفات پائی جسکو بعضون نے ۹۴۴ھ ہجری لکھا ہے اسوقت اُسنے پانچ سال راج کیا۔

سلطان شمس الدین

سنہ ۱۵۳۸ء سمت ۱۵۹۵ بکرمی مین سلطان شمس الدین ابن محمد شاہ کو بادشاہی کا خلعت پنہایا گیا کاجی چک ماگری لوگون مین پھر نا اتفاقی ہوئی کاجی چک نے جاڑہ بھر کاجی وارہ مین بسر کیا بہار کے دنون مین باتفاق امرا ماگریون پر حملہ کرکے کشمیر سے باہر نکالکر خود منتظم بنا اور شمس الدین بعد حکومت ایکسال مرگیا (سنہ ۹۴۵ ہجری)

سلطان اسمٰعیل

پھر سمت ۱۵۹۶ ب مین سلطان اسمٰعیل بھائی اسکا جو ملک کاجی چک کا داماد تھا مسند آرائے سنہ ۱۵۳۹ء شاہی ہوا اور ملک کاجی چک کو پورے اختیارات حاصل ہوئے اہل تشیعہ کا کامل زور ہوگیا اور ملک سب مین بٹ گیا ماگری۔ ڈانگری۔ چاڈری۔ اور ملکون مین جو کہ صاحب اقتدار تھے سخت فساد اٹھا محلہ علاء الدین پورہ مین جنگ ہوا دو سال کی حکومت کے بعد سلطان نے دار ناپایدار سے سفر کیا (سنہ ۹۴۵ھ)

(سلطان ابراہیم)

سنہ ۱۵۴۱ء سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان ابراہیم ثانی زینت بخش دیہیم شہریاری ہوا اُسے سالبین ملک ابدال ماگری و ملک ریگی چک جو کہ سنت جماعت تھے بغرض انتظام ملک کاجی چک اپنے رشتہ دار مرزا حیدر کے پاس جو کہ شاہ ہمایون کا ملازم تھا اپنے بیٹے بھیجے اسوقت ہمایون شاہ ایران کو گیا ہوا تھا اور چونکہ خود بسبب غلبہ شیر خان افغان آزردہ خاطر تھا۔ اُنکی بات پر چندان متوجہ نہوا۔

مرزا حیدر

مگر میرزا حیدر جو وہان حاضر تھا اُسنے رخصت حاصل کر کے سمت ۵۹۹ اب مین ازراہ چیرہ سنہ ۹۴۸ھ
او ڈر دار دشتہر ہوکر دوسرے مرتبہ کشمیر کو فتح کیا کاجی چک تاب مقابلہ نہ لاکر براہ ہیرہ پور
ہندوستان کو بھاگ گیا ابدال ماگری نے وفات پائی اسطرف کاجی چک شیر خان کی
پاس پہنچا اور خطاب خان خانان کا پاکر اُسکے کمک لیکے کشمیر مین پہنچ مرزا حیدر کے ہاتھ سے
جو اندرکوٹ مین رہتا تھا خوش اسلوکی کے باعث سب کا عزیز بنا ہوا تھا مغلوب ہوا اور
ہندوستان کو بھاگتا ہوا تہنہ کی منزل مین مقصود گاہ عدم کو گیا مرزا حیدر نے فتح و نصرت کے
ساتھ شہر مین پہنچکر سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ پور سلطان فتح شاہ جاری کیا اور تمام جوانب
کشمیر تبت پہکلی دانگلی وغیرہ کو فتح کر کے عیدی رینہ کو سپہ سالار بنایا خود اہل فضل و
ہنر و صاحبان علم موسیقی و پیشہ وروں کے قدر دانی و جوہر شناسی مین مشغول ہوا ہر کسیکو
اُسکی مراد پر پہنچاتا ہوا دس سال تک حکمرانی کرتا رہا کاشغری لوگون نے زور پاکر خانقاہ
چڈی بل کو آگ لگا دی اور اہل تشیعہ کے ساتھ خصومت و عداوت مذہبی پیدا کی جس
سبب سے لوگ تنگ آگئے عیدی رینہ و ناجی چک خواجہ حاجی بانڈی وغیرہ اُسکی اطاعت
مین بدل و جان ساعی اور شیعون کے ساتھ پوری عداوت کرتے رہے آخرکار عیدی
رینہ وغیرہ جماعہ ارباب زمانہ اُس سے بگڑے اور آپسمین عہد و پیمان کر کے مرزا حیدر کو
کہا کہ اطراف پر نظم و نسق کے واسطے لشکر کشی واجب ہے اُسنے اپنے بھتیجے مرزا دان ساتھ
کاشغری کو روانہ کیا اپنے پاس بہت تھوڑی فوج رکھی فوج فرستادہ کو کشمیریون نے
ہولناک جال مین ایسا پھنسایا کہ پندرہ سو آدمی اُسکے خاص رفقاء جلسہ کام آگئے باقیماندہ
کا حساب ہی نہین - اسی درمیان مین عیدی رینہ و ناجی چک اُس سے باغی ہوئے

اور قلعۂ آدن پورہ مین آکر قابض ہو گئے اس سے مرزا حیدر کو معلوم ہوا کہ یہ تمام فریب تھا بعد چند روز کے عیال و اطفال کو اندرکوٹ مین چھوڑ کر خود اکیلا ہی قلعۂ آدن پورہ کے اندر گھس گیا وہان ایک قصاب نے کلہاڑی اُٹھا کر اُسکے سر پہ ماری ایک ہی ضرب سے عدم کو بھیجا صبح کو جب یہ خبر مشہور ہوئی۔ غازی چک و دولت چک فرزندان ملک کاجی نے اندرکوٹ مین جاکر اُسکے ننگ و ناموس مین دست اندازی کرنی چاہی لیکن سلطان نازک شاہ کے منع کرنے سے باز آئے اور وابستگان مرزا کو کاشغر کیطرف بھیجدیا پھر نازک شاہ کی سلطنت مین استحکام نہ رہا۔

احوال چکان

دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ یکے مے آید و دیگرے میرود۔ ہر کہ آمد عمارت نوساخت و رفت و منزل بدیگرے پرداخت۔ دان دگر پخت ہمچنین ہوسے و این عمارت بسر نبرد کسے۔ جسکو آج کمال اوج و سربلندی ہے اُسکو کل زوال و پستی ہے۔ قبیلہ چکان اول اُن سلطانون کے نوکر رہے پھر رفتہ رفتہ علم دولت و اقتدار کو بلند کیا لنکری چک اہل ہنود کے دور آخیر مین یہان وارد ہوا اوسوقت سے پشت در پشت تا عہد زین العابدین خدمتگاری کرتے رہے پھر سلطان حیدر و حسن شاہ کے عہد مین بسبب فتنہ و فتور ارکان سلطنت کے مرتبہ مصاحبت و امارت پر سرافراز ہوئے سلطان نازک شاہ کے عہد مین درجہ قرابت پاکر اپنی لڑکیان اُنسے منسوب کین پھر مسند حکومت پر قدم رکھکر شیعہ
۱۵۴۱ء ملت بعض سنیون مین پابند ایمان رہے سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین جب میدان خالی پایا۔ سلاطین سے روگردان ہوکر علم حکومت بلند کی مرزا حیدر کا وہ حال ہوا اور نازک شاہ کی حکومت مین ضعف آیا۔ تو عیدی رینہ نے پسران کاجی چک کو جو کہ باپ کی وفات

کے بعد دربدر پریشان بے سرو سامان پھرتے تھے بخلاف سابق ممتاز کیا اور اُنکے اتفاق سے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد عہد و پیمان حال کو توڑ کر پہلی عداوت کو یاد کیا بشمول ناجی چک پلہاے دریاے بہت کو خراب کر کے بکینہ جوئی و فتنہ انگیزی مصروفیت کی اور بہت سے چک جو عیدی رینہ سے موافق تھے اس تدبیر کے واسطے خانقاہ ہمدان شاہ مین جمع ہوئے اُسسے درمیان مین نیک روز برادر کاجی چک نے مخفی طور سے بام خانقاہ پہ چڑہکر ایک سنگ کلان اُنپہ گرایا جنسے خطا کی اور ستون خانقاہ پر گرا اگر اُنھین کچھ آسیب نہ پہنچا اور نیک روز ایک گولی کے لگنے سے نیچے گر کر مرگیا۔ ناجی چک یہ حال دیکھکر ڈرا اور ہندوستان کو بھاگ گیا جب راولپور مین پہنچا ایک درخت انگور کا اُسکے گلوگیر ہوا جسکے صدمہ سے گھوڑیسے گر پڑا اُسکی پاؤن سے جانبر نہ ہو سکا کشمیر مین ادہر سلطان اسمٰعیل شاہ کو جو کہ سلاطین کی اولاد مین سے تھا تخت پر بٹھلایا اور حکم رانی چکون نے خود کرنی شروع کی۔

عہد ملک دولت چک

سنہ ۱۵۵۳ء سمت ۱۱ب مین ملک دولت چک بچہ ملک کاجی کو مسند حکومت ہاتھ لگی اور بظاہر حبیب خان ولد شمس شاہ خواہر زادہ اپنے کو سلطان قرار دیکر باختیار تمام مہمات ملکرانی کرتا رہا اُسکے وقت مین نہایت سخت اور شدید زلزلہ آیا جس سے آثار قیامت نمودار تھے یہان تک کہ اکثر مکانات شگافہاے زمین مین دفن ہو گئے دبے ہوئے مکانات کی چھتون سے جو سطح زمین کی برابر ہو گئی تھین دریچہ بنا کر لوگ باہر نکلے اور اثاث البیت نکالا مراج مین پائین موضع ریچ بہارہ متصل نندن مرگ قریہ حسین پور و حسن پور جو کہ دونون طرف دریا کے آباد تھے نصف شب کو ایسے اختلاف و انقلاب مین پڑے

کہ ادہر کی زمین وباشندے اودہر اور اودہر کے اسطرف آگئے چنانچہ اب تک حسین پور کی زمین زمیندار حسن پور کے اور وہان کے زمیندار حسین پور کے ہوتے ہین یہ زلزلہ سات روز تک محسوس ہوتا رہا دولت چک کے عہد مین افغانان ہندوستان عظیم خان و مجید خان وغیرہ کشمیر پر چڑہ آئے تھے جو عرصہ تین ماہ مین یک بیک قتل کئے گئے۔

اُسنے آخیر مین اپنے چچے سے نکاح کر لیا جسپر غازیخان وحسین خان وعلیخان عموزاد اُسکے بہت رنجیدہ ہوکر اُسکی تخریب کے درپے ہوئے ایک روز بجہت شکار کشتی پر سوار ہوکر اپنے گھوڑے حسن آباد مین چہوڑتا لاب ڈل کو گیا غازیخان نے یہ خبر پاکر اُسکے تمام آدمیون کو قتل کر کے حسن آباد کے گہوڑ دپنہ قبضہ کر لیا اگرچہ ملک دولت مردانگی وزور آزمائی وتیر آزمائی مین لاثانی تھا اور ایسا زور آور تھا کہ نندی مرگ مین اسکا تیر دوکوس پر پہنچکر نشانہ پر لگا ایک مکان بناتے ہوئے ایک شہتیر جو کہ چالیس گز لمبا اور دو گز عریض تھا ناگاہ بام پر چڑہاتے ہوئے نیچے کو گرا اسنے ایک ہاتھ زمین پہ دبا دوسرے ہاتھ سے اُسکو تھام لیا اُسوقت ہاتھ اُسکا زمین مین کہنے تک گڑ گیا جب تک اُس مین رسیان باندھی گئین تب تک اُسکو تھامے رہا بلکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ دہلی مین ایک ہاتھی کے دم اُسنے ایسی زور سے پکڑے کہ ہاتھی ہرگز جنبش نہ کر سکا لیکن وقت پر دُشمنین سے ایک زور بھی کام نہ آیا جب کشتی سے نکلکر کوہ پرگنہ پھاک کو گیا تو ایک چوپان کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر غازی چک کے حکم سے اندہا کر دیا گیا اور صرف ایکسال تک حاکم با اختیار رہا۔

غازی چک

سمت ۱۶۱۱ ب مین غازی چک حکمران کشمیر ہوا اُسنے ہر دو نبت مملکت۔ دارد۔ سنہ ۱۵۵۴ء

پھکلی و دانگلی و بہبر و کشتواڑ کو فتح کیا اور ملک دولت چک و ملک شمس الدین رینہ ولد عیدی رینہ اسکی عداوت سے بحضور شاہ ہمایون گئے انکے تقدیر سے انہین ایام مین بادشاہ موصوف بام مکان پر سے گر کر مر گیا جس سبب سے وے میرا ابو المعالی سید کاشغر کو جسے بادشاہ بیٹے کے خطاب سے پکارتا تھا براہ پونچھ قصبہ پرسپور مین لائے۔ غازی چک مطلع ہو کر لشکر ظفر پیکر کے ساتھ موضع باجی دیرہ مین انکے مقابلہ مین مشغول ہوا دونون جانب سے خونریزی ہوئی ادہر غازیخان جسطرف پڑتا صدہا لوگون کو مار سر سے سبکدوش کر دیتا اور ادہر ملک شمس رینہ بکمال دلاوری و مردانگی دتیا صبح سے شام تک یہی قتال و جدال کا عالم رہا طرفین سے ایک روز مین چار ہزار آدمی شہید میدان جنگ ہوئے اور مخالف نے شکست پائی ملک شمس رینہ ایکہزار سات سو ہمراہیونکے ساتھ گرفتار ہوا اور تمام کے تمام قتل کیے گئے انکے سرونکا ایک مینار چنا گیا دو برس کے بعد ملک دولت چک و ملک محمد بہائی شمس رینہ بہمراہی دیگر امراے کشمیر میدان ذال ذکر مین مستعد پیکار و حرب ہوئے۔ اسدفعہ بھی غازیخان منصور ہوا انخالفونمین سے چند امرا ہند کیطرف جاکر مرزا قرا بہادر برادرزادہ مرزا حیدر کو بارہ ہزار مغلون کے ساتھ کشمیر پر چڑہا لاے جو غازیخان نے یہ سنکر بہت سی فوج ساتھ لی لوہر کوٹ مین مقابلہ دشمن کو جاکر اشتہار دیا کہ شخص نیزہ پر ایک سر مغل کا کٹا ہوا لاویگا وہ ایک اشرفی انعام پاویگا چنانچہ ایک طایفہ نے بطمع طلا فوراً مغلون کے سات ہزار سر کاٹ کر حاضر کیے اور انعام مقررہ پایا یہ شخص ایسا منصف تھا کہ اپنے بیٹے حیدر چک کو اسنے بعلت کہنے اپنے مامون کو کہ مین تجھے مارونگا جان سے مار دیا اور ایک مچھلی کی چوری پر دو سو اشرفیان جرمانہ لیا جو شخص کسی باغ مین میوہ چوراتا اسکا ہاتھ ہی کٹواتا ایک شخص قصور کرتا تو تمام محلہ کو سزا ملتی آخر کو بعد حکومت آٹھ سال کے مر گیا۔

حسین خان

سنہ ۱۶۱۹ بکرمی مین چہوٹا بھائی غازی چک کا حسین خان حکومت کشمیر کے سمند دولت سنہ ۱۵۶۲ء
پہ سوار ہوکر اور بمشورہ ناجی چک باحسان رعیت پروری بدل وجود امورات ملکی کو انجام
دینے لگا لڑکی اپنے اکبر شاہ کیواسطے بذریعہ مرزا مقیم کے بھیجے ہفتہ کے دنون کو
ان کامونپہ تقسیم کیا - جمعہ کو جملہ علماء و داناؤن کی صحبت شنبہ کو پنڈتون اور برہمنون
سے بحث دوشنبہ کو قاضیون اور مفتیون سے مشورہ سہ شنبہ کو سیر و شکار چہارشنبہ
کو شغل تیر اندازی و پرداخت سپاہ پنجشنبہ کو اہل نشاط و محلات کا عیش دیکھنا - ہر
ایک طائفہ کو فراخور قابلیت و حیثیت انعام و دیتا مدد معاش کرتا شاعری مین بھی اسکو
دستگاہ تھے سنہ ۹۷۰ ہجری مین اسکا چہوٹا بھائی اوشکر خان رنجیدہ ہوکر کوہستان ہند
کو بھاگ گیا تھا بعض مکانات و مقامات پر تسلط کر کے ظلم کرنے لگا لوگون نے
تنگ آکر حسین خان کے پاس عرضی ارسال کی جسپر اُسکے اسیر کرنے کا حکم صادر
ہوا یہ خبر پاکر اشکر خان جنگ کو تیار ہوا اور حسین چک نے مقابلہ کو بمعہ لشکر جرار
پونچھ مین عنان عزیمت کو پھیرا چنانچہ عین جنگ مین اشکر خان زخمی ہوکر کہین کو
چلدیا حسین چک فتح پاکر کشمیر مین واپس آیا اور کسقدر عرصہ کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم خان
کے جانے سے نہایت غمناک و رنجیدہ ہوکر پرگنہ زینہ پور مین جاکر آٹھ برس کی
حکومت کے بعد جان اپنی دی -

علیخان چک

سمت ۱۶۲۴ بکرمی مین علیخان چک چہوٹا بھائی حسین خان کا مالک اورنگ شاہی سنہ ۱۵۶۷ء

ہوا اِسکے عہد مین تین سالہ قحط غلیم اٹھا یہانتک کہ لوگ مردم خواری کرنے لگے مگر علیخان نے اپنے بہرے ہوسے خزانہ اُسکے واسطے غلہ بہم پہنچا نیمین خالی کر دیے حاجی حیدر خان و سلیم خان پسران نازک شاہ جو ہندوستان کو گئے ہوئے تھے معہ فوج کثیر انہین ایام مین یہان پہنچے بڑی کارزار کے بعد سلیم خان جان بحق تسلیم اور حیدرخان ہندوستانکو رو بفرار ہوا پھر علی چک نے سپاہ کو تسخیر کشتوار کے لئے بھیجا وہان کے راجہ بہادر سنگھ نے تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ہمشیرہ اُسکے لئے ارسال کرکے سال بسال باج و خراج دینا قبول کیا تھوڑے عرصہ کے بعد خراج معمولی بھیجنے مین غفلت کرنے پر علیچک نے اُسکی سرکوبی کو پھر فوج ظفر موج روانہ کی جسپر بہادر سنگھ نے ازراہ نامردی بعذر معافی تقصیر اپنے برادرزادہ کو معہ فتح خاتون معشوقہ علیچک کے روانہ کیا اسی دنہا مین قاضی صدرالدین و مولانا عشقی اکبر جلال الدین بادشاہ کیطرف سے بدرخواست دختر علیخان چک بنابر شہزادہ سلیم ہندوستان سے پہنچے انکی خاطر و تواضع فرمان برداری بجا لاکر سکہ و خطبہ بنام اکبر بادشاہ جاری کرکے اُسنے اپنی دختر کو معہ تحایف و نفایس کشمیر کے روانہ کیا اور عیدگاہ مین چوگان بازی کھیلتا ہوا ایک روز بیمار ہوکر آٹھ برس کی حکومت کی بعد بازیگاہ جہان سے گذر گیا۔

یوسف خان چک

سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین یوسف خان چک بیٹا اُسکا تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا یہ خبر سنتے ہی ابدال ملک برادر علیچک جنگ کو آپہنچا تو ہٹہ مین عین کارزار کے درمیان ایک گولی سے راہی عدم ہوا اس معرکہ کے بعد یوسف خان نے باپ کی تجہیز و تکفین کی کوئی ہمسر نہ ہونے کے باعث مغرور ہوگیا اور ایک چلہ کی حکومت کے بعد مبارک خان نے سنہ ۹۸۶ھ

عیدگاہ مین جنگ کے درمیان ہندوستان کی طرف اسکو بھگا دیا۔

سید مبارک خان

سنہ ۱۵۷۸ء سمت ۱۶۳۵ب مین سید مبارک خان والی کشمیر بنا حکومت اسکی صرف آٹھ ماہ ۱۰ روز رہے اسی درمیان مین لوگون نے اس سے تنگ آکر یوسف خان سے نامہ و پیام جاری کیا۔ جبپردہ پرگنہ دیوہ سر مین آیا تو مبارک خان اُسکے مقابلہ کو نکلا یوسف خان بسبب بے ایمانی و عدم وفا کرنے وعدہ خود اُن لوگون کے جنہون نے اُسے بلایا تھا پھر کوہستان کیطرف بھاگ گیا چونکہ مبارک خان ہمیشہ چکونکو برا بھلا کہتا تہا علی چک و نوروز چک وغیرہ نمکخواران چک ہا نے اسبات پر تاب نہ لاکر اُس سے بغاوت کی۔

لوہر خان

سنہ ۱۵۷۸ء سمت ۱۶۳۵ب مین لوہر خان نے تاج و افسر کو اپنے سر پر رکہا دادگستری و رعیت پروری سے ہر کسی کے ساتھ سلوک و مدارا کیا ارزانی غلہ اُسکے عہد مین بہانتک ہوئی کہ ایک پیسہ کو خروار شالی فروخت ہونے لگے سب لوگ بڑے فارغ البال ہوکر عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے جب یوسف خان کو اُسکے جلوس کی خبر پہنچی تو وہ اکبر بادشاہ کے پاس گیا وہان ناکامیاب رہا تو لاہور سے قرض لیکر آٹھ سو سوار لیکر بہلول پور مین اپنے وزیر سے بہت سے سوا لیکر جو کہ اُسنے پہلے سے تیار کر رکھے تھے بہ جمعیت تین ہزار سوار چلکے سے براہ پونچھ سوپور مین آپہنچا اور پلونکو توڑ کر کامراج پر متصرف ہوگیا لوہر خان اس خبر کو پاکر بہمراہی بارہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ رایات شان و شوکت کو سوپور کی طرف لیا ادہر یوسف خان شبا شب مشعلین جلا کر براہ دریا شہر مین آپہنچا اور مخالف کے لشکر

مین پراگندگی ڈالکر

یوسف خان

بار دویم سمت ۱۶۳۶ اب مین بے عربدہ وپیکار مسند نشین ہوا لوہر خان کو قاضی موسلے کے مکان سے جہان وہ چہپا تہا منگواکر اندہا کرایا سکہ وخطبہ اپنے نام جاری کیا سرکشون کو سزاے کافی دی انہین دنون مین حیدر چک سردار لوہر خان کا بہاگ کر بدرگاہ اکبر بادشاہ پہنچا اور راجہ مان سنگہ کے ذریعہ سے عواطف خسروانی حاصل کرکے نوشہرہ وبہمبر پر قابض ہوا یوسف خان اگرچہ دادودہش کرتا لیکن بسبب شغل رقص وسرود وصحبت مطربان طرب افزا وگلگشت آب وہواے گلزمین ہاے دلکشا احوال سپاہ ورعیت کے پرداخت سے بالکل غافل رہا اسے درمیان مین طاہر خان ایک فرمان شاہی لیکر آیا جسکا مضمون یہ تہا کہ جب سے آپ حضور مابدولت کی خدمت سے کشمیر کو گئے ہو مزہ سے وہان گذران کرتے ہو کبہی وہان کا حال عرض نکیا۔ مناسب ہے کہ فوراً وہان کا حال لکہو ورنہ تم جانو بمجرد پہنچنے فرمان شاہی کے اُسنے اپنے چہوٹے بیٹے حیدر چک کو تحایف وہدایا لیکر بہیجا وہان بادشاہ نے مہربانی فرمائی اور ایکسال کے بعد کشمیر کو واپس بہیجا۔ دوسرے سال دوسرے بیٹے رشید یعقوب چک کو پیشکش ہاے شایان دیگر روانہ کیا وہ تین سال تک بادشاہ کے ساتھ رہا اور رخصت نہوا بعد اُسکے بادشاہ نے حکیم علی کو حکم دیا کہ یوسف چک کو قدمبوسی کے لئے حاضر کرو بمجرد صدور حکم یعقوب چک نے باپ کو ہوبہو حال لکہ بہیجا اور بادشاہ کابل ولاہور کیطرف نہضت فرما ہوے یعقوب چک موقع پاکر بے اجازت کشمیر کو چلا آیا حکیم علی بہی خانپور مین پہنچا یوسف چک نے اُسکی پیشوائی تعظیم وتکریم کمال فروتنی اور اطاعت سے کرکے کہا کہ اعیان وقت نے میری روانگی مین صلاح

نذری تھی حکیم علی نے اُسکے عذرات دیکھا تو اُنکو بحضور بادشاہ کو بھیجا وہان سے راجہ بھگونداس کو
بہ جمعیت پچاس ہزار سوار براہ اٹک اُسکے حاضر کرنیکو روانہ ہوا جب راجہ مذکور مقام کوارست
مین پہنچا یوسف چک نے حکیم علی کو رخصت کرکے بارہ مولا مین پنج یعقوب چک کو مقابلہ کر
نیواسطے روانہ کیا تھا دران دولاوران طرفین نے ایک ماہ تک قرار واقعی داد مردانگی دے
اور غلہ کی گرانی اسقدر ہوگی کہ دس روپے کو بھی ایک سیر دستیاب ہوتا گوشت اسپ و شتر
کھانے پر نوبت پہنچی القصہ یوسف چک باوجود جمعیت پندرہ ہزار سوار و ۲۰ ہزار پیادہ ذکی
بے اجازت لشکریان وامرا خود بخود راجہ بھگونداس کے پاس چلا گیا یعقوب چک نے اُسکے
بعد ایسی مردانگی کی کہ راجہ بھگونداس بسبب شدت سرما و نایابی غلہ ناچار صلح کرکر ہندوستان
کو چلا گیا اور یوسف چک کو بحضور بادشاہ پہنچایا۔ الغرض یوسف چک نے ۵ سال حکومت
کی۔

یعقوب چک

سنہ ۱۵۸۴ء سمت ۱۶۴۱ ب مین یعقوب چک نے بہ نصرت و اقتدار مراجعت فرمائی کشمیر ہوسکہ و خطبہ
اپنے نام پر مروج کیا اکابران وقت نے پر واد خود رو نگئے ایکدن یعقوب چک
کے کسی چشمہ کیطرف جانے پر شمسی چک وغیرہ چند نفر میدان کو خالی پاکر اُس سے
روگردان ہو بعزم ہندوستان ہیرہ پور کو گئے اور باہم صلح کرکے براد تسلط سرینگر شہر
کیطرف واپس آئے یعقوب چک نے مچھہ بھون مین محمد بٹ محبوس وزیر بدر کو اپنے
پاس طلب کر اُسکی صلاح کے مطابق نوہٹہ مین پہنچا شمسی چک وغیرہ نے عوی طرف کر
آپہنچے شہر کو خراب کرکے مقابلہ کیا اور سات دن رات کے حرب و ضرب کے بعد صلح کے
درمیان یہ امر قرار پایا کہ سوپور سے تاحد کامراج تعلق شمسی چک و شہر و حد مراج یعقوب چک

کے قبضہ مین رہے پھر مذہب شیعہ کو رواج دیکر قاضی موسے کو گفتگوئے دین پر قتل کیا اس بات پر بہت سے امیر اکبر بادشاہ کے پاس پہنچے اسنے تسخیر کشمیر کے واسطے قاسم خان میر بحر کو تیس ہزار سوار کی افسری پر بہیجا جب وہ راجوری مین پہنچا یعقوب چک خبردار ہوکر ہیرپور مین مقابلہ کو آیا چونکہ باشندگان شہر صغیر و کبیر اس سے ناراض تھے وے سب لشکر غنیم کے ساتھ جا ملے جس باعث سے یعقوب چک کشتوار کو بہاگ گیا قاسم خان نے بہرام گلہ مین پہنچ بہت سی فوج آگے کو روانہ کی راستہ مین چکون نے شمسی چک کو سردار بناکر مقابلہ کیا اس ضمن مین فرزند شمسی چک نے بروے تعصب و عناد خانقاہ جڈہی بل کو جلا دیا یعقوب چک بجاے جانے کشتوار کے پرگنہ برنگ مین رہا۔

پادشاہان دہلی

چونکہ پیرزال دنیا کسی سے مدام موافقت نہین رکھتے اور ہمیشہ نوبنو رنگ بدلتے ہی بمقتضاے اسکے یہان فرمانرواے چکون کے بہی خاتمہ کو پہونچے اور تصرف و تعلق کشمیر کا بادشاہان دہلی کے ہاتھ لگا۔

اکبر بادشاہ

اسکے بعد سمت ۱۶۴۳ اب مین قاسم خان فتح و نصرت کے ساتھ داخل شہر ہوا بعض چکون نے سات آٹھ ہزار سوار لیکر قصبہ سوپور مین علم منازعت بلند کی اور یعقوب چک نے پرگنہ برنگ سے آکر باہنگ جنگ شہر مین رات کو چہاپا مارکر بہت سے گہرونکو جلا دیا اس موقع پر اسکے دشمنون نے اسکا کام بہی تمام کیا شمسی چک کرناؤ کیطرف بہاگ گیا قاسم خان نے ایام زمستان امن و امان سے شہر مین کاٹے اور بہار مین یعقوب چک بخواہش سنہ ۱۵۸۶ ع

کارزار کشتواڑ سے پرگنہ اولر مین آیا اودھر شمسی چک کرناو سے براہ سوپور چیرہ اوڑ مین داخل ہوا کچھ دن کے بعد دونون دلاور اپنے اپنے مقام سے حرکت کرکے یعقوب چک کوہ سلیمان پر اور شمسی چک قلعہ ناگجک مین فروکش ہوئی قاسم خان نے اپنے لشکر کے دو حصہ کرکے ایک حصہ "پاندریٹھن کیطرف سے کچھ اتبہ گنج کیطرف بمقابلہ یعقوب چک روانہ کئے جانبین مین جنگ وجدل شروع ہوا نزدیک تہا کہ لشکر قاسم خان شکست کہائے ناگاہ نورنگ خان میر فوج لشکر یعقوب چک کو ایک تیر نے نشانہ کرکے اجل کو پہنچایا جس سبب سے اسکو ہزیمت ہوئی قاسم خان ہم عنان فتح ونصرت شہر کو واپس آیا دوسری دن یعقوب چک شمسی چک کی ساتھ عہد وپیمان کرکے قلعہ ناگجک مین پہنچا اور باتفاق باہمی لشکر غنیم کو آزار عظیم پہنچایا اسیطرح سے کتنی مدت تک بازار شر وشور گرم رہا اور اخبار سرکشی طایفہ چکان خدمت مین اکبر بادشاہ کے پہنچی جسپر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ ب مین یوسف خان رضوی کو باتفاق وزیر محمد بٹ دستور یوسف چک بہ جمعیت پچیس ۲۵ ہزار سوار اسطرف بہیجا اودہر سے لوہرچک سد راہ ہونے کو روانہ ہوا اودہر پور مین ٹہرا لیکن یوسف خان برہنمائی بہرام نایک زمیندار شاہراہ بہرام گلہ کی طرف سے براہ کونسر ٹل باتفاق محمد بٹ یوسف خان کے پاس حاضر ہوے یعقوب چک کنارہ ہوا سمت ۱۶۴۴ ب مطابق سنہ ۱۵۸۷ مین سنہ ۱۹۰۶ع

اکبر بادشاہ نے بذات خاص اسطرف کو عنان عزیمت پہیری اور ۱۸ سال تک یہان کی حکومت پائی جس زمانہ مین اسکی طرف سے حاکمان ذیل یہان حکومت کرتے رہے اور کشمیر جو راجگان ہنود کے وقت خودمختار سلطنت علی الخصوص بعہد بعض راجگان مثل راجہ للتادت وغیرہ نصف بر اعظم ایشیا وہندوستان کا دارالسلطنت رہ چکا تہا صوبہ دہلی ہوگیا۔ یعقوب چک نے لاچار ہوکر قدمبوسی حاصل کی اور تقصورات معاف کروالے اسمرتبہ بادشاہ نے شہر مین ایک ماہ پانچ روز توقف فرماکر قصبہ پانپور ودیح بہاساد بندی

تندی مرگ و چشمہ اننت ناگ وغیرہ مقامات کی سیر فرماکر متصدی دکارکن انتظام ملک کی
واسطے مقرر فرماکر از راہ پہکلی معاودت فرمائی ہندوستان ہوئی بارہ مولا سے مظفر آباد کا
راستہ بہت خراب تہا اسلئے مکان کاورسنگ مین ایک سنگ پر کندہ کرایا کہ آیندہ کوکوئی بادشاہ
اس خطرناک راستے سے نگذرے اسکے بعد بہت سے فتنہ انگیز بادشاہ کے پاس گئے اور
مورد عنایت شاہی ہوئے یوسف خان رضوی ایک سال چند ماہ تک حاکم کشمیر رہا پہر
محمد قلیخان کو اپنا نایب بناکر درگاہ والا مین حاضر ہوا اور سے اسکی دستاویز کے مطابق
نور اللہ و قاضی علی و پنڈت طوطا رام دفتری نے تمام حاصلات کشمیر کو خالصہ مین ملادیا۔
اسپر درویش علی و یعقوب ترکمان وغیرہ بہت لوگون نے رنجیدہ ہوکر مرزا یادگار چچا
زاد بہائی مرزا یوسف خان کو صوبہ کشمیر بنایا یہ شخص سوپور مین جاکر مفسدون کو شہہ دیز
دیا پہر شیخ فرزند بخاری کو آگے بہیجکر اکبر بادشاہ نے عزم کشمیر فرمایا یہی شیخ راستہ
مین تہا کہ مرزا یادگار نے بہ نظر ایام زمستان و انسداد طریق کوہستان مفسدہ کیا حسن بیگ
نے تمام حال بادشاہ کو لکھ بہیجا بمجرد استماع بادشاہ نے ایک شخص کو براہ پہکلی وصادق
خان کو ازطرف پونچہہ اور شیخ فرزند بخش کو ازجانب بہمبر دراجوڑی بہیجا خود منزل بہ منزل
روانہ کشمیر ہوئے مرزا یادگار یہ سنکر مقابلہ کو نکلا باشندگان کشمیر چونکہ اسکی بدطواری
سے دلگیر تھے اس سے روگردان ہوکر شیخ فرید کی پیشوائی کو ہیرپور کیطرف گئے
اور جنگ مین چند آدمیون نے جو اس سے آزردہ خاطر تہے اسکا سرکاٹ کر بحضور
بادشاہ ارسال کیا اور بادشاہ دوسری مرتبہ رونق افزاے کشمیر ہوئی مظلومون اور
مجبورون کو آزار و جبر سے بری کیا مقہورون و معتوبون کو سزاے کردار پہنچایا
اور سیر و شکار مین معروف رہے زعفران قصبہ پانپور مین بزم نشاط و سرود و مجلس رقص
و سرود آراستہ کی اور راجہ ٹوڈرمل کو جمع لبست سالیات کشمیر کی ترتیب کا حکم دیا راجہ

موصوف نے بہ تعمیل حکم قرار واقعی قلعہ داری پرگنات بقید مواضعات و برآمد مال حاصل
وغیرہ تشخیص کرکے ترتیب دیا اصلاح سے تخمیناً دو ماہ قیام فرماکر دار الخلافت کو معاودت
فرما ہوئے اور تیسرے مرتبہ پھر جلوہ بخشا۔ اور لشکر ظفر پیکر تسخیر ہر دو تبت خورد و کلان
۱۵۹۷ء کے واسطے مامور کیا چنانچہ سمت ۱۶۵۴ بکرمی مین ابراہیم خان نے تبت کو فتح کیا تب محمد
قلیخان کو صوبہ کشمیر بنا کر مرزا یوسف خان کے قلعہ ہاری پربت کے گرد راجہ پردمین
کی طرح پر ایک دیوار سنگین بنوا کر بصرف زر کثیر اسکو آباد کیا پھر قریب چار ماہ معدلت
افروزی و ظلم سوزی و سیر و تماشا میں گذار کر ہندوستان کو تشریف لیگئے باون برسکی عہد
۱۶۰۵ء حکومت ہند کے بعد بعمر باسٹھ برس پس از اٹھارہ سال حکومت کشمیر سمت ۱۶۶۲
بکرمی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جلوہ بخشا۔ تاریخ اسکی یہ ہے
الف کشید ملائک ز فوت اکبر شاہ ٭ اس عرصہ مین اسکی طرف سے قاسم خان میر بحر ایک
سال و چند ماہ مرزا یوسف خان رضوی قریب پانچ سال و محمد قلیخان چھہ برس و مرزا
علی چھہ برس و دیگر کشمیر مین فرمان پذیر رہے مرزا علی کے عہد مین گرانی غلہ سخت رہی
۱۵۹۶ء سمت ۱۶۵۳ ب مین سخت سیلاب آیا تھا اور سمت ۱۶۵۴ ب مین موے مبارک پیغمبر صاحب
۱۵۹۷ء مسجد حضرت بل مین پہنچے تھے۔

جہانگیر شاہ

۱۶۰۵ء شہزادہ سلیم ملقب بہ جہانگیر شاہ سمت ۱۶۶۲ ب مین مسند نشین حکومت ہند ہوا اور بارہا کشمیر
کو آیا ہر بار تعمیر باغات و مکانات مین مشغول رہا اول بار جلوس پندرہوین کے موافق
رونق افروز کشمیر ہوا اور دلاور صوبہ دار کو بجلدوے فتح کشتوار کے ایک سال کا خراج
کشتوار عطا کیا آب ویری ناگ جو جگہ سے نکلتا تھا نیچے سے بند کرکے حوض ہشت

پہلو جسکا حاطہ ۲۴۰ گز اور عمق ۴۰ گز تہا تیار کراکر عمارت و باغات دلنشین بمعہ جوے پختہ و آبشار و فواردن کے تیار کرایا دوسرے مرتبہ دو سال بعد تیسرے مرتبہ پانچ سال بعد یہان تشریف لائے اور مراجعت کے وقت منزل بہنگیر تبی مین دار ناپایدار سے دار القرار کو تشریف لیگئے ان بائیس برس مین مرزا علی اکبر شاہی ایک سال و ہاشم خان دو سال و صفدر خان دو سال و احمد بیگ خان (جسکے عہد مین ۴۰ روز ہوا ے تند نے چلکر لوگونکو مضرت پہنچائی) پانچ سال دلاور خان (جسکے عہد مین بارہ ہزار گہر و مسجد جامع جل گئے تہے) تین سال ارادت خان جو محلہ نادہ پور مین رہتا تہا اور مکان سونتی ہار مین اسنے بڑی عظیم الشان عمارت بنائی تہی - دو سال اور اعتقاد خان سات سال تک ایک دوسرے کے بعد صوبہ کشمیر رہے اعتقاد خان نے کشمیر پر بڑی بدعتین اور رعایا پر لا انتہا ظلم مرعی رکہے اسنے فرقہ چکون کو جو سرکشی و شرارت مین ہو رہے تہے بیخ و بنیاد سے مٹا دیا -

شاہ جہان

پہر شاہ جہان صاحبقران ثانی سریر آراے تاج خسروی ہند ہوا اور چار دفعہ کشمیر مین آیا ہر بار تعمیرات مکانہاے عظیم الشان و باغات رشک افزاے روضہ رضوان کرتا رہا باغ چشمہ ویرناگ باغ صاحب آباد تعمیر چشمہ انت ناگ - چشمہ مار شند و باغ بیجبہارہ و باغ شالامار وغیرہ اسنے بنوائی پہلے ہی خواجہ ابو الحسن صوبہ کشمیر تہا اسکے مرنے پر نایب اسکا ظفر خان گیارہ برس تک حکمران رہا اور باغ ظفر آباد بریہ داری کے پاس باغ گلشن بوشہ کدل کے نزدیک اسنے بنوائی اُسمین دور دور سے درختہاے میوہ دار و گلہاے رنگا رنگ منگواکر لگواتے آزمایش رعایا کے واسطے ہر طرح کی سعی کرکے

ایک فرمان شاہی منگوا کر جامع مسجد کے دروازہ پر سنگ موسے پر خوشخط کندہ کرایا
جو کہ اب تک موجود ہے نقل اصلی یہ ہے فرمان **شاہجہان** چون ہمگی ہمت والا نہمت
مصروف و معطوف بر رفاہیت خلق است بنابرین بعض امور کہ در خطہ کشمیر دلپذیر
باعث آزار سکنہ آن دیار میشد حکم فرمودیم برطرف باشند از جملہ آن مقدمات یکے آنست
کہ وقت چیدن زعفران مردم را بعنف بے برند کہ زعفران بچنید و قلیلے نمک بہ علت اجورہ
آن با نمردم میدادند ازانجہت بآن جماعت آزار بسیار میرسید حکم فرمودیم کہ تکلیف
چیدن زعفران اصلاً بکسے نکنید آنچہ تعلق بخالصہ شریفہ باشد مزدوران را راضی ساختہ
اجورہ واقعی بدہند و آنچہ تعلق بہ جاگیر داشتہ باشد گل زعفران را بجنس حوالہ جاگیردار
نمایند بہر طریقے کہ بدانند بچنید مقدمہ دیگر آنست کہ در زمان بعض از صوبہا ے کشمیر
سر خروار شالی دو دام بعلت ہیزم میگرفتند و در عمل اعتقاد خان چہار دام بآن علت سر
خرواری گرفتہ میشد چون ازینجہت آزار بسیار نیز برعایا میرسید بنا برین حکم فرمودیم کہ
بالکل رعایا را طلب اینوجہ معاف دارند بعلت ہیزم ہیچ چیزے نگیرند۔ مقدمہ دیگر آنست
دہی کہ جمع آن زیادہ از چہار صد خروار شالی نباشد از ان دہ دو گوسفند حکام آنجا ہر سالہ
میگرفتند و اعتقاد خان در ہنگام صاحب صوبگی خود بجاے گوسپند بر سر ہر گوسپندے
شصت و شش دام میگرفت چون ازینجہت بہ رعایا نیز آزار تمام میرسید بالکل حکم
فرمودیم برطرف باشند گوسپند نگیرند نہ نقد۔ دیگر اعتقاد خان در ایام صاحب صوبگی خود
بر سر ہر ملاح خواہ جوان و خواہ پیر خواہ خورد سال ہفتاد و پنج دام میگرفت و معمول
قدیم آن بود کہ بہ سر جوانے شصت دام و بر سر پیرے دوازدہ دام و بر سر خورد سالے
سی و شش دام میگرفتند حکم فرمودیم کہ دستور سابقہ را معمول داشتہ بدعتے کہ اعتقاد
خان کردہ برطرف دانند و بمقتضاے آن عمل نکنند مقدمہ دیگر آنست کہ صاحب

صوبہ ہاے ودر وقت میوہ ودر ہر باغ و ہر باغچہ کہ میوہ خوبی گمان و داشتہ اند کسان خود را تعین
مینمودند کہ آن میوہ را بجبت آنہا حفاظت نمایند و نمیگذاشتند کہ صاحبان باغہا و
باغچہا متصرف شوند ازینجہت آزار بسیار رسے بآن جماعہ میرسید چنانچہ بعض ازان مردم درخت
ہاے میوہ را دور ساختند حکم فرمودیم کہ ہیچ صاحب صوبہ فرق میوہ و باغ و باغچہ کسے نکند
میباید کہ حکام کرام و دیوانیان کفایت مرجام و عمال حال و استقبال صوبہ کشمیر این احکام
جہان مطاع را مستمر ابدی دارند و تغیر و تبدل بقواعد این راہ ندہند ہر کسکہ تغیر و تبدل
دہد بہ لعنت خدا و غضب انبیا گرفتار خواہد شد فقط آصف خان نے باغ نشاط کی بنیاد
ڈالی اسکی تاریخ کو شرشاہی ہے سنہ ۱۰۴۲ ہجری بمین سیر کیوقت بادشاہ کو یہ باغ بہت پسند
آیا اور آصف جاہ کو کہا کہ یہ باغ نشاط انگیز و طرب خیز ہے اس سے جواب اسکا
بہ تقریر خوش ندیا گیا جبپر بادشاہ نے خفا ہو کر جو شالمار کو اسباغمین آنیسے روکا
آصف جاہ بہت غمگین ہوا پہر بادشاہ سے حکم اجرا لے نہر بدستور ملا۔ پہر علی مردانخان
جو ایران کا ایک امیر تہا صوبۂ کشمیر مقرر ہوا پانچ سال ربط و ضبط کشمیر مین مشغول رہا
پہر اُسکی جگہہ تربیت خان ایک سال تک ممتاز ہوا اُسکے عہد مین قحط سالی کی باعث
بہت لوگ بہوکون مرگئے اور بہت سے اطراف دیگر کو بہاگ گئے بادشاہ نے زر کثیر
خرچ کرکے سیالکوٹ لاہور و گجرات وغیرہ سے اناج خرید کر کشمیریون کے واسطے بہیج
دیا پہر دوبارہ ظفر خان کو حکومت کشمیر سپرد ہوئی اسنے تین برس تک عدل و انصاف
و فیض و کرم سے رعایا کو خوش رکہا پہر اسکی جگہہ ایک سال کے واسطے سلطان مراد
بخش حاکم کشمیر بنا اُسکے پیچہے حسن بیگ خان ڈیڑہ برس تک کار فرما رہا۔ اور علیمردانخان
دوسرے مرتبہ سرافراز ہو کر یہان آیا تیلبل مین باغ علیا آباد بنایا اور بادشاہی فرمان کے
بموجب مسافرون کے واسطے پنجاب کے راستے مین بہت سے پختہ سرایئن بنائین۔

چنانچہ ہفت چنار۔ رخام پور۔ شاہ جہ مرگ۔ ہیر پور۔ علی آباد۔ پوشیانہ۔ بہرام گلہ۔ تہتنہ۔ راجوڑی مین بناکر سات برس گیارہ ماہ تک بعدل و فراست اس سرائے مسافرانہ سے عبور کرکے ملک عدم کو گیا اور لشکری خان اسکی جگہہ ڈیڑہ برس تک حاکم رہا اُسکے وقت مین خوشی و راحت و کشادگی رزق و فراغت افزونی غلہ لوگون کو بہت نصیب ہوئے اُسنے بہی تیلبل کے نزدیک باغ بنوایا اُسکے وقت مین دریاے بہت و تالاب ڈل چند روز تک یخ بستہ رہے شاہ جہان کے چار لڑکے تھے۔ دارا شکوہ۔ شاہ شجاع اورنگ زیب۔ مراد بخش۔ شاہ جہان نے ۳۱ برس بادشاہی کی۔

عالمگیر

سمت ۱۷۱۵ ب مین اورنگ زیب عالمگیر باپ اور بہائیون کو قید اور قتل کرکے ہندکا سنہ ۱۶۵۸ء
بادشاہ بنا اور صرف ایکمرتبہ اپنے جلوس کے چھٹے سال مین یہان آیا علیاباد مین ایک ہاتھی پہسلکر لوٹ گیا اسکے صدمہ سے بہت سے سپاہیون اور اسباب کا نقصان ہوا اس ناخوشی سے بادشاہ تین ماہ سے زیادہ یہان نرہا سنہ ۶۹ ہجری مین بجاے لشکرخان ابراہیم خان فرزند علیمردانخان کو ڈیڑہ برس تک صوبہ کشمیر رکھا اندنون سنیون اور شیعون مین مسجد آرہ وٹ واقعہ ضلع ناشوان پر جھگڑا اُٹھا ابراہیم خان نے شیعون کی طرفداری کی اسی حالت مین معزول کیا گیا اور اسلام خان دو برس تک ملکدار رہا پھر سیف خان پسر تربیت خان حاکم ہوا اُسنے شریرون کو بخوبی سزادی اور ڈل کے مغرب مین ایک باغ سیف آباد بنوایا مگر بسبب قلت آب کے درخت اسمین نہوئے اندنون مین پنڈت شنکر چودہری مہیش چودہرائی ملک پر مختار امور ملکی واسطے کا متکفل جاگیردار صاحب منصب تہا موضع ایشہ براری مین اُسنے ایک باغ بکمال وسعت و فسحت

فوارہ و آبشارون سے مرتب پُر از درختہاے میوہ دار و گلہاے خوش دیدار باستثہ درجہ
کا بعہ عمارت دلاویز بناکر محل نا یدیار سے جہان وہ رہتا تہا باغ مذکور بفاصلہ ڈہائی کوس
سطح تالاب ڈل پر ایک پختہ جسے ستہ آب کہتے ہین بڑی بڑے پتہرون خس و خاشاک
سے بنوایا سیف خان کا باغ اُسکے مقابل تہا رشک سے وہ اِسکے باغ کو دیکھ نہ سکا دمبدم
کہتا رہا کہ چودہری ہمیش باغ نکرد در دل سیف خان داغ کرد. ۱۰۸۳ ہجری مین بجاے
مبارز خان تین برس تک مقرر رہا اگرچہ وہ خود اچھا تہا لیکن قوم اوزبک نے جو اُسکے
مصاحب تہی لوگونکو بہت تنگ کیا آخر کار سیف خان بمرتبہ ثانی حاکم بنا فواق آباد
و محمد آباد و جسر سیفا کدل بنوایا پہر بجاے اُسکے افتخار خان پانچ برس تک بہ کمال جاہ و
جلال حاکم کشمیر رہا اُسکے وقت کا وہ ڈارہ سے جامع مسجد تک بارہ ہزار گہر جلگئے اسلئے
جامع مسجد کو از سر نو پانچوین مرتبہ بنوایا پہر قوام الدین ڈیڑہ برس تک اور بجاے اسکے
ابراہیم خان دوسری دفعہ آٹھ برس تک حاکم بنا اِسکے عہد مین ایک ماہ تک برابر بارش ہوتی
رہی سخت سیلاب آیا زمین و زمان کانپ اٹھا اور لشکر کمک راجہ تبت کیو اسطے بغرض
اندفاع افواج قلماق کے مامور ہوا معاملہ باربیگار مین نقصان سخت پہنچا سنیون نے حسن
آباد کو جلادیا اور بباعث مقابلہ کرنے فدای خان بچہ ابراہیم خان کے بہت سے لوگ
مارے گئے اسپر شہر مین آکر لوگون نے ابراہیم خان پر غلبہ کیا پہر اُسکی جگہ حفظ اللہ
خان عدل و داد سے پانچ سال تک راج کرتا رہا پہر وہ ابو الفتح خان رشتہ دار کو نائب
مقرر کرکے خود بادشاہ کی حضور مین گیا اِسکے عہد مین تنگی غلہ و گرانی اسقدر ہوئی کہ
مشقت سے بہی فقر و فاقہ پریشانی ظاہر ہوئی بجاے اُسکے ابو النصر خان بہائی
اُسکا چار برس تک امور ملکی مین بدعت ہاے بہتوہ کرتا رہا اور پہر بجاے اس کے
فاضل خان ساڑہے تین برس بعدل و انصاف اور پہر ابراہیم خان پانچ برس تک

پیر نوازش خان حاکم بنا اورنگ زیب نہایت متعصب اور ظالم بادشاہ تہا کشمیر مین اسکے
عہد مین رشی پیر پنڈت بادشاہ صاف باطن و روشنضمیر ساڑہے چودہ برس تک عبادت
شاقہ مین ایک جگہ قرار گزین تہا خورد و نوش سے پرہیزگار و بیزار تہا اسپر بہت لوگ اسکے
معتقد ہوئے اور پیر پنڈت بادشاہ کے خطاب سے اسکو مشہور کیا۔ بادشاہ نے سنکر
ایک قاصد کو معہ ایک شقہ کے بہیجا اور اسکی طلبی کی جب قاصد نے وہ شقہ شاہی اس
مرد خدا کو دیا باوجود ناطاقتی کے جو کہ بسبب ریاضت و عبادت کے اسپر طاری تہے۔
اسنے قاصد سے کہا کہ صبح کو حاضر ہونا بابتجہے۔ سید دیجاویگی یا تیری ہمراہ چلینگے رات
کے وقت وہ عارف یگانہ عصر مہیب صورت مین شیر پر سوار اورنگ زیب کی خوابگاہ
مین پہنچا اورنگ زیب اسکو دیکہکر ڈرا اور کانپنے لگا سبب قدم رنجہ کا پوچہا اس نے جواب
مین وہ شقہ دکہایا اور کہا کہ کیا مطلب رکہتا ہے مین آیا ہون گو میرے مرید اخلاص
دلی کے باعث مجہے بادشاہ کہتے ہین مگر بادشاہ کے خطاب سے خوش نہین ہون
مردان خدا بادشاہی کو گدائی سے بدتر جانتے ہین پہر اورنگ زیب نے عرض کیا
کہ مجہکو اب کیا حکم ہے اسنے جواب دیا کہ تعصب مذہبی کو دل سے دور کر خدا کو ایک
جان صدائے ناقوس و بانگ کو یکسان مان صلح کل کے لفظ پر عمل کر قیامت کو بادشاہ
و گدا برابر ہونگے اورنگ زیب نے اسیوقت اس شقہ پر دستخط کیا کہ اب تک لوگ
انکو رشی پیر پنڈت بادشاہ کہتے تہے اب اسم شریف انکا بادشاہ ہر دو جہان کہا کرین
انگوٹھی اپنی شیر کے مونہہ مین ڈال دی دوسرے روز صبح کو ایلچی کو شقہ اور انگوٹھی
انہون نے حوالہ کر دے لوگونکو اعتقاد انکا زیادہ تر بڑہا اس عارف کی ایسے ہی بہت
سی باتین مشہور ہین جو طوالت کے باعث نہین لکہی گئین اسیطرح اورنگ زیب کو ہندوستان
مین شمہری نے عبرت دلائی تہی۔ عالمگیر ۴۹ برس کی جہانداری کے بعد

عدم پذیر ہوا ۔

شاہ عالم

سمت ۱۷۶۴ اب مین سلطان محمد ملقب بہ شاہ عالم جنگ کے بعد پانچ دفعہ پادشاہ ہندوستان بنا اور اُسنے جعفر خان کو حاکم کشمیر بنایا یہ شخص ظالم شرابخوار دغیار ایک سال تین ماہ کے بعد مرگیا اکابران وقت نے عارف خان دیوان کو اُسکا جانشین کیا تا پادشاہ کی حضور سے ابراہیم خان مخاطب بہ علیمردان خان بمرتبہ چہارم نظامت کابل و ٹہٹہ سے معزول ہوکر حاکم کشمیر بنا اور تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا عارف خان کام کرتا رہا پہر نوازشخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوا اُسنے عارف خان کو اُسکی دیانت داریکے باعث امانت خان کا خطاب بخشکر اپنا نایب بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے بہت سے خالون وزراعت وغیرہ کو بہا دیا بیس محلہ صرافون کے بازار سے محلہ اہلمر تک طوفان آتش زدگی سے ویران و برباد ہوگئے ۶ پارۂ سوخت آتش پارۂ راآب برد ۔ پہر عنایت اللہ خان خانسامان پادشاہ صوبہ کشمیر ہوا شاہ عالم پانچ سال کی حکومت کے بعد راہیئے ملک عدم ہوا ۔ سنہ ۱۷۰۷ء

جہاندار شاہ

سمت ۱۷۶۹ اب مین بیٹا اُسکا جہاندار شاہ ذوالفقار خان میر بخشی کی امداد سے بادشاہ ہند بنا اور عنایت اللہ خان کو بدستور کشمیر رہنے دیا اُس کے یہان آئی ہنوز آٹھہ ماہ گذرے تھے کہ ہندوستان مین انقلاب ہوگیا جہاندار شاہ قتل کیا گیا ۔ سنہ ۱۷۱۲ء

ساداتخان

ساداتخان اُسکا جانشین ہوا اُسنے علی محمد خان کو کشمیر مین بھیجا عنایت اللہ خان نے حج جانے کی مصلحت ٹھانی علی محمد خان نے دو برس تک مخلوق کو آزار عظیم پہنچایا اس سبب سے اعظم خان پانچ چھہ ماہ تک اُسکا جانشین رہا ا و ر پھر علی محمد خان قریب ایک سال پھر احترام خان ستره روز از طرف ساداتخان مقرر ہوتے عنایت اللہ خان نے پابوسی بادشاہ کی حاصل کر کے نظامت کشمیر کی پائی اور اپنی طرفسے ۲۹ سنہ ۱ ہجری مین میر احمد خان کو بھیجا اور سلطان فرخ سیر قریب چھہ برس سلطنت پرداز رہا اور سادات کے ہاتھ سے شہید ہوا - تاریخ ۶ سادات بوے نمکحرامی کردند + بعد اُسکے رفیع الدرجات کو پانچ چھہ ماہ سلطان رفیع الدولہ اسکے بھائی کو پانچ چھہ ماہ کی حکومت ملی اور سلطنت سے نام رہے ساداتخان نے چھہ سال فرمان روائی کی -

محمّد شاہ

پھر سادات نے باتفاق محمد شاہ ابن جہان شاہ کو قید خانہ سے نکال کر زینت بخش دیہیم کشورستان کیا ظل رب اسکی تاریخ جلوس ہے - غرض میر احمد خان نایب مناب عنایت اللہ خان تین برس تک صوبہ کشمیر رہا اوایل جلوس محمد شاہ مین محتوی خان معروف بہ عبدالغنی بلا تعصب مذہبی سے طبقۂ ہنود پر طرح طرحکے ظلم وستم کرتا رہا اور محلہ کلاشپورہ کو اسی واسطے آگ لگائی گئی محلہ ہاے قرب وجوار بھی دم بھر مین خاک ہو گئے تاریخ اتشکی دہر گشت ہے - اسلئے عنایت اللہ خان نے عبداللہ خان دہ بیدیکو بھیجا مگر محتوی خان اپنی حرکات سے باز نہ آیا چونکہ عبداللہ خان سے

اُسکا تدارک نہوسکا اسلئے مومن خان صوبہ کشمیر تک آیا ابھی وہ بہیر پور مین پہونچا تہا۔
کہ اظہر خان دیوان بیوتات وغیرہ منصب داران نے محتوی خان و اکثر شریرونکو قتل
کیا عوام نے جڈی بل کو آگ لگاکر فرقہ شیعہ کو بہت ستایا سخت لوٹ کہسوٹ و
خونریزی کی مومن خان نے کشمیر مین آکر بخوف عوام ملا شرف الدین بچہ محتوی خان
کو بجاے پدر مقرر کیا اور خود بید خسل رہا شرف الدین باپ سے بڑہکر دست تظلم دراز
کرتا رہا ہنود کے مارنے اور اُنکے تخریب کے واسطے طرح طرح کی روایتین اُسنے نکالین
منجملہ اُنکے ایک یہ بہی ہے کہ اگر ہنود دستار باندہین تو اُسکی سزا بمنزل تبترا ہے اسلئے
لوگونکی فریاد کرنیسے عبد الصمد خان نے ناظم کشمیر ہوکر عبد اللہ خان کو نایب بنایا مگر
حکم اُسکا بسبب فتنہ آرائی ملا شرف الدین کے مروج نہوا اس سبب سے چار پانچ
ماہ کے بعد عبد الصمد خان نے ۱۱۳۴ ہجریمین براے تدارک گردنکشان یکبارگی ملا
شرف الدین کو توپ کے آگے اُڑایا گروہ شریرونکو قید و قتل کرکے عرصہ چہہ ماہ مین
تمام شورانگیزونکو دفع کرکے ابوالبرکات خان کو نیابتًا مسند حکومت پر بٹہلاکر دار السلطنت
کو کوچ کیا پانچ چہہ ماہ کے بعد نجیب خان حکم دہ کشمیر ہوا ایک سال کے بعد عبد الصمد خان
ایک برس تک اعظم خان صوبہ دار رہا اسکے عہد مین قحط پڑا جس سبب سے عنایت
اللہ خان مرتبہ ثالث کفیل انتظام کشمیر ہوا اور فخر الدین خان کو اپنی طرف سے حاکم
کشمیر بنایا ایک سال چند ماہ کے بعد عنایت اللہ خان مرگیا پھر عقیدت خان مقرر
ہوا اسکے عہد مین ابوالبرکات خان تین سال تک نایب رہا اور آخرکار ۱۱۴۱ھ
ہجریمین اعز خان بجاے عقیدت خان کے حاکم بنا اُسنے بے انصافی سے ظلم و ستم
کرکے لوگون کا مال لوٹنا شروع کیا اور بدعت ہاے گوناگون کے کشمیریون نے
اعز خان کو اُسکی حرکات بد کے باعث بڑی ذلت و خرابی سے نکالا۔ اور

امیر خان کو منصب حکومت ملا پھر دو سال کے بعد احترام خان مقرر ہوا اُسوقت غلہ کی قلت کے باعث لوگ اُسکے پاس غلہ دارون کی فریاد کو گئے اُسنے ناعاقبت اندیشی کے باعث حکم دیا کہ جہان کہین غلہ دیکھو جبراً لیلو اُنہون نے حکم پاتے ہی ہنگامہ فتنہ و فساد کر کے عنایت اللہ داروغہ عدالت اور ملا اشرف مفتی کو تلوار سے مار کر غلہ دارون کے گھر وغیرہ لوٹ اور تاراج کر کے آگ لگائی شہر وغیرہ مین شور و شر پیدا ہوا اس سبب سے احترام خان اور ابو البرکات خان مین رنج پیدا ہوا چنانچہ ابو البرکات بسبب مقبولیت مردم شہر غالب آیا احترام خان تاب مقاومت نہ لاکر ہندوستان کو چلا گیا امیر خان نے فرمان نیابت بنام ابو البرکات خان بھیجا تھوڑے عرصہ کے بعد دل دلیر خان ناظم کشمیر مقرر ہوا اُسنے بھی سب کچھ ابو البرکات خان کے اختیار مین رہنے دیا۔ سنہ ۱۱۴۸ ہجری مین سیلاب نے بہت سے مکانون اور زراعتون کو نقصان پہنچایا اور ایک زلزلہ شدید تین مہینے تک محسوس رہا صدہا مکانات شہر و دیہات مین گر پڑے اُس برس مین جعفر کہنہ معہ چند دیگر منصب دارونکے واسطے تدارک فتنہ زمینداران مظفر آباد کے بھیجا گیا اُسنے وہان پہنچکر بجاے تدارک کے اُنکو اور زیادہ تحریک شورش دی ابو البرکات کے ساتھ خود بھی فساد کیا اور پل دریا کے توڑ ڈالے ہزارون آدمی مارے اور جلائے گئے آخر کار ابو البرکات خان راجوڑی کو بھاگ گیا اور خلیل الدین خان ناظم مقرر ہو کر آیا اور جعفر کہنہ کی عداوت و بغاوت و فساد کے باعث متوفی ہوا اور بجاے اُسکے فخر الدولہ بہادر اُسی سال کے آخیر مین ناظم بنکر آیا اور بہت سے مفسدونکو ہاتھی کے پانو سے کچلوا ڈالا اور قتل کروایا جعفر کہنہ کہوے ماتہ کیطرف بھاگ گیا اور کچھ عرصہ کے بعد عقیدت اللہ خان بجاے عنایت اللہ خان صوبہ کشمیر مقرر ہوا اور فرمان نیابت بنام عصام الدین خان بھیجا مگر فخر الدولہ نے اسکو سینہ

نظربندی قید خانہ مین بہیجا اور اپنی طرفسے قاضی خان کو قایمقام بناکر خود ہندوستان کو گیا پہر عصام الدین نے بامداد رئیسان کشمیر قاضی خان کو معزول کیا اور خود اسکا جانشین ہوا محمد شاہ نے ۳۰ سال حکومت کی۔

عہد افاغنہ

نادر شاہ دُرانی

انہین دنون مین نادر شاہ بادشاہ ایران بارادہ تسخیر ہندوستان لاہور مین آیا ہوا تہا فخر الدولہ نے لاہور مین پہنچکر پابوسی اسکے حاصل کر کے فرمان ایالت کشمیر حاصل کیا اور چالیس روز تک سکہ و خطبہ بنام نادر شاہ جاری کر کے رنجش سابقہ کے باعث لوگون کو آزار عظیم پہنچایا چونکہ نادر شاہ نے شاہ جہان آباد پر تسلط پاکر محمد شاہ کو پہر سلطنت ہندار زانی کی فخر الدولہ بہی خونخوار و ظالم ہوگیا تہا تمام رئیس و منصب داران کشمیر اُسکے دشمن جان بنگئے تھے فخر الدولہ اُنسے تنگ آکر شہر سے نکل ہفت چنار مین مقیم ہوا اور دو ماہ تک ازراہ کوتاہ بینی و دراز دستی قتل و غارت شہر کر کے ہندوستان کو چلا گیا عنایت اللہ خان نے جو کشمیر مین تہا ابو البرکات خان کو نایب بنایا اور ۱۱۵۲ھ مین خود بہی بہوس تسخیر کشمیر آیا ۲ ماہ کے بعد ابو البرکات خان و عنایت اللہ خان مین فساد اٹہا جنگ کی نوبت پہنچی جسمین عنایت اللہ خان مغلوب ہوکر روپوش ہوگیا اور خلت اللہ خان بیٹا اسکا سوپور کو بہاگ گیا پندرہ روز بعد مظفر آباد سے کمک لاکر پہر شہر کیطرف آیا ادہر سے ابو البرکات خان بجمعیت کثیر روانہ ہوا مکان بارہ ترٹ مین دونون کا مقابلہ ہوا آخر کار ابو البرکات خان پوچھ کو بہاگ گیا عنایت اللہ خان روپوشی کے جگہ

سے نکلکر مسند حکومت پر بیٹھا ابہی پورا حاکم بن چکا تہا کہ ابوالبرکات خان باعداد حاکم پونچہ عود کر آیا تہا اور ہفت چنار مین جنگ شروع ہوا عنایت اللہ خان بیچگبری آدمان خود سے باہنگ استمداد زمینداران مظفر آباد گیا تین ماہ اسی حدود مین تنگ عیشی و دشوار گذاری سے اسطرح رہا کہ جو کوئی اسکو دیکہتا ترحم سے زار زار روتا پہر پونچہ کے زمینداروں سے عہد و پیمان کر کے کشمیر کیطرف آیا سنہ ۱۱۵۳ھ مین مردمان پونچہ نے بر خلاف عہد و پیمان اسکو تیغ تیز سے مار ڈالا اس سبب سے اسعد یار خان صوبہ کشمیر بنا اور ابوالبرکات خان کو نایب بنایا مگر مردمان پونچہ غرور سے مردم آزاری و کینہ جوئی کے باعث فساد کرتے رہے سنہ ۱۱۵۵ھ ہجری مین ابوالبرکات خان نے ہمت کر کے راجہ ولی مرزبان پونچہ کو بمعہ چارسو آدمیون کے تیغ سیاست سے مار دیا اسکے عوضمین اسکو خلعت عطا ہوا منیر اللہ خان جو اسکے پروردگان مین سے ایک شخص تعلقات کامراج مین مقرر تہا بعد کچھ عرصہ کے بہمراہی زمینداران مظفر آباد و پونچہ بخیرہ سری مقابلہ کو آیا اور ہنگام جنگ پیٹھ دکہا کر گریز کے وقت چڈی بل کو تاراج کر گیا پہر مراد یاب خان تیسکار کو منیر اللہ کے تعاقب کو روانہ کیا شادی پور و اندرکوٹ مین مقابلہ ہوا چونکہ لشکریان شہر نے غنیم پر دو رکے دریا طغیانی پر تہا معاً کے وقت بمعہ لشکریون کے مراد یاب خان نا مراد ہو کر غرق دریا ہوا زمینداران خونخوار اور بہادر ابوالبرکات خان نے زیان کاری سے شہر اور پرگنات مین لوٹ مچائی اسکی تاریخ عام التشویش ہے منیر اللہ چھ ماہ تک بغارت گری و ستمگاری ملک داری کرتا رہا اور سنہ ۱۱۵۸ھ ہجری مین صفدر جنگ کو حکومت کشمیر ملی اسنے اپنی طرف سے نیابت پر شیر جنگ بہادر کو صدر نشین بنایا جو کہ عیدگاہ مین ٹہرا اور پہنچتے ہی ابوالبرکات خان کو حاضر کر کے روانہ حضور کیا اور منشہ ڈنگو با نواع

ذمت و خواری گرفتار کرکے سزائے دین ابوالبرکات خان وہان پہنچکر دو ماہ کے بعد مرگیا اور بشیر اللہ خان کو بھی کامراج سے منگواکر قتل کیا۔ الحاصل بخیر جنگ بہادر انتظام نظم و نسق کشمیر و کوہستان کے بعد چھہ ماہ پیچھے افراسیاب بیگ خان کو نایب بنا کر واپس چلاگیا چھہ ماہ تک سخت قحط رہا بعض شرارت اندیشون نے اُسپر ہجوم کیا اسلئے صوبہ مذکور نے بہت لوگ قتل کئے اطراف محلہ زینہ کدل کو جلاکر نیک و بد کو در طہ خرابی مین ڈالا۔ ۱۱۹۸ہجریمین ایک تو غلہ کا قحط موجب جان گرای ہوا دوسرے سیلاب نے ہزارون خانہاے شہر و دیہات وپلہاے دریاے بہت نیست ونابود کئے (طغیان ملک) اس بلا کی تاریخ ہے ۔

احمد شاہ درانی

سمت ۱۸۰۸ب مین عصمت الدین خان حسب درخواست شورانگیزان ملک پیشگاہ احمد شاہ درانی سے جوکہ بعد نادرشاہ کے حکمران تہا صوبہ کشمیر بنا اور براہ توسہ میدان یہان پہنچا افراسیاب بیگ خان نے اس سے جنگ کرکے فتح حاصل کی اہالی موالی ملک عدو کو ازراہ گرد نامہ اطراف شہر کیطرف رہبری کرکے لائے پانچ چہ مین پہر ہنگامہ حرب و ضرب گرم ہوا اُسوقت عصمت الدین خان نے فتح پاکر شہر کیطرف رد کیا۔ لیکن کمین گاہ کی ایک سپاہی کی گولی سے نشانہ تیر قضا ہوا افراسیاب خان باوجود ہزیمت منصور ہوا اور رئیسان مفسد مثل خواجہ ظہیر دیدہ مری وغیرہ کو توپ سے اُڑایا بعضون کو قتل کرکے ساڑہے نو برس کے بعد ایک محرم بے ایمان نے زہر قاتل دیکر اُسکو مار ڈالا پھر احمد علیخان ڈیڑہ مہینے تک حکومت کرتا رہا اُسکی کم سننے کے باعث ملک حسن خان ایک متوسل اُسکا تین ماہ تک حاکم رہا رئیسان

۱۷۵۳ء

شہر خصوص ناظم سجنو محمد بادشاہ گئے تا پہنچے دوسرے حاکم کے پانچ مہینے تک میر مقیم
کنٹھ حاکم کشمیر رہا ابوالقاسم خان فرزند ابوالبرکات خان غرور سے مسعود ہو کر طائفہ
اوباشون کو اپنے ساتھ ملا کر محلہ دیدہ مر مین میر مقیم کنٹھ کے ساتھ جنگ آور ہوا میر
مقیم تاب مقابلہ نہ لا کر لاہور کو چلدیا اُن دنون امیر المومنین احمد شاہ درانی بقصد تسخیر ہند لاہور
مین فروکش تہا اُسنے بتحریص میر مقیم عبداللہ خان ایشک آقاسی کو حکومت کشمیر
پر بہیجا ابوالقاسم خان تین مہینے حکمران رہکر بسبب سپاہ اندک و نفاق بسیار
دفع غنیم مین قصد مقابلہ نہ کرسکا اور بہاگکر دشمن کے ہاتھ مین گرفتار ہوا عبداللہ
خان نے مظفر و منصور حاکم کشمیر بن نالہ و فغان جور و ظلم تا پرسان زمین سے آسمان تک
پہنچایا اور چہہ ماہ کے بعد ایک نزدیکی اپنے کو نایب بنا کر راجہ سکھ جیون کو صاحبکاری
پر مقرر کر کے خود عبداللہ خان کو اپنے ساتھ لیکر دارالسلطنت افاغنہ کو معاودت
کر گیا راجہ سکھ جیون عقل و ہوشیار رہے ایک سال کے بعد نیابت کر کے سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین
بغاوت کی رو سے امور جہانبانی مین خود مختار و مستقل حاکم بنا اُسکی حکومت کے دوسرے
برس مین قحط اٹہا راجہ نے بلحاظ رعیت پروری لوگونکو اپنے ذخیرونسے بہ نرخ ارزان
اناج و روزینہ دیا اور زمینداروںکو ایک لاکہ خروار شالی* بصیغہ مدد تخم و تقاوی باقی مین
دیا مباشران امور ملکی تا دور جنرل میان سنگہ اُسکے عمل کو پسند کرتے رہے ہمت
سے اُسنے اکہنور سیالکوٹ گجرات و بہمبر تک ملک گیری کی ابوالحسن خان باندی
رئیس وقت نے جبر ہاے دریا خراب کر کے فتنہ آرائی کی راجہ نے اسپر گہیر اُسکا جلا کر
اُسے آوارہ کیا احمد شاہ درانی نے نورالدین خان بامی زائی کو بہت سا لشکر دیکے بہ
کمک راجہ رنجیت دیو والی جمون براہ توسہ میدان بہیجا اور اُس کمک کے معاوضہ مین
راجہ موصوف کے واسطے عطائی ساٹھ ہزار خروار شالی مقرر کی چنانچہ جیرہ ڈبر

* شالی دہان کو کہتے ہین

پرگنہ دونتو مین جنگ ہوا آخر کار راجہ نے پس پا ہوکر راہ گوریز پکڑی قضا کار ایک آسیا والیکے ذریعہ راجہ سکھجیون نورالدین خان کے پاس گرفتار ہوکر پہنچا اسنے عین نامردی سے راجہ موصوف کی آنکھین نکلوادین مدت حکومت راجہ مذکور آٹھ برس چار ماہ کہتے ہین

بیت
دو ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج ☩ سکھہ جیون شد تباہ با مال و گنج ☩

بجلدی فتح ہذا کے پیشگاہ بادشاہ افاغنہ سے مہاراجہ رنجیت دیوکو ساٹھ ہزار خر وار شالی نسلاً بعد نسلاً آمدنی کشمیر سے ملتی رہے جسکا ملنا عہد سکہان سے بند ہوگیا غرض نورالدین خان بامیزائے دو سال تک عدالت و رحم سے رعایا کو خوش کرتا رہا اور بجائے اُسکے بلند خان بامیزائے ناظم کشمیر ہوا اسکی حکومت کے دوسرے سال مین شدت سرما سے آب دریا سے بہت و تالاب ڈل کمر تک جم گیا دو سال کی حکومت کے بعد اُسکے نام فرمان حاضری آیا اور ہنگام مراجعت جموں مین مرگیا پھر دوسری مرتبہ نورالدین خان بامیزائے حاکم کشمیر تہا از روے اتفاق میر مقیم کنٹھہ و مہانند پنڈت جو دیوان ملکی تہا احکام اُسکے خاطر خواہ نہ چلتے تہے اسلئے بتدبیر شائستہ حکیم میر قانون کو کہوئے نامہ (دشمن میر مقیم کنٹھہ) کو طمانچہ منقش بنام کیلاس پنڈت بچۂ مہانند پنڈت در دیگر واسطے مارنے مقیم کنٹھہ کے مقرر کیا اور کہا کہ طمانچہ کو وہین چہوڑ آنا تاکہ ان دونون فرقون مین نفاق پڑے اسپر حکیم مذکور نے میر مقیم کو مار کر طمانچہ وہین چہوڑا اُسکے دیکھنے سے سب کو یقین ہوا کہ میر مقیم کو کیلاس پنڈت نے مارا ہے پس فقیر کنٹھہ بچۂ میر مقیم کہ بمعہ زمینداران مظفرآباد بہاگ کر سلطان محمود کے پاس چلا گیا تہا اور نورالدین خان نے فساد اندازی سے غمازون کو رواج دیا نفاق زرگران وغیرہ سے روزمرہ باج لینا رسم پڑ گئی لال خان خٹک بنے موضع ردکو پرگنہ بیروہ کو کمر کوہ پر ایک استوار قلعہ بنوایا پھر کچھ عرصہ بعد نورالدین خان نے جان محمد خان

خواہرزادہ اپنے کو نائب بناکر ہندوستان کی راہ لی اور وہان عتاب شاہی سے
کام اُسکا تمام ہُوا کشمیر مین لال خان نے بدستور خونریزی و غارتگری و تعصب
مذہبی مین دست ظلم وستم و جبر دراز کرکے بُہت سے ہنود کو خراب کیا اور قہر
ربانی سے گرانی و قحط غلہ بدرجہ غایت ظاہر ہُوا لوگ تبہ ہو گئے سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین خرم خان
صوبہ کشمیر بنا لال خان اپنے قلعہ مین محصور ہوا تین ماہ کے بعد فقیر کنٹھ
بہ اعانت سلطان خان سوپور مین پہنچا اور لال خان قلعہ سے نکلکر اُس سے متفق ہُوا دونون
از راہ کہوئے ناصہ دو در ناصہ مین غلبہ آور ہوئے اُدہر سے خرم خان نے مقابلہ کیا۔
اور کم حوصلگی سے پیٹھ دکہلائی فوج مخالف نے رامو تک اُسکا تعاقب کیا۔ مگر
وہ زخمی ہوکر از راہ جمون بہاگ گیا لال خان بہی زخم چشم سے کور ہوگیا قلعہ کی
طرف بہاگا فقیر کنٹھ بے جنگ وجدل ملکدار بنا فاضل کنٹھ چہوٹے بہائی کو گرفتاری
لال خان کے لئے شتابان کیا مگر اُسنے اپنے قلعہ کو آگ لگاکر خود راہ پونچھ لی
اسطرف مردمان ہمہ نے تاخت و تاراج خانہ سوزی و بدآموزی مین کسیطرح کوتاہی
نہ کی فقیر کنٹھ گیارہ ماہ تک لوگون کو قرین آہ و نالہ کرتا رہا اور سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین
نور الدین خان بامیزائی بار سوم فرمانروا ہوکر از راہ پونچھ و توسہ میدان میدان
ذالدگر مین محاربہ آرا ہُوا فقیر کنٹھ میدان کارزار سے بہاگ کر زمینداروں مظفرآباد
سے پناہ لینے کو گیا پہر نور الدین خان نے سرکشون کو پامال کیا اور دو سال تک
مشغول ملکداری رہا سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین خرم خان مرتبہ دوم تارک آرائے افسر
حکومت ہُوا یہ شخص زشت رائے اور تنگ حوصلہ تہا امیر خان جوانشیر سردار لشکر
بعد تہوڑی مدت کے باغی ہُوا اس سببسے خرم خان مجبور ہوکر از راہ جمون رخصت
ہوگیا بعد امیر خان جوانشیر مسند نشین فرمان روائے ہوا اور سنہ ۱۲۰۴ ہجری کا

بیت

در تواریخ یک ہزار دو وصد   قتل آزاد را رسید مدد ؎

آزاد خان با آہنگ جنگ بارہ مولہ مین گیا اور مدد خان بر مہنونی ارکانِ شہر و مرزبانان بعد ازراہ کرنا دکہوسے نامہ خوشی پورہ مین پہنچا آزاد خان نے پیش کر کر یوہ خوشی پورہ مین آکر جدال و قتال شروع کیا اور آخر الامر مغلوب ہوا مدد خان منصور ہوکر ذوالذگر مین اور آزاد خان ازراہ فیروزپور پوچہہ کو گیا اور خودکشی کی مدد خان نے سر اوسکا نعش سے کٹوا کر بادشاہ کی حضور مین بہیجا پہر سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین میرداد خان الکوزائی صوبہ کشمیر بنکر آیا اور مدد خان چار و ناچار واپس گیا سات ماہ کے بعد میرداد خان مرگیا بجائے اس کے تین ماہ تک ملا غفار حاکم رہا اور اوایل سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین جمعہ خان بارکزائی حاکم ہوا اور چار سال و سات ماہ کے بعد عدم کو گیا پہر بیٹا اوسکا رحمت خان ساڑہے تین ماہ اور بعد سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین میر ہزار خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہوا چند ماہ کے بعد تیمور شاہ درانی سفر جاودانی کو گیا اوسنے سترہ سال بادشاہی کی ۔

شاہ زمان

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سمبت ۱۸۵۹ مین بیٹا اوسکا شاہ زمان بادشاہ بنا میر ہزار* بمشورہ خواجہ عیسلے رئیس بادشاہ سے باغی و روگردان ہوکر ظلم رسان طبقہ ہنود و فرقہ شیعہ ہوا خواہ مخواہ تبرائی تہمت لگاکر دو دو ہنود کو ایک تہیلہ مین بہر کچہہ سنگ ہا سے سنہ ۱۸۰۲ع

* میر ہزار کی بابت روایت ہے کہ پچہلے جنم مین اوسنے ہمیشہ سے بدکاری کی تہی اسپر ہنود نے اوسکو بدعا دیا تہا جسپر اوسنے اس صورت مین پیدا ہوکر اوس فرقہ کو عذاب پہنچایا ۔

[illegible] کے زندہی بند ہوا کر غرق دریا کرتا رہا میرزا خان الکوزی باپ اسکے نے
سبات پر پند و نصایح کرکے اسکو محبوس کیا اسی وقت مین بتیگاہ شاہ زمان سے
احمد خان شہنگچی باشی واسطے سرزنش اس بدذات کے آیا اسپر میرزا نے بارہ مولہ
مین سنج پا ہوکر بہت سے نامدار ہنود کو جو اسکے ہاتھ مین باندہ کر کمال بیرحمی سے
پانی مین غرق کرکے ہلاک کیا شہنگچی باشی کی دلاوری وشجاعت سے میر ہزار نے
فرصت غنیمت جانکر گوگریز کی راہ پائی مگر گرفتار ہوا مدت حکومت اسکی ایکسال
دوماہ ہے احمد خان تین ماہ کے بعد میر ہزار خواجہ عیسیٰ خان اور دیوان نندرام
پنڈت ٹکو کو ہمراہ لیکر معاودت کر گیا خواجہ عیسے وہان سے نجات پاکر واپس
آیا دیوان نندرام بموجب کارگذاری وحسن لیاقت کے زمرہ ملازمان وزیر وفادار
خان سدوزائی مین نوکر ہوا پھر کفایت خان صوبہ کشمیر بنا تین ماہ کے بعد برطبق
فرمان اختصار مرزا بدرالدین کو نیابت بخشکر دار الحکومت کو چلا گیا اُس وقت خواجہ
عیسی کے اشارہ سے عوام نے آقا رحیم ملک التجار فرقہ شیعہ کو بہت تنگ کیا بعد
چندے کفایت خان نے بشمول عواطف سلطانی عود کیا اور کافہ انام کے ساتھ بلطف
واحسان کاربند عدل و انصاف رہا پھر بجاے اُسکے ایک سال بعد محمد خان جوانشیر
ایراوی نے مرتبہ ایالت پایا اُندنون مین میان خان بلوچ نے چند خوانین شاہی سے متفق
ہوکر سرکشی سے شورانگیزی کی محمد خان تاب مقابلہ نہ لاکر قلعہ شیرگدہی مین
محصور ہوا یہ فساد چھ مہینے تک رہا اس لئے شیر محمد خان مختار الدولہ واسطے تدارک
وانسداد سرکشون کے حضور پادشاہی سے رخصت ہوکر یہان پہنچا اور باغیون
کو سزاے قرار واقعی دیکر فتنہ و فساد کو دور کیا بعد آٹھ روز کے رحمت اللہ خان بحیثیت
خان حاکم کشمیر بنا اور محمد خان و میان خان کو شیر محمد خان ہمرکاب لیکر چلا گیا ایک

سال بعد محمد خان کے عبد اللہ خان الکوزائے ناظم کشمیر مقرر ہوا اُس نے قریب ایک ہزار آدمیون کے جمعیت لشکر کرکے راجوڑی و پونچھہ و مظفر آباد و جہنہ وکہا درہ کو فتح کیا اور بجاے راجہ خان بہادر مرزمان پونچھہ کے اُس کے وزیر روح اللہ کو وہان کی راجگی پر سربلند کیا۔ اُس کے وقت مین پنڈت دیدہ رام مشہور ٹرا صاحب اقتدار تہا اُس سے لباس بہا کے لئے بموجب رسم کے جو صوبہ رئیسون سے لیتا تھا ۱۰ ہزار روپے عبد اللہ خان نے مانگے تو اُس کی عورت نے اس خیال سے کہ تھوڑے رقم طلب ہونے پر برادری والے اُنکی حیثیت کم سمجھینگے ۲ لاکھ روپے دیکر جان بحق تسلیم ہوئی آخر کار پانچ سال بعد بموجب فرمان شاہی کے عطا محمد خان برادر خورد اپنے کو نایب بنا کر کابل کے بالا حصار مین محبوس ہوا اور ملا احمد نایب وزیر وفادار خان حکومت کشمیر پر مقرر ہوکر مظفر آباد مین وارد ہوا عطا محمد خان نے بادشاہت عبد اللہ خان بارہمولہ مین این روے دریاے مظفر آباد دپردا سطے سد راہ ہونے مخالف کے اپنا لشکر جمایا اور شاہ زمان بعد حکومت ۸ سال کے نوال مین آیا۔

محمود شاہ دورانی

اُسوقت مین زوال دولت شاہ زمان وکمال تسلط محمود شاہ نے ملک افاغنہ پر شہرت پائی یعنی کہ فتح خان بہ نے شاہ احمد کو قید کرکے عطا محمد خان کے حوالہ کیا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا عطا محمد خان نے بہر زور موفور شہر مین آکر ایام محرم مین فرقہ شیعہ کو بہت خراب کیا اور برج دبرج سلطنت کابل مین عبد اللہ خان قیدتھا

سے ساتھ ہوکر کشمیر میں پہنچا اس صلہ میں جان نثار خان داروغہ بالاحصار کو ایک
لاکھ روپیہ انعام ملا پھر عبد اللہ خان نے بھی محمود شاہ سے بغاوت اختیار کی تین
سال بعد وزیر شیر محمد خان مختار الدولہ بہت سا لشکر لیکر بعزم رزم کابل سے کشمیر
مین آیا اور عبد اللہ خان نے مقابلہ کے ارادہ سے مقام سیر مین دریا سے بہت
پر پل بنایا فریقین نے داد دلاوری و جوانمردی دے عبد اللہ خان آخر
الامر تنگ آکر دریا مین کود کر کنارہ سے نکل کر قلعہ بیردہ کو روانہ ہوا مختار الدولہ
بفتح و نصرت شہر مین آیا عطا محمد خان قلعہ بیردہ مین فرمان پذیر ہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد عبد اللہ خان نے رہائی پائی اور مختار الدولہ نے بفرخی و فیروزی
دختر دوشیزہ عبد اللہ خان و عروس پاکیزہ ملک کو انکو ہم آغوش و ہمدوش عطا محمد خان
کر کے بسوے کابل معاودت کی دہ چھ برس تک بداد گستری و رعیت پروری ترقی
زراعت کرتا رہا مختار الدولہ بعد چند ماہ کے کشمیر سے جاکر معرکہ غلبہ شاہ شجاع
الملک مین (جو اس نے محمود شاہ پر کیا تھا) جان سے گذر گیا سنہ ۱۲۲۴ ہجری
مین اکرم خان بامیرا سے فوج کثیر کے ساتھ تسخیر کشمیر کے واسطے رخصت پاکر
بارہ مولہ مین ہزیمت نصیب ہوا عطا محمد خان جوانمردی و دور اندیشی سے اسکے
تمام قیدیان لشکر کو انعام و اکرام سے خوش کر کے بے آزار اپنے دیار
کی طرف آیا اور سنہ ۱۲۲۶ ہجری مین ہاری پربت پر اس نے ایک قلعہ مستحکم بنایا
جو ابھی تک موجود ہے اور سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین جہاندار خان برادر خود اور دیوان
نندرام کو بمعہ لشکر فراوان پشاور کی طرف بھیجا اور شاہ شجاع الملک کو بہ
پاس خاطر مختار الدولہ گرفتار کر کے قلعہ کوہ ماران مین محبوس کیا اور سنہ ۱۲۲۸
ہجری مین فتح خان بارگزاے واسطے استمداد تسخیر ولایت کشمیر کے بدرگاہ مہاراجہ

رنجیت سنگھ بادشاہ ممالک پنجاب رجوع لایا اور بعوض فتح کشمیر کے آٹھ لاکھ روپیہ سال بسال خراج دینا قبول کیا اس لئے فوج ظفر موج بہ سپہ سالاری دیوان حکم چند اُس کی امداد کو موسم سرما مین مقرر ہوے عطا محمد خان نے یہ خبر سُن کر تمام تنکوہ گروہ انبوہ کے ساتھ قریہ ملہ پورہ مین رکھکر فوج کو فراز کوہ پیر پنچال پر روانہ کیا متابع اُس کے فوج مخالف کے ساتھ مل گئے اس لئے باندیشہ بدگمانی لشکریان خود لامحالہ واپس آکر باسبان جنگ قلعہ شیر گڈہی مین دشمن سے مامن گزین ہوا اُسی زمانہ مین غلام محمد خان بہائی اپنے کو بچند اشخاص کارگذار واسطے حفاظت کوہ ماران کے دوڑایا کینہ جویون نے بظہور حرکت مذکور پائی استقرار ہیچ پل مین محکم کیا بعد چھ روز کے عطا محمد خان فتح خان بارکزاے کو مصلحت سے دونون قلعہ سونپ کر تمام مال و اسباب توابع و لواحقین کے ساتھ پشاور کو روانہ ہوا فتح خان نے دیوان حکم چند کو چند روز بعد ہنڈوی مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ کی بخوشی تمام دے کر رخصت کیا اور محمد عظیم خان بارکزاے برادر خورد کو ناظم کشمیر بناکر تین ماہ بعد بشایعت شجاع الملک اور دیوان نندرام کے پشاور کو معاودت کی محمد عظیم خان نے اپنی حکومت کے دوسرے سال مین لاہور کو خراج معہودہ بھیجنے مین قصور
سنہ ۱۸۱۴ع کیا اس لئے سنہ ۱۲۳۱ھ مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے نہضت فرما ہوکر بہت سی لشکر کو از راہ پیر پنچال عبور کرنے کو لوائے دارا ے کو قصبہ پونچھہ مین بلند کیا اُس پر محمد عظیم خان نے بشرو شورہیرہ پور کو کوچ کیا اور اِنسداد راہ مخالف مین کوشش کی اور جوش سیلاب جیوش خالصہ جی سے عارسان راہ پیر پنچال فرار ہوے دیوان رام دیال و دیگر نام داران

نے خوب دلیری کی اُسی حالت مین راجہ اعزخان مرزبان راجوری نے چھوٹی
خبر پہنچائی کہ تمام فوج راہ پیرپنچال کی قید و قتل ہوگئی رنجیت سنگھ نے اس دروغ
بات پر یقین کیا اُدہر سے بعد چند روز کے دیوان رامدیال عظیم خان سے عہد و
پیمان کرکے واپس آیا چونکہ تائیدات سماوی سے محمد عظیم خان منصور ہوا اُسوقت
بے نا انصافی و تہمت خونریزی اخذ زر جزیہ اور دست درازی بیداد ستم اور جمع کرنے
زر مین سخت بدعت کرنے لگا لوگون پر جور و جفاے نامحدود ہونے لگے تعصب
مذہبی سے خاص کر کے ہنود پر بڑے جبر و ظلم ہوئی اور دیوان ہرداس پنڈت تلکو
کو جو کہ بڑا صاحب کار صاحب دولت وقت کا فیاض چشمہ جود و سخا تہا اس
تہمت پر کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ حرکت اُسکی تحریک سے کی اور وہ
رنجیت سنگھ سے سازش رکھتا ہے بذریعہ قربان خدمتگار کے باجازت مخفی
جبکہ پنڈت موصوف ایک خیمہ عظیم الشان مین بہ جاہ و جلال شاہانہ بیٹھا تہا بہ
بہانہ سنانے ایک پیغام کے خنجر سے مروا ڈالا پھر بخوف دیوان نندرام خدمتگار
مذکور کو اُسی جگہہ قتل کروا دیا دیوان موصوف کے قتل کے تاریخ جور عظیم ہے
۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ ب مین گرانی غلہ اتنی ہوے کہ لوگ گلی کوچون مین
سنہ ۱۸۱۱ء سنہ ۱۸۱۲ء
بہوکے مرتے تھے اُسکی تاریخ قحط عظیم ہے طبقہ ہنود پر یہ شخص سخت ظلم کرتا
رہا اُنکو بغض و عداوت مذہبی انواع انواع کے آزار و بیداد سے خراب کرتا
رہا ہر طرح سے ستانے لگا کہ قید کردیتا اور مال و اسباب اُن کا لوٹ لیتا
خواجہ نور شاہ نے جو اُس کے وقت مین رئیس با اختیار تہا کہا کہ اے سردار
عہد اسلامیہ مین ہنود کا عہدون پہ رہنا کیا ضرور ہے اگر حکم ہو مین آپکو مرزا پنڈت
و دیگر پنڈتون کو مار کر تین لاکہ روپے لا دون اُس بدذات نے بظاہر بپاس لین

سہجرام الکار و باشارت اجازت دی اُس ظالم خواجہ نے میرزا پنڈت ودیگر
ہنود کو بہ بہانہ دعوت بغرض قتل ایک حمام مین بٹھلایا درپردہ اُس کے
جلانے کو حمام گرم کرنا شروع کیا اتفاقاً سہجرام درنی آگاہ ہوکر مرزا پنڈت
کو اطلاع دی جس پر وہ اپنے اوڑھنے کی فرد وہین چھوڑکر بہ بہانہ حاجت
بشری وہان سے نکلکر بسواری کشتی سہجرام درگھر کو راہ لی اس وقت فی الفور
کے تین سو آدمیون نے اُس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے دوسرے
روز سہجرام نے باقرار لادینے اچھی قدر روپے کے خاص خانہ نورشاہ سے
بہر پنہچی کو معہ دستہ خاص کے لیکر نورشاہ کو قید کیا اور عظیم خان
داوسکے اقربا کے گھرون سے تین لاکھ روپے لادیے پچھلے دنون مین
پنڈت بیربل دراجارہ دار پرگنہ دیوہ سر کو عظیم خان سے نقصان عظیم پہنچا
جس پر وہ تنگ ہوکر لاہور کو گیا۔ مختصر کیفیت اُس کی یہ ہے کہ جب
دیوان رام دیال واپس گیا عظیم خان نے بخون ریزی و ستم طبقہ ہنود
سے زرخرابہ لینے پر روز افزونی کی جس وقت پنڈتون کو بانواع عذاب
وعقوبت مارنا شروع کیا اور پنڈت بردا اس تلکو کو جو دفتر ادمے کین
دیاتریان امرناتھ سوامی کو دو لاکھ روپے سال لبا ل دنیا تہا تیغ جفا سے
قتل کیا اور صدہا پنڈتون کو بہ تہمت تبرہ جان سے مارا حتے کہ ظلم
افغانون سے آہ وزاری آسمان تک پہونچے اول پنڈت بیربل سے چھ
لاکھ روپے قرض لیے پہر بہ تہمت باقیداری تاراج کیا یہان تک
کہ اُس کے پاس کچھ سرمایہ باقی نہ رہا تو جبراً اُس کو مسلمان کرنا
چاہا اس لیے اُس نے بخوف جان دیان پنڈت سہجرام اور میرزا پنڈت

برادران عموزاد سے کہا کہ کل مجھکو خوف مرگ ہے اس لئے چاہتا ہون کہ
عیال و اطفال اور تم کو حوالہ محافظ حقیقی کے کرکے لاہور کو جاؤن انہون
نے اُسکی رای سے اتفاق کرکے اجازت دی اور وہ رات کو سرینگر سے دو
تین سوارون کے ساتھ بھاگ کر صبح کو ننیر گام مین جو اُسکا خاص جاگیر
واقعہ پرگنہ دیوہ سر تھا پہنچ کر پنڈت راجہ در فرزند اپنے کو ساتھ لے کر موضع
دہنوان جاگیر ملکان کھوڑتی مین آیا چونکہ یہ لوگ اس کے احسان مند
تھے بلاپس و پیش اُس کے ساتھ ہوئے ملک ذوالفقار و ملک کامگار
نے بہواے وفاداری و ثابت قدمی سے نورجمال ساکن نندی گڈہ کو ہمراہ
لیا جب یہ سب فراز کوہ گلاب گڈہ پر پہنچے فوج افاغنہ نے دہنوان مین
پہنچ کر خانہاے ملکان کو جلا دیا جب یہ خبر عظیم خان کو پہنچی پنڈت سنجرام
و میرزا پنڈت کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی اُنہون نے جواب دیا بیربل
پنجاب کو گیا ہے اگر ہوس دنیاداری اُس کو باقی نہوگی دریاے گنگا کے کنارے
پر خدا کی عبادت مین مصروف ہوگا وگرنہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنچ کر
آپ پر لشکر سکہان کو لاوے گا۔ عظیم خان نے کہا کہ اب کیا علاج ہے۔
انہون نے جواب دیا کہ کشتن میرزا پنڈت ۔ اس پر اس ظالم اظلم نے حکم دیا
کہ قبائل پنڈت بیربل کو گرفتار کرکے دربار مین لاؤ جس کی تعمیل کی گئی
لیکن مادر پنڈت راجہ کاک کمال ناموس پرستی سے الماس کھا کر مر گئے
اور زوجہ راجہ کاک جسکو بسبب بے شرمی جان پیاری معلوم ہوئے جبراً
مسلمان کی گئی یہ پنڈت راجو کے ماتھے ۔ جو کہ پچھلے دنون تک کابل
مین ایک افغان کے پاس تھے ادہر بیربل بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ

بوساطت اعیان دولت حاضر ہوا اور تسخیر کشمیر کی ترغیب دی محمد عظیم خان باستماع اس خبر وحشت اثر کے اضطراب سے ہوش باختہ ہو کر بہانہ آنے اطلاع مرنے اپنے بھائی فتح خان کے (جس کو شاید اصل مین بھی دیوان نندرام نے بمعاونت اپنے بھائی ہرداس کے سکہ وضرب اپنے نام کا مروج کر کے مار ڈالا تھا) جبار خان چھوٹے بھائی کو نیابت پر مقرر کر کے شروع ۱۸۷۶ب مین براہ بارہ مولہ تقریباً چھ سال کی بیدادگری کے بعد کابل چلا گیا اور جبار خان چار ماہ تک مسند حکومت پر بیٹھا رہا۔ ۱۸۱۹ء

ذکر فرمان روایان خالصہ

مہاراجہ رنجیت سنگھ

چون کہ افغانون نے کشمیر مین ظلمہائے بیحدود و ستم ہائے نو بنو کئے اس لئے خداوند کریم نے اپنے بندگان کی آہ وزاری پر رحم فرما کر تبدیل سلطنت کیا یعنے یہ خطہ اصل مسکن ہنود جو راجہ ادویان دیو وسہدیو کی نامردی سے ۱۸۰۲ب سے ۱۸۷۶ بکرمی تک یعنے ۹۷ سال تک زیر مشق جور وجفائے ۱۸۱۹ء

۱۸۴۰ء

سنہ ۱۸۲۰ع اہل خلاف رہکر ویران و برباد ہوگیا تہا سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بادشاہ لاہور کے تصرف مین آیا معہ دیوان چند ظفر جنگ بہادر بسرداری لشکر ظفر پیکر و رہبری پنڈت بیربر معہ دوسرے نامداران راجہ گلاب سنگہ و سردار ہری سنگہ و جوالا سنگہ و حکما سنگہ چمنی و سرداران اٹاری والہ و ڈیرہ شاہزادہ کہڑک سنگہ کے واسطے تسخیر کشمیر کی رخصت ہوئی اور رتہنہ مین چند روز واسطے جمعیت کے اقامت کرکے بہت سات لشکر پوشیانہ کو روانہ کیا سردار جبار خان و ولی محمد میر آخور باشی و عبدالرحمان خان پتی زائی جو کہ سرداران لشکر افاغنہ تہے اوسیوقت کریوہ دی پور مین پہونچکر حملہ آور ہوئے چنانچہ عین جنگ مین نواب جبار خان بتن زخم کہاکر بہاگا اور عبدالرحمان خان قتل کیا گیا اس سبب سے عساکر افاغنہ بہاگے اور لشکر لاہور مظفر و منصور ہوا دو روز کے بعد آٹہوین ہاڑ قصبہ شوپیان سے داخل شہر ہوا تاریخ اس فتح کی یہہ ہے

بولو جی واہگورو جی کا خالصہ بولو جی واہگورو جی کی فتح

پہر معہ صاحب بعد چند روز کے حسب الطلب لاہور کو چلے گئے اور دیوان موتی رام ناظم کشمیر مقرر ہوکر ایک سال تک مہمات ملکی انجام دیتے رہے اسکی وقت مین وبا کے باعث بہت لوگ مرگئے پہر بجاے اوسکے سردار ہری سنگہ ناظم کشمیر بنا اور بیربل پنڈت در و جاعہ پنڈتان نام آور بامید استحصال الطاف بادشاہی لاہور کو گئے دولت نگر مین بلاے مرگ ناگہانی سے چہوٹے بڑے پنڈت مرگئے بیربل بحصول خلعت فاخرہ بدستور صاجکاری پہ نامدار ہوکر آیا غلام علی ککہ زمیندار و چہنہ و کہاوہ باغی ہوگیا اسپر سردار ہری سنگہ نے بڑی دلاوری سے باڑہ مو مین جاکر اوسکو گرفتار کیا۔ ادہر بیربل پنڈت الطاف بادشاہی پر مغرور ہوکر سردار

موصوف کی نافرمانی کرنے لگا جسکے لیے بر اثبات بہ تہمت مراسلت مرزبانان بمبہ سے
عہدہ صاحبکاری سے معزول کیا گیا بعد دو سال کے بجاے سردار موصوف دیوان
موتی رام بمرتبہ ثانی صوبہ کشمیر بنا سب کے ساتہہ خلق وتہذیب سے پیش آیا اور
سنہ ۱۸۲۰ع سمت ۱۸۷۷ بکرمی مین دیوان چونی لعل صوبہ دار کشمیر بنا اور گورمکھہ سنگہ تحصیلدار
دخل در معقولات کرتا رہا اِس سبب سے انتظام مین خلل واقع ہُوا اور دیوان کرپا رام
صوبہ کشمیر بنا دیوان چونی لعل نے بخوف بازپرس زیان مالیہ ملک راستہ مین زہر
سنہ ۱۸۲۷ع کہالیا اور مرگیا سمت ۱۸۸۴ ب مین بسال دوم حکومت کرپا رام ساون بدی دسمی کو
رات کے وقت ایسے سخت زلزلہ آئے کہ زمین وزمان کانپ اوٹہا شہر و دیہات مین
ہزارون مکانات منہدم ہوگئے اگرچہ مدت تک یہہ ہلاجاری رہی لیکن ایک ماہ
تک شور محشر اوٹہا لوگ خیمون مین صحرانشین ہوئے آسوج کے آخر مین وبا سے
مرگ ناگہانی بہی ظاہر ہوئی اسلام کے دور فرمانروائی کے بعد عمل کرپا رام مین تین
برہمنیان محبت حقیقی شوہران سے پروانہ وار جلکر ستی ہوگئین اور زبردستان بمبہ وکہکہ
نے فساد اوٹہایا دیوان موصوف نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین پہونچکر
سرحد مظفر آباد تک تمام فتنہ گرون اور شریرونکو مطیع کرکے شیخ غلام محی الدین
کو صاحب کار بنایا اور جنس شالی کو علے العموم تشخیص کرکے پرگنہ بندی کی اور بہ توزک
وتجمل مشغول رہا اور چار سال کے بعد مہان سنگہ حسب الحکم عالی کارگذار بنایا دیوان
کرپا رام بڑا فہیم دانا عالی دماغ عدیم المثال تہا کہتے ہین کہ جسوقت پروانہ طلبی اسکے
پاس پہونچا وہ تالاب ڈلمین مصروف سیر وتماشاے رقص وسرود و ملاحظہ چراغان
کشتی ہا تہا یہہ ہمیشہ خوشی وخوشحالی مین رہتا تہا اپنی سواری کی کشتی مین خوب
صورت ناخنون کو ہاتہون مین رنگین گہونگرو لگے ہوئے چپے دیکر بٹہلاتا سیر دریا

کرتا لاہور مین پہونچکر جب اسکی ہتک ہوئی تو دنیا رووں سے ہاتہ اوٹہا کر ہردوار گنگا کو چلا گیا اور آخر ۱۲۳۱ ب مین بہان سنگہ اردلی حکومت کشمیر پر آیا ماہ محرم مین فرقہ شیعہ نے تابوت آیہ عظیم برخلاف رسم قدیم کے نکالنے کا اشتہار دیا سُستی حاکم بہان سنگہ سے سُنیون نے اسبات کو گناہ خیال کرکے بلوا کیا اور محلہ جڈی بل و حسن آباد مکانات اہل تشیعہ کو جلادیا اور اثاث البیت اونکا لوٹ کر عورتون کو ننگ و ناموس سے بیشرم کیا۔ ۱۲۳۳ ب مین شدت برودت ہوئی اور شہزادہ شیر سنگہ صاحب ۶ ماگہہ مین واسطے حکمرانی کے تعمیر بارہ مولا مین پہونچا آب بہت و تالاب اولر کمر تک جما ہوا تہا اوسوقت پرندہ* شہزادہ صاحب و دیگر کشتیون کے واسطے انجماد پانی کو توڑکر راستہ بنایا گیا شہزادہ صاحب نے بسا کہا سنگہ کو مختار کیا خود سیر و شکار و عیش و طرب کا شغل رکہا اوسوقت گنیش پنڈت درکار تسخیر تبت خورد پر نامور ہوا ۱۲۳۵ ب مین برف بےموسم برسی اور شالی خراب ہوگئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے خرگاہ جاہ و حشم کو کوٹلی نواح پونچہہ مین بہیجا اور اس شہرت سے غلہ کی قیمت بڑہ گئی اور قحط پڑا اوسحالت مین جمعدار خوشحال سنگہ صاحب واسطے تفحص ملک و شیخ غلام محی الدین صاحب کارہی کے لئے بجا بسا کہا سنگہ لاہور سے مقرر ہوئے جمعدار خوشحال سنگہ صاحب نے ظلم و ستم کیا اور ہر ایک گذرکپہ شالی کی ضبطی کی چنانچہ نا پرسانی اور ظلم کمال اوسکے سے قحط عظیم اوٹہا اور نہ پانے غلہ سے بجاے غذا کے لوگ خون جگر کہاتے ہتے ہر کوچہ و بازار مین نعشہاے مُردگان دکہائی دیتی ہتین اور بلاد بعیدہ و اشہار و اطراف پنجاب و ہند کو بہت لوگ بہاگ گئے اور راستے مین مرگئے شہر و دیہات رعایا برایا سے خالی اور بلاد قریب و بعید پریشان حال کشمیر یون سے

* پرندہ شاہی کشتی کا نام ہے

سنہ ۱۸۳۴ء

پذیر ہوگئے اِس لئے ماہ بساکہہ سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین احوال خستہ حالی اس سرزمین کاگوش
زد مہاراجہ صاحب ہوا اور جرنل میان سنگہ ناظم کشمیر مقرر ہوا عہد کرپارام
مین بائیس ہزار دوکانین شالبافون کی تہین اور اوسکے وقت مین دو ہزار دوسو
دوکانین بنگیئن اور تمام لوگون کو روزگار ملا اور تخم ریزی کے واسطے ایک خروار
شالی بہ قیمت سولہ روپے ہری سنگہ معہ کرایہ اخراجات پونچہ وراجوڑی ومظفرآباد
وغیرہ مقامات سے منگوا کرتین روپے خروار کے حساب سے تمام دیہات مین بہم
پہونچادئے اور خود ہر پرگنہ مین جاکر زراعت کرائی چونکہ لوگ تہیدست تہے واسطے
تولد وتناسل کے محصول نکاح معاف کیا اور رعایا کو افزایش مرغان کے واسطے تخم
مرغ پنجاب وغیرہ ممالک سے منگوا کردئے اور چورون اور گلہ بانون (گلوانون) کو
بیخ وبُن سے دور کیا اور واسطے دادرسی وتفتیش احوالات کے کُل پرگنات مین فی
چند چند پرگنات ناظمان بالاستقلال تہانہ داری پر مقرر کئے اور عدالت وفریاد کا
سُننا دوسرون پر نہ چہوڑ کر بذات خاص بہ کمال عقل ودانش وجذب فکر رسا
خود فیصل کرتارہا مقدمات کو امروز وفردا مین طوالت ندیتا جلد فیصل کرتا بعض پرگنات
تعلقات امانی۲ پر دئے اور تخم وتقاوی باقی عہد سکہون کی بابت جو کچہہ کچہہ سر
خروار شالی دو ترک وفی روپیہ آنہ لیا جاتا تہا وہ سب معاف کردی بعض تحویلدارون
کو کموزنی شالی وخاک آمیزی سے بازرکہنے کو سزائے قرار واقعی دی اور کرایہ
مرکبانون کا مقرر کردیا باٹ آہنی بنواکر سربمہر کرکے رایج کئے تاکہ کمی وبیشی نہونے
پاوے سپاہیون کو ایک آنہ سے زیادہ طلبانہ لینے کی اجازت نہ تہی سیاست
اوسکی مثل شمشیر کی لوگون کے دونپر چہائی ہوئی تہی خلاف ضابطگی بالکل ہونے
باقی نہ تہی تہان ہاے پشمینہ کو تار پود اجرت شاگرد ونفع اوستاد وبجاے

۲ در بعض علاقہ جات اجارہ

اخراجات دیگر رایج بازار کے ساتہہ مقابل کر کے محصول اوسکی مقرر کیا ایسی ہی
سب انتظام کیئے جنسے تجارت شال روز بروز ترقی پکڑتی گئی اوسکی
حکومت کے دوسرے سال مین فراخی روزگار و تیسری برس مین ارزانی
غلہ ظاہر ہوئی جسکی خبر پاکر اکثر گریختہ اشخاص واپس آئے سات برس تک
بعدل و رافت انتظام ملکی و مالی کرتا رہا اور سنہ ۱۸۹۳ بکرمی کے زمستان مین سنہ ۱۸۳۶ء
آب دریا سے بہت و دیگر تالاب جمکر مثل بلور ہوگیا سنہ ۱۸۹۶ بکرمی مین مہاراجہ سنہ ۱۸۳۹ء
رنجیت سنگہ صاحب سرگباش ہوگئے اور شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب
اونکا جانشین ہوا ابیات چون شہ پنجاب شد بے سر شدند ٭ ملک و دولت
افسر تخت و علم ٭ از جلوس شاہزادہ یافت زیب ٭ سکہ و دیہیم و سیہ
تیغ و قلم ٭ بعد سوا برس کے شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب بہی مرگئے اور
شہزادہ نونہال سنگہ صاحب بعد سنکار پدر لخت سقف بارگاہ و دولت کے
نیچے دبکر مرگیا اور نوبت جہانداری چند کور منکوحہ شہزادہ کہڑک سنگہ
صاحب پر پہونچی - تین ماہ کے بعد سنہ ۱۸۹۸ ب مین مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سنہ ۱۸۴۱ء
بزور شمشیر وارث تاج و تخت ہوا اور لشکریون کو انقلاب متواتر سے کچہہ خوف نہ رہا
ہوا سے بغاوت سب کے سر مین سمائی ۶ بساکہہ سمت ۱۸۹۸ ب مین سپاہیان سنہ ۱۸۴۱ء
پلاٹن نے آغاز شب مین جرنیل میان سنگہ صاحب کو نمک حرامی سے مار ڈالا اسپر
پیشگاہ مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سے تادیب و تدارک اون بدمعاشون کیواسطے
شہزادہ کنور پرتاب سنگہ صاحب اور راجہ گلاب سنگہ اور رواسطے نظم و نسق
ملک کے شیخ غلام محی الدین صاحب مامور ہوئے سپاہیان غدار اگرچہ
یہان کے لوگون سے معترض ہوئے مگر آپسمین روز خونریزی کرنے لگ گا اینجان

گولہ اندازنے ہاری پربت سے واسطے سرزنش اون سپاہ دردون کے شیرگڈہی پہ
گولہ باری کی اور آخیر حصہٴ سنہ روان مین شہزادہ کنور پرتاب سنگہ نے رونق بخشی
اور راجہ گلاب سنگہ صاحب نے باغیون کو جوکہ ایکہزار ہتے بہت سی کارزار کے
بعد بادراش کو پہونچایا بعد چندروز کے کنور موصوف کے ساتہہ بہ فتح ونصرت واپس
چلاگیا اور شیخ غلام محی الدین صاحب نے مسند ایالت پر پا سے حکومت رکہا منشی
تیلک چند صاحب کاری پر مقرر ہوا بعد چندروز کے سیلاب سے سد قاضی
زادہ و نادہ پورہ ورعنا و راری وخانیار وکنار نالہ مار وچیچہ پل ملک صاحب
وغیرہ پلہا سے بہت کہنہ پل سے سوپور تک بہگئے لوگونکا بہت سا اسباب و بہت
سے بچے ڈوب گئے اور ماہ اسوج سمت ١٩٠٠ بکرمی مین مہاراجہ شیر سنگہ میدان بلاول مین سنہ ۱۲۵۹
ہنگام لینے حاضری لشکر کے اور شہزادہ کنور پرتاب سنگہ لڑکا اوسکا باوجود صغرسنی
باغ جمعدار خوشحال سنگہ مین تقسیم صدقہ وخیرات کے وقت اجیت سنگہ ولہنا سنگہ
سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مارے گئے۔ نیز راجہ ہیرا سنگہ خلف
راجہ دہیان سنگہ متبنیٰ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام سرکشون کو سزا پہونچایا شہزادہ دلیپ سنگہ سنہ ۱۲۶۰
جوہنوز دس برس کا تہا دیہیم سلطنت سے تاجور ہوا سمت ١٩٠١ مین سلطان خان مرزبان
مظفرآباد کو قلعدار مکان مذکور نے جوکہ کشمیر کی طرف سے مقرر تہا گرفتار کرکے
اسطرف بہیجا شیخ غلام محی الدین نے اوسکو قید رکہا اسلئے زمینداران مظفرآباد و
سلطان نجف خان کہوری نے فتنہ و فساد اوٹہایا جسپر فوج کشمیر اونکی تادیب
کو روانہ ہوئی باغیون نے فوج کشمیر پر غالب آکر بارہ مولہ تک پہونچ اور شیر احمد نے اطراف
کامراج کو خوب لوٹا سوپور مین بہت سے گہر جلا دئے اسلئے بہتیکا راجہ ہیرا سنگہ
سے شیخ امام الدین فرزند شیخ غلام محی الدین بہ جمعیت سات ہزار جوانان جرار کے

ذکر قتل راجہ ہیرا سنگہ

کے بہمراہی چند سرداران نامدار ازراہ پونچہ اور جرنیل گلاب سنگہ ازراہ ہزارہ واسطے
سرزنش اونکی کے روانہ ہوئے اور سخت جنگ کے بعد سلطان زبردست خان فتنہ انگیز
کو مظفرآباد کی طرف بہیجکر فوج شاہی و سرداران لشکر راہی لاہور ہوئے اور شیخ
امام الدین بہ بہانہ بیمارداری شیخ محی الدین (جو بیمار رہتا) کشمیر مین رہا ماہ ساون مین
وبا پڑی اور دو ماہ تک مخلوق کثیر عدم مین ملی دروازہ جامع مسجد کا جو بخوف
ازدحام آغاز حکومت دیوان موتی رام سے مقفل تہا شیخ موصوف نے کہولدیا
اور ترمیم سقف کی اور بڑی کوشش سے جوی لچہمی کول کو واسطے طہارت نماز
کے موضع پاندچہن سے کہودکر لایا نزدیک جامع مسجد کے باولی قدیم کو جو سنگ وخار سے
پُرہتی صاف کیا اور گلگت کو مضافات تبت خورد سے تسخیر کیا چونکہ راجہ ہیرا سنگہ
نے جلہا پنڈت کو امور جہانداری مین اپنا مشیر بنایا ہتا اسلئے ملک مین فساد اوٹہا
اور ہیرا سنگہ نوین پوہ کو معہ میان سوہن سنگہ پور مہاراجہ گلاب سنگہ و پنڈت جلہا
بہ بہانہ شکار جمون مین آئے لشکر نے اونکا تعاقب کرکے بضرب توپ و تفنگ وے
آلات جنگ ایک دم مین سب کا کام تمام کیا پہر بسبب صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگہ
[illegible] کے اوسکی مارانی جی دیکونے جواہر سنگہ برادر خورد کو زبردستی وزارت پر ممتاز
کرکے شیخ امام الدین کے نام فرمان حاضری اصدار کیا مگر بجاے اوسکے ۵۔ ماہ
اسوج سمنہ روان کو شیخ غلام محی الدین لاہور کی طرف روانہ ہوا اور بہیرہ پور مین
سنا کہ جواہر سنگہ مارا گیا اور سلطنت لاہور مین ہرج مرج واقع ہوا یہہ سنکر وہ واپس
۱۸۴۶ع آیا اور چودہوین چیت سمت ۱۹۰۳ مین مرگیا۔ اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر بنا اسوقت
۱۸۴۶ع لاہور مین تیغ رانی ہو رہی ہتی - ۵ - پہاگن سمت ۱۹۰۲ بکرمی کو مہاراجہ دلیپ سنگہ
بدستور جہاندار رہا۔ سکہوں کا عہد حکومت کشمیر ۲۶ سال ہے ؎

عہد راجگان جموّن

مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب بہادر

گو اصل مین مشیت ایزدی سے سب کچھ دنیا مین ہوتا ہے اور باعنان قضا و قدر گلشن دہر مین گلزار و خارزار امور نیک و بد کو بوتا ہے صرف آدمیکا بہانہ درمیان مین رہتا ہے مگر بظاہر تدبیر سے جملہ امور بظہور آتے ہین شاہ و کداشہی وگدائی پاتے ہین خداوند کریم ہر ایک موقع و زمانہ کے مطابق بحکمت انتظام جہان فرماتا ہے۔ لایق وقت فرمانروایان شایان کو مسند حکومت پر بٹھلاتا ہے ایک کو تخت دلاتا ہے دوسریکو حکومت سے گراتا ہے و خاک عدم مین ملاتا ہے۔ نتایج افعال فرمان روایان مذکورہ بالا کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ذیل کے باعث حکومت سلاطین مذکور مین فرق آیا سلطنت نے ضعف و زوال پایا۔ اوّل جنے اپنے و اپنے مخالف کے ضعف و طاقت پر نظر نہ کی و بلا پس و پیش انتقام لینے کی فکر کی اُسنے راحت موجودہ کو بھی کھو یا جس طرح راجہ دامودر نے انتقام پدر کے خیال خام سے سری کشن کے ہاتھ سے جان دی **بیت** ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ٭ دوم بعض اوقات مسکینون کی عرض نہ سُننی محتاجون کی حاجت روائی نہ چاہنے سے اسلئے کہ فرمان روا جو کچھ محصول و معاملہ لیتے ہین وہ محض رعایا پروری و عدل گستری و حفاظت بندگان الٰہی کے لیئے ہوتا ہے تا کہ وقت پر کام آوے جب اونہین کی حاجت روائی و حفاظت مین تامل کیا تو بعض اوقات دعاے گداکین بادشاہ حقیقی کی بارگاہ مین قبول پڑتی ہے اور ایسے شخص کی سلطنت مین ضعف آتا ہے جسطرح راجہ دامودر کا بد دعاے برہمن زادگان سے

حال ہوا۔ اسلئے بادشاہان و فرمانروایان کو لازم ہے کہ راجہ توبجین کے اس قول کو درست جانین کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے و تن پروری و عیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے" اور شلوک عمل کردہ راجہ اونتی ورما پہ عمل کرنا ضرور ہے کہ جاہ و حشم ناپائیدار ہے آج اگر دست قدرت رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو تیرے ہاتھ سے سررشتہ اختیار جاتا رہے پہر تجھکو ندامت اور پریشانی ہو اوسوقت نیکی کیا کر سکیگا" بلکہ چاہیئے کہ راجہ ورلب وردن کی طرح عفو تقصیرات گنہگاران کر کمند مہر سے اونکو اسیر احسان کرنا جس سے استحکام سلطنت ہوتا ہے۔ سوم راجگان کو اپنے محکوم کی عورتون پہ نظر کرنا زیبا نہین کیونکہ ماتحت کی عورتین سلاطین کو مثل اولاد کے ہوتی ہین جو حاکم بخلاف اصول شہی اونپر نگاہ بد دیکہتا ہے اوسکا حال راجہ راون و پرورہ گپت و راجہ یک ساہوتا ہی جیسا کہ راجہ کنز کی حکومت و آبادی دارالسلطنت سمو شر دا نام برہمن کے مانگنے کہ عشق کے باعث بیخ و بن سے برباد و ویران ہوئے۔ چہارم غرور سلطنت سے مثل راجہ اندہ جد ہشٹر کے ظلم روا رکہنے سے زوال ہوتا ہے پنجم اکثر حاسد لوگ جو مقبولان کے حسد سے اونپر جہوٹے اتہام لگاتے ہین سعدی شور بختان بآرزو خواہند ؎ مقبلان را زوال نعمت و جاہ ؎ اون حاسدون کے افعال و اقوال پر بلا پس و پیش اعتبار کرنا اور اپنے بنائے ہوئے اشخاص کو خراب کرنا جسطرح راجہ جی اندر نے سندی وزیر کو خراب کیا۔ ششم بہائیون کی قدر نہ جاننا مثل راجہ ہرن کی جسنے اپنے بہائی تورمان کو ذرا سی بات پہ قید کیا ہفتم دشمن ناچیز کو حقیر جاننا سعدی نے دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ؎ اوسکی عداوت کے رفع کرنے کی تدبیر سے غافل رہنا

اور پرواہ نہ کرنا جیسے کہ راجہ بالادت کا حال ہوا۔ کہ خاندان اوسکے کا ہی خاتمہ ہوا۔
ہشتم وزرا کو حکم عدولی کی خو ہونیدینا مثل راجہ کولسا پیڈ کے جسکو اس علت
سے فقیر ہونا پڑا۔ نہم محلات مین بہت عورات کا رکہنا اور ظلم کرنا مثل راجہ بجرادت
و پہ تہوا پیڈ کی دہم غیر ملکی لوگون کے فریب آمیز خوشامدی باتون پہ اعتبار
کرنا ملکی لوگون کو نظر سے گرانا جس طرح دیو شرما وزیر جیاپیڈ کی خوشامدی
باتون سے ارمڈی راجہ نیپال برباد ہوا یازدہم وعدہ خلافی وکیکی پردہ دری
سے بہی نقصان ہوتا ہے جبطور پدم ناگ کی پردہ دری سے جیاپیڈ کا نقصان
ہوا دوازدہم کہیل کود مین مصروف ہونے عقلا و سپاہ کو اپنے سے ناراض رکہنا
حکم کا سست ہونے دینا مثل راجہ للتاپیڈ کی سیزدہم ناتجربہ کاری و عدم ریاضت
کیشی و غفلت و برادری کا حد سے زیادہ شہزور کر دینا مثل چیٹ جیاپیڈ کی۔
چہاردہم کارداروں کے خودسر ہوجانے سے جسطرح کارکوٹ بنسی راجاؤن کا آخر
ہوا پانزدہم مستحقون کی معاش ضبط کرنا عبادت گاہون کا چڑہاوا لینا امیرون
کو فقیر بنانا سفر مین باربرداری کے واسطے رعیت کو بیگار پکڑنا رشوت لینا۔
خراج ایزاد کرنا۔ بٹے گز وغیرہ آلات پیمائش و سکہ وغیرہ کا مقدار معینہ سے بغرض
بڑہانے قیمت کے گہٹانا کمینون کو شریف رتبون پہ پہونچانا شرفا و عقلا کی
جگہہ نالائقون کو پسند کرنا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرنا
مثل راجہ شنکر ورما کی شانزدہم سرداران ملک مین نزع و فساد باہمی رہنا مثل
عہد سنکٹ ورما و سوگندا رانی کی ہفتدہم اہلکارون کو رشوت ستانی کا خوگر
ہونے دینا جیسکہ فرقہ تانتر سے وایکانگی پارتہہ وغیرہ کی حکومت رشوت سکے
باعث نہ بننے دیتے ہتے ہژدہم خوشامدیون کی خوشامد سنکر خزانہ فضول خرچی سے

خالی کرنا رقص وسرود مین مشغول رہنا ہو یون وغیرہ کی صحبت رکہنا مثل راجہ کہیمہ گپت کی نوزدہم[19] کسیکو ولیعہد بنا کر پہر اوس سے بدگمان ہونا فتنہ اندازون کے فعل پر اعتبار کر کے اوس سے بگڑنا - منافقون کے کہنے سے پند ونصایح والدین وبزرگان کو نہ ماننا و باپ کے بدخواہ بننا مثل تاریخ اننت دیو وراجہ کلش دیو کی بستم فضول خرچی - فتنہ انگیزی - زیادہ ستانی - نقص عہد - دلشکنی رعایا وفوج ظلم بہ بندگان خدا - حق تلفی - عیاشی - نارسائی - اختیار فروشی - ناپرہیزگاری عدم ثابت قدمی - عدم ہونا سیاستیا کا - وزیر بددیانت کا ہونا - وزیر نیک کی بے قدری کرنا - فریاد کا نہ سننا - ماتحتون کو بے خوف رکہنا - خودغرضون کی گفتگو سچ ماننا بجاے دانا وخاندان کے نادان ورزیل کا رکہنا راز کا کہلے رہنے دینا درست خبر کا نہ آنا جو صفتین اوت کرش وراجہ ہرش دیو مین تہین بست ویکم اہل فریب باتین سننا نااتفاقی خانگی وبیقدری اہل ہنر مثل راجہ سوسل کی بست ودوم[22] عیاشی مین رہنا اور امور سلطنت کا وزرا پر چہوڑ دینا مثل راجہ بکہاچر کی اور راجہ پرمانو کی جسکو قدسی وروحانی شکلین دکہانے کر دہلے لوگ ملتے تہے بست وسوم[23] غیر ملکی لوگون کو واقف راز کرنا اور اختیارات دینا جیسا کہ راجہ سہدیو کے عہد مین رینچن شاہ وشکری چک نے آکر اوسکی سلطنت کو برباد کر کے خود حکومت حاصل کی بست وچہارم[24] شراب نوشی مین مست ہو کر راست خبر نہ پانا اور غافل رہنا اور تعصب مذہبی کرنا جسکے باعث حیدر شاہ کا ملک برباد ہوا اور خود بام سے گر کر مرا بست وپنجم[25] تعصب مذہبی وشرارت وغرورت حکومت مین آنا جسنے محمد شاہ کو کوہستان مین آوارہ کیا اور عدم دلجوئی دلاوران وقدردانی ہنرمندان بست وششم[26] لوگون کی صلاح پر چلنا مثل مرزا حیدر کاشغری کی تباہی لاتا ہے بست وہفتم[27] ناراض رکہنا

رعایا کو جیسے کہ یعقوب چک کے سب لوگ غنیم سے ملگئے بٹ وہشتم بموقع جنگ
یغزت کا ایک شخص پر مدار رکہنا یا مختار کل کا ہمراہ رہنا جس طرح نورنگ خان
میر فوج یعقوب چک کے مرجانے سے باوجود مغلوب ہوجانے فوج مخالف کے فتح مخالف
کے جمعنان ہوئے یہہ باعث ظاہری انقلاب حکومت فرمانروایان سابقہ کا
ہوا در باطن مین مرضی خدا کی ایسی ہی تہی کہ اول دفعہ بودہدون نے زیادتیان کین پہر
عہد اسلامیہ مین پانچسو برس تک وہ ظلم وستم ہوئے کہ ہر فرد لبشر کے منہ پر سوائے
کلمہ الامان کے اور نہ رہا صرف بادشاہان دہلی بذات خاص رعایا پرور و عدل گستر رہے
مگر اونکے بعض صوبہ بہی مثل اعتقاد خان کے افاغنہ کے ظالمون سے کم نہ تہے۔ وہ
عجیب وغریب بدعت ومعصیت رعایا پر رہی جسکے کہنے سُننے سے بدن پر رونگٹے کہڑے
ہوجاتے ہین کشمیر بعض راجگان کے وقت مین کسی ملک سے کسی بات مین کم نہ تہا
لیکن حیف کہ مسلمانون نے اوسکو بالکل خراب کردیا۔ ہندوستان۔ سندہ۔ ایران
توران۔ افغانستان۔ وغیرہ مین جہان مسلمان گئے وہی حال ہوا۔ دانایان فرنگ نے کیا
گانا بجانا گیا اور کام سب مین سے آدمی کی آزادی کو مقدم سمجہا اور جدید تحقیقاتون اور نو
ایجادون کو دخل بہتری سمجہا اور درجہ وحشت سے رتبہ دانائی ودارائی پایا مسلمانون نے
مطالب مندرجہ کتب مذہبی کے بغیر سب کچہہ عیب وگناہ جانکر تحقیقات کو بُرا ماننا لونڈی غلام
بنانا بت شکنی کرنا غیر مذہب والون کو عذاب شدید پہونچانا اونکو کفار کے خطاب سے مخاطب
کرنا دخل بہتری دینا وصواب عقبیٰ سمجہا جو حال محمد بن قاسم نے سنہ ۱۰۱ ہ مین
سندہ پور پاٹن مین سنہ ۴۱۳ ع مین محمود غزنوی نے سومنات ومتہرا وقنوج
وغیرہ مین ذوالقدر خان کا عہد سہدیو مین پہر علیشاہ وسکندر بت
شکن وغیرہ افغانون عظیم خان وغیرہ نے کشمیر مین کیا تعجب ہے کہ مسلمان خون

ہندو فرمانروایان کے زمانہ مین بہی انقلاب ہوتے رہے [illegible] لیکن مسلمانون سے پہلے [illegible]

نے بہی یا بخواہش انعام یا بخوف جہوٹ تہا اور تعریفین ایسی لکہین کہ اونکی کوئی بات
بہی قرین اعتبار نہین ہے - اونکا خیال شائد یہ تہا کہ تواریخ خاص بادشاہون کے یا اونکی تعریف
کے لئے ہوتی ہے اور رعیت یا بہی اونہین کے واسطے بنی ہے سچ بہی تو ہے کہ رعایا ہندو تہی
جوکہ اونکے نزدیک آدمی یا مخلوق خدا نہ تہی بہ قول امیر خسرو جو دانا و یگانہ عصر تہا -
کہ ہندو زاغ رو زاغ چہرہ زاغ صفت ہین پس زاغون کا مارنا کیا عجیب تہا کافر تو
ہندؤن کا نام تہا جس فارسی مسلمانون کی تاریخ مین دیکہو اسی سبب سے سوائے
عیش و عشرت و خلعت و خطاب امراء و تعریف شہان لوگون سے تحایف و نفایس
و اخذ نذرانہ - ہنود کا لوٹنا اونکی بہو بیٹیون عورتون کا لونڈی غلام بنانا -
مندر و مورتیون کا توڑنا - قتل عام کرنا - لوٹنا - برہمنون کو خراب کرنا - زبردستی
مسلمان کرنا شراب پینا رقص و سرود مین رہنا شکار بادشاہان وغیرہ کے بغیر
اور کچہہ نظر نہین آتا - جبکہ یہہ حال ہو وہان عدل و انصاف و رحم کا کیا ذکر و
بہروسہ - انتظام ملک حدود عملداری عہدونکے فرائض و خدمات کا اونمین ذکر نہین
دیوانی - فوجداری - وغیرہ صیغہ اوسمین موجود نہ تہے تمام معاملات و مقدمات ہر فرقہ و
مذہب کے قاضیون کے فتوے پر (جو بموجب شرع مسلمانون کے ملتے تہے) منحصر تہے
اور قاضیونکا حال ناگفتہ بہ - رشوت اونکو حلال تہی - بقولیکہ قاضی کو مفت کی
شراب حلال چنانچہ تاریخ سندہ مصنفہ محمد معصوم قاضی متغیہ ٹہٹہ عہد جام
سنجر پندرہوین صدی کو دیکہو خود معلوم ہوگا - افغانون کے وقت حکم تہا کہ ہندو
اچہا کپڑا نہ پہنا کرین دستار نہ باندہین - سوار نہ ہودین - سب سے زیادہ سخت
محصول جزیہ تہا جسکے نام سے سب برباد ہوتے تہے - کتب خانہ جلائے گئے عظیم خان
کے عہد مین تمام ہندو کس ظلم و جبر سے مسلمان کئے گئے سو کہہ رام پنڈت

پسر وزیر اس وقت جو دو برس بعد پھر ہندو بنا اور صدہا پنڈتون کو ہندو کیا کس جور و جفا
سے مسلمان کیا گیا تہا۔ عبد اللہ خان کے وقت مین پنڈت بیدہ رام مٹو پیش
اعظم سکنہ رعناواری کسطرح برباد کیا گیا۔ ذو القدر خان نے زن و مرد صغیر
و کبیر خطائیون کے ہاتہ کسطرح فروخت کیے۔ رینچن شاہ نے کوٹہ رانی کو جو حرم راجہ اودیان
دیو تہی کسطرح اپنی بیگم بنا لیا۔ دیوان ہرداس کا کیا حال ہوا۔ چودہری جیش
کے باغ کا کیا حشر ہوا کہ سیف خان کے دلپہ داغ لگا۔ اعتقاد خان کے وقت
کیا کیا بدعت ہوئی اگر کسیکے گہر مین گلاب کا بوٹا ہوتا تہا تو انکی حفاظت کو دو چپراسی
مقرر رہتے تہے جنکو صاحب خانہ کی طرف سے رسد وغیرہ ضروریات دینی پڑتی ہتین جس
سبب سے لوگون نے بوٹے و درخت میوہ دار بہی جلا دئے۔ ممکن نہ تہا کہ کوئی تیرتہہ
یا رسوم مذہبی کر سکتا کہلکہ و مہہ کے خوف سے سوپور کے آگے بڑہنا قضا کے پنجہ مین جانا
تہا۔ علیخان چک نے سمت ۱۶۳۲ب مین راجہ بہادر سنگہ والی کشتوار کی بہتیجی ۱۵۷۸ء
کو کسطرح منگوایا۔ الامان الامان ایسے وقت سے مسلمانون مین صرف اکبر بادشاہ
معہ وزرا کے متعصب نہ تہا پس اون سے مسلمان لوگ ناراض تہے۔ ایران کے بادشاہ
کے خط کے جواب مین جو اکبر نے جواب لکہا اوس سے صاف ثابت ہے کہ شاہ ایران اکبر
کے لاتعصب ہونے سے ناراض تہا۔ فیضی کی تاریخ وفات دیکہو ع سگے از جہان رفت
بحال قبیح خو سال تاریخ خالداً فی النار۔ زین العابدین کو اسیواسطے بت شکن
کہا گیا اور مندر مین دفن کیا گیا۔ ان ہی جور و جفا پانصد سالہ نے کشمیر کو بزدل وہمی
و بے علم و جاہل کر دیا۔ مغلون کو صرف کسیقدر انتظام ملک کی فرصت ملی ورنہ
اورون نے یا بخواہش دولت و مال جہاد و حملات متعصبانہ مذہبی کئے یا آپس مین
ہی لڑتے مرتے اور مذہب اسلام پہیلاتے رہے جسنے دین قبول نہ کیا اوسکو قتل کیا

میر ہزار کے عہد کو دیکھو مندرون کی جگہہ مسجدین و زیارتین بنوا ئین - ایسی پریشانی
مین بندگان خدا کی فریاد قبول ہوئی کہ سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے ہاتہہ
مین یہہ ملک آیا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے - کہ سمت ۱۶۶۵ب مین انگریزون نے دخل سنہ ۱۶۰۶ء
ہندوستان مین پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی سنہ ۱۷۵۶ء
بخواہش تسلط فساد کرتے رہی مگر اونکی کچھہ پیش نہ گئی اودہر فرمانروایان اسلامیان
کے باہمی نفاق و غفلت و فتنہ انگیز باتون و عیاشیون و دیسی رئیسون کی
ناتوانی کے باعث روز بروز اونکی حکومت کو ترقی و وسعت ہوتی گئی - برٹش کلان
مین انگریزون کی بنیاد سلطنت سمت ۱۵۸۵ بکرمی مین ہوئے اور سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین ہندستان سنہ ۱۵۲۸ء
اونہین ملا - یعنی شاہان مغلیہ کے عہد مین انگریزون نے اوّل تجارت ہند شروع سنہ ۱۶۰۰ء
کی اور بسرعت و حکمت ہندوستان پر قابض ہوئے سمت ۱۶۹۶ب مین راجہ شری سنہ ۱۶۳۹ء
رنگ رایل والی وجی نگر واقعہ حاطہ مندراج نے انگریزون کی سرکار کمپنی کو
تعمیر قلعہ کی اجازت دی ہتی - سمت ۱۷۱۸ب مین پرتگیزون نے جزیرہ مبئی بموقعہ شادی سنہ ۱۶۶۱ء
دختر خود بادشاہ انگلستان کو جہیز مین دیا شہر کالی کٹ ضلع ملیبار واقع
حاطہ مندراج مین اول دفعہ جہاز انگریزون کا لنگر انداز ہوا سمت ۱۹۲۳ب مین سنہ ۱۸۷۲ء
ٹیپو سلطان سے انگریزونکا عہد نامہ ہوا سمت ۱۷۴۶ب مین کلکتہ کو انگریزون نے سنہ ۱۶۸۹ء
مستحکم کیا ۸ مارچ سمت ۱۹۰۶ب مین تمام ملک پنجاب رنجیت سنگہ کا قبضہ صاحبان سنہ ۱۸۴۹ء
انگریز مین آیا - ؎

سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب

مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ذات کے سورج بنسی چہتری تہے عرباً اس قوم کے راجپوت
ہی کہلاتے ہین - گلاب نامہ مین انکا شجرہ نسب ایچہوا کو تک اور اوس سے پہلے
برہما تک ملا یا گیا ہے اور یہہ بات دراصل درست ہے کیونکہ ہر ایک شخص یا قوم برہما

کی اولاد ہے۔ مصنف کتاب مذکور نے لکھا ہے کہ راجہ اگنی برن والی اجودہیا کا
بھائی اوسکی گرم مزاجی سے جلکر نو سو برس اور بقول بعضے ۱۸ سو برس قبل از وجود
کلجگ فقیر ہوکر اجمیر مین دریاے گنگ کے کنارے آرہا وہان سے نگرکوٹ
کے راستہ کوہستان ہذا مین آرہا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ بیٹا اوسکا بایو شرب
اوسکا قایممقام ہوا اوسکی چھٹی پشت مین جامبو لوچن ہوا اوسنے راجہ جبند
ہاس والی پنجاب کو لڑکر مارا ایک دن شکار کہیلتے ہوئے (جہان اب جمون آباد
ہے) جنگل کے تالاب پر دیکھا کہ شیر و آہو بالاتفاق پانی پی رہے ہین۔ اوسی جگہہ جمون اپنے
نام پر آباد کیا پھر اوسکا بیٹا پورن کرن بنام راجہ جمبو مشہور ہوا اوسکے
دو بیٹے ہوئے دہرم کرن راجہ جمبو اور دیا کرن جسکو حسب درخواست اعیان
کشمیر کا راج ملا اور ۵ پشت مین اوسکی حکومت کشمیر رہی اسکی پانچوین پشت
مین راجہ شب پرکاش ہوا اوسنے قندہار تک حکومت کی پہر سمت ۴۸
کلجگی مین جوتی پرکاش ہوا سمت ۳۴۵۰ کلجگی مین اوسکا بیٹا رتن پرکاش ہوا
سمت ۱۶۱۵ کلجگی مین اوسکی اکیسوین پشت مین راجہ بلب اوسکی ۲۷ وین پشت مین
۲۹۷ برس بعد راجہ سربہہ لادہر ہوا جسکا بیٹا کرت دہر تہا اسکے عہد مین
روشن شاہ فقیر جسکی قبر گمٹ مین ہے جمون مین پہونچا۔ اس کرت دہر
نے سمت ۲۲ب مین راجہ بکرم پال دہلوی کو مارا۔ ۲۵۹ برس بعد اسکی چھٹی
پشت مین بہوج دیو ہوا اوسکے وقت سمت ۱۰۳۲ بکرمی مطابق ۳۶۵ ہجری کہ سلطان
ناصر الدین سبکتگین پنجاب مین آیا راجہ بہوج دیو راجہ جیپال کی مدد کو
ہمراہ گیا اور مارا گیا اور بیٹے اوتار دیو کو راج ملک دیا۔ اوسنے ۴۲ برس
راج کیا ۲۳ برس راجہ جسدیو نے حکومت کی۔ جسروٹہ اسکا آباد کیا ہوا

۱۰۹۴ء ہے ۱۸ برس سنگرام دیونے سمت ۱۱۵۰ بکرمی مین ۰۷ برس جگدیونے پہر راجہ
برج دیونے سنہ ۱۲۲۱ بکرمی مین تخت نشین ہوکر ۱۵ برس راج کیا ۴۴ برس بعد
چوہتی پشت مین مالدیو پسر جو ہدردیو ہوا یہہ مالدیو بڑا طاقت ور اور زبردست تہا
پرانی منڈی اوسی نے بنائی تہی اسکے عہد مین سنہ ۸۰۱ ہجری مین امیر تیمور گورگان
ترکستان سے ہندوستان کو آیا جس نے ہندو پر سخت ظلم کئے جب جمون مین پہونچا
مالدیو نے شبخون مارکر اوسکی سپاہ کو تباہ کیا ۴۰ برس اوس نے راج کیا اور اوسکی چوہتی
پشت مین ۱۰۲ سال بعد کپور دیو ہوا اسکے عہد مین ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ
دریاے سندہ سے اس پار آیا اس نے ۲۹ برس حکومت کی اسکی ساتوین پشت
مین ۲۰۲ سال بعد گہجی سنگہ کا بیٹا دہرب دیو برادر اندردیو ۲۲ برس
سنہ ۱۷۰۳ء تک حکمران رہا سمت ۱۷۶۰ بکرمی مین مسند نشین ہوا تہا اوسکے چار بیٹے تہے رنجیت دیو
گہنسار دیو - صورت سنگہ - بلونت سنگہ - رنجیت دیو اول کوہ
ترکٹا مین رہا پہر لاہور کے صوبہ دار سے ملنے کو گیا تو وہان ۱۲ سال تک نظر بند
رہا - میان گہنسار دیو اس عرصہ تک جمون مین حکم کرتا رہا پہر رنجیت دیو لاہور سے
نجات پاکر آیا اور جمون کو بزور اپنے تصرف مین لایا اسکے عہد مین بیگم محمد شاہ
کی (جو بسبب غلبہ سکہان شاہ جہان آباد کو بسبب دوراندیشی نہ جاسکے) جمون مین
آئے اوس نے اپنے رہنے کو مکان بنایا جو اب تک بیگم کی حویلی کہلاتی ہے اور اب اوسمین
ایک طرف توپخانہ دوسری طرف طویلہ ہے - رنجیت دیو منصف و عادل تہا اور
راجگان قرب وجوار مثل راجہ اکہنور - دلیت پور - کرمچی جسروٹہ -
بہندرال - بہڈوال - سانبہ - منکوٹ وغیرہ اپنے زیر کرلیا دیگر لوگ
سنہ ۱۷۸۱ء جمون مین آکر جنگی خدمتین دیتے رہے سمت ۱۸۲۸ بکرمی مین رنجیت دیو احمد شاہ

دورانی کے ساتھہ بغرض گرفتاری رجب سکہیون گیا تہا جسپر اوسکو کشمیر مین
ساٹھہ ہزار خروار شالی کی جاگیر ہی ملی تہے جو کہ عہد سکہون مین بند ہوئی - ۵۷ سال
کی عہد حکومت کے بعد رنجیت دیو مرگیا اور پیچہے اوسکے خانہ جنگی و نفاق سے جمون بالکل
کمزور ہوگیا - پنجاب مین سکہونکا بہت زور بڑہ گیا رنجیت دیو کے تین بہائی اور تہے
جنکا شجرہ نسب ضمیمہ مین درج ہوگا - بلونت سنگہ - گہنا دیو - صورت سنگہ صورت سنگہ کے
چار بیٹے تہے موٹا زورآور سنگہ دہولا بہوپا - زورآور سنگہ کا بیٹا
کشور سنگہ تہا اور کشور سنگہ کے تین بیٹے تہے - گلاب سنگہ - دہیان سنگہ
سوچیت سنگہ سمت ۱۸۴۹ بکرمی مین گلاب سنگہ پیدا ہوا - جب باہمی نفاق سنہ ۱۷۹۲ء
و روزمرہ کے مفسدون اور تنگدستی و زوال حکومت سے تنگ آیا - اور سنا کہ شاہ
شجاع جدید فوج بہرتی کر رہا ہے تو نوکری کرنے کو روانہ کابل ہوا اثناء راہ مین
دیوان خوشوقت رائے ملازم سردار نہال سنگہ اٹاری والہ کے پاس
نوکر رہا دو سو روپے معہ ہمراہیون کے اوسکا مشاہرہ مقرر ہوا - پرگنہ مضو کہر مین اوسنے
بہادری کی تو حکما سنگہ چمنی نے اوسکے تذکرات دلاوری مہاراجہ رنجیت سنگہ
کو سنائی مہاراجہ نے معرفت میان موٹا کی اوسکو طلب کیا سمت ۱۸۶۷ بمین وہ اوسکی سنہ ۱۸۱۰ء
حضور مین ہمراہی میان موٹا حاضر ہوا سمت ۱۸۶۹ بمین دہیان سنگہ بہی وہین پہونچا اور سنہ ۱۸۱۲ء
ساٹھہ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا سمت ۱۸۶۸ بمین سردار فتح محمد خان بارکزائی نے سنہ ۱۸۱۱ء
بامداد مہاراجہ رنجیت سنگہ باقرار دینے آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کشمیر فتح کی سمت ۱۸۷۲ سنہ ۱۸۱۵ء
بمین اول دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر پر یورش کی اور گلاب سنگہ کو
ہیول جاگیر مین دیا - امیر چند اوسکا دیوان بنا - پہر قلعہ گہروالہ مین اوسکی
بہادری دیکہہ کر رام گڈہ جاگیر مین دیا پہر یورش ملتان پر حسب ارشاد مورخہ سمت ۱۸۷۴ سنہ ۱۸۱۷ء

بکرمی مقام ریاسی جاگیر دیوان سنگہ کو اونسے تسخیر کیا اور اپنے وزیر زورآور سنگہ
کی سپرد کیا اوسکے بعد دہیان سنگہ کو ڈیہوری ملی سمت ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ سنہ ۱۸۵۹ء
رنجیت سنگہ نے رپورٹ ہوئی کہ جمون والے سوائے واقف واہل برادری
کے کسیکو معاملہ نہین دیتے - اسپر جمون گلاب سنگہ کو اجارہ پر ملا اس موقعہ پر گلاب سنگہ
نے سات سو سوار نوکر رکہہ لئے سمت ۱۸۷۷ ب مین گلاب سنگہ نے معرفت سنہ ۱۸۲۰ء
لکہپت وزیر کشٹوار کے راجہ تیغ سنگہ سے کشٹوار لیا - چونکہ وزیر مذکور
اپنے راجہ سے ناراض تہا اوس نے گلاب سنگہ کو ترغیب دی جو ہین فوج
اوسکی قلعہ ڈوڈے پر پہونچی وہ بہاگ گیا - پہر حسب الحکم مذکورہ ڈوڈہ معہ نواحات
کو فتح کیا - اور میاں ڈیدو ترکٹا پہ مارا گیا - اور راجہ اغر خان مرزبان
راجوڑی کو گرفتار کیا - اس بہانہ سے کہ وہ تخت لاہور کا مخالف تہا -
جب اغر خان اسیر ہوا اور مہاراجہ صاحب اکہنور مین لب دریائے چناب معسکر
بخش ہتے تو گلاب سنگہ کو جمون معہ خطاب راجگی دیکر راج تلک دیا -
سوچیت سنگہ کو بہ خطاب راجگی رام نگر اور دہیان سنگہ کو خطاب راجہ
راجگان

نقل سند یہہ ہے

درین وقت فرخندہ رخت از راہ تفقدات و تلطفات راج تلک چکلہ
جمون کہ از آبا و اجداد ملک موروثی و ملکیت بزرگان او جلدیدار نزل
بُدہ مقرب بارگاہ سلطانی خیرخواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگہ واو جلدیدار
نزل بُدہ مقرب بارگاہ سلطانی میان دہیان سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ
بودہ از خوردسالگی کہ قریب دوازدہ سال عمر مشار الیہان بود کہ در جناب فیضمآب
شرفیابی گردیدہ اند و ہم آبا و اجداد موصی الیہان از قدیم الایام پشت در پشت در بجا

آوری حسن خدمات سنگه صاحب فیاض سرگباشی ابو ایصاحبام میان سنگهی
جیو از صدق دل حاضر مانده بودند وهم هر سه اوجلد بیداران غاشیه عبودیت وفرمانبرداری
وخیرخواهی وخیراندیشی وحاضرباشی بزدوبش جان کشیده دقیقه از دقایق نمک حلالی
وجانفشانی ونوکری فروگذاشت نکرده در هر جنگ ومعرکه مثل افتتاح ملتان
وکشمیر واقتال مفسدان بداندیش آنروی آب دریاے سنده وافواج آمدن
کابل وپشاور وغیره از سرگذشتگی وجان نثاری ومردانگی فرق وتفاوت درمیان
نیاورده لهذا ملک چکله مذکور روجه راجه موصوف نسلاً بعد نسلاً عطا ومرحمت شده
وقشقه راج مذکور از دست مبارک به اوجلدبیدار رزل بُده مقرب بارگاه خیرخواه بلا
اشتباه راجه گلاب سنگه مبرهن فرموده واز راه کمال توجهات ومهربانی وبجا
آوری حسن خدمات سرکار والا قشقه راج ملک بندر الله در وجه اوجلدبیدار رزل
بُده راجه سوچیت سنگه جیو از حضور فیض گنجور عطا ومرحمت شده که حاصلات
آنرا در ما یحتاج خود آورده نسلاً بعد نسلاً میخورده باشند وبخدمات وخیرخواهی
ونمک حلالی سرکار والا سرگرم باشند که بفضل سری اکال پورکهه جیو هرکس که از
خاندان عالیشان سرکار فیض آثار خواهد بود - بموجب همین پروانه حضور انور
بعمل آورده وجهے فرق وتفاوت نخواهد ساخت وهرکس که از پشت راجهاے
ومیان موصوف بوده باشد کمر همت بسته در نوکری وخیرخواهی وفرمانبرداری و
نمک حلالی سرکار فیض آثار حاضر ورجوع باشند لهذا پروانه والا بصیح وپنجه
سنه ۱۸۱۹ء زعفرانی بدست مبارک مزین فرموده عطا شد - تحریر بتاریخ چهارم ماه مارچ سنه ۱۸۷۵
پروانگی حضور
سنه ۱۸۲۳ء سمت ۱۸۸۰ بمین زیر حکم دیوان امرچند قلعه سمرته علاقه بهڈواواقع کوهستان رام نگر

فتح ہوا پھر سمت ۱۸۹۲ ب کو راجہ گلاب سنگہ جنگ سپید و مین شامل ہوئے اور کان سنہ ۱۸۳۵ء
نمک پنڈ داونخان اونکے تفویض ہوئی سمت ۱۸۹۱ ب کو امیر دوست محمد خان والی کابل سنہ ۱۸۳۴ء
پشاور پر چڑھ آیا سردار ہری سنگہ پہلے ہی سے اوسطرف حاکم خود مختار رہتا تہا
اُسوقت ہمراہ راجہ گلاب سنگہ ہی گیا سردار ہری سنگہ نے اس معرکہ مین کار رستم کیا
اور آخر کار وفات پائی - پھر مہاراجہ صاحب جمون مین رونق افروز ہوئے سمت ۱۸۹۶ سنہ ۱۸۳۹ء
ب مین مہاراجہ صاحب سرگباش ہوئے اور کہڑک سنگہ تخت پر بیٹھے اور جیت سنگہ
مارا گیا - باہمی نفاق وخانہ جنگی لاہور مین شروع ہوئی سمت ۱۸۹۶ ب کی ماگہہ مین بدتوری سنہ ۱۸۳۹ء
کنور نونہال سنگہ راجہ صاحب گیاجی کے درشنون کو گئے اور سخت تنازعہ باہمی
بوقوع آیا ماہ ماگہہ سمت ۱۸۹۷ ب مین بحکم بی بی صاحبہ تعلقہ منا ورکا راجہ صاحب کو سنہ ۱۸۴۰ء
جاگیر مین ملا سمت ۱۸۹۸ ب راجہ صاحب نے قلعہ منگلا مائی فتح کیا - اودہر لاہور مین اوسطرح سنہ ۱۸۴۱ء
نفاق وخانہ جنگیون وحق تلفیون وغدر وبکبر وغریب کشی سے زوال سلطنت ہوتا رہا
اودہر راجہ گلاب سنگہ اپنی ریاست کا انتظام وطریقہ وقت کو غنیمت جانکر نباتے رہے
اور تینون بہائیون نے اپنے اپنے سپاہی بہی رکہنے شروع کئے گلاب سنگہ زیادہ تر
جمون مین رہتے اکثر اوقات شامل فوج سکہان ہوتے تہے ان دنون مین جمون مین
لوٹ کہسوٹ کی اسقدر نوبت تہی کہ راہ رو کی پگڑی وٹوپی تک چور لوٹ لیتے تہے - مگر
گلاب سنگہ نے اُسکا تدارک ایسا کیا کہ ملک مین امن ہوگیا اور تمام بدمعاش معدوم ہوگئے
جمون ایک مضبوط ومربوط ریاست بن گئی ڈریو صاحب نے جو اونکو طامع ہونیکا
الزام لگایا ہے گویہہ درست ہے کہ ایک ہری سنگے روپے کو وہ دیکہہ کر اسطرح
جہپٹ پڑتے تہے جیسے کہ چیتا آہو پر مگر اصل مین بسبب خود کمائے ہوئے کے اونکو
زر کی بہت قدر تہی وہ روپیہ لیکر عرض ومعروض اونے اشخاص کی بہی بخلاف

بخلاف زمانہ حال بڑی غور وپرداخت سے سُنتے تہے۔ اور خزانون کو مدفون کراتے
تہے چنانچہ قلعہ سلال وریاسے ورام نگر مین خوب دولت مدفون کرادی تہی -
بے رحمیان اونکی بہی زبردستون وظالمون پہ ہوتی تہین بلکہ اون بیرحمیون کا نتیجہ یہ
تہا کہ میان لوگ وغیرہ راجپوت جو راہزنی وچوری وبغاوت ودختر کشی وغیرہ کے خوگر
تہے راہ راست پر آتے چلے ہتے۔ آپ ہمیشہ داد وفریاد رعایا کو بذات خاص سُنتے
اون کو زمینداروں یا غربا کی لباس سے بو نہ آتی تہی اور طبیعت نہ گہبراتی تہے نہ وہ
انصاف یا اختیار اپنا کسی ہاتہ فروخت کرتے تہے - مقدمات خود بڑی غور سے سوائے
عرائضات وترتیب امثلہ وکارروائی کاغذی کے سُنتے وفیصل کرتے تہے چونکہ
بڑے تجربہ کار ومغ اور فن سپہ گری مین ہوشیار وآزمودہ کار تہے جنگی معاملات مین ہمیشہ
کامیاب واقبال مند رہے ہمایون اور ہمعصرون کی بہ نسبت اصول حکمرانی وزمانہ بینی
وتجربہ کاری مین واقف تہے جب لاہور مین سکہا شاہی ہوگئی اور سب کے سر مین ہوائے
خودسری بہر گئی تو اونہوننے واونکے بہائیون نے عرصہ پندرہ برس مین کوہستان اندرونے
وبیرونی سر کرلئے اوسوقت اون کے پاس فوج کشادہ کسیقدر تہی جو کہ بیگم کی حویلی
مین رہتی تہی اور راجہ دہیان سنگہ نے سات آدمی دلیلئے واسطے سکہلانے قواعد
کے باجازت مہاراجہ صاحب جمون مین بہیجے تہے چونکہ ان سپاہیون نے جو متعدد
یا پچاس سے زیادہ آئینی سپاہی نہتے ہمراہ کشادونکے فتح پر فتح کی تو مناور کی
مضرت پر انکا نام فتح پلٹن رکہا گیا پہر اونہین مین سے دیوی وغیرہ اور پلٹن بنتی گئین
چنانچہ اس فتح پلٹن نے ۳۵ جنگ کئے ہوئے ہین اول دفعہ دیوان کنیا کے ماتحت
اونہون نے مناور کو جو اوسوقت سکہون کے تصرف مین تہا بہر زیر کمان وزیر رتنو-
قادر آباد - پہر دیوان ہری چند کے ماتحت گجرات پہر ہمراہ رتنو متصل

سیالکوٹ سودہرہ کوپڑہ کوپہرلنکا جادہ پہرسروہی کٹوی جانب کوہاٹ پہر
ونکا متصل ہون میانی پہر ہمراہ میان **ارسل سنگہ** مناور مین مرتبہ ثانی
و دیوان ہری چند کے ساتہہ منگلا مائی مین فتح کی اِس فتح مین اون کو کہنہ
بہی انعام مین ملے ہتے - پہر ہمراہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین فوج شہزادون
شیر سنگہ سے لڑے - پہر بہمراہی موصوف الیہ برائے تادیب باغیان قالا
جنرل میان سنگہ کشمیر مین لڑے چلاس مین ہمراہ میان ہٹو و دیوان ہری چند
پہر ہمراہ وزیر زور آورد مان تالاب کو گئے - یہہ وزیر زور آورد کہلور کا باشندہ
ہتا اور ریاسی کا وزیر ہتا بہ کمال جرأت جب اوسنے کوہستان کو زیر کرلیا تو براہ
کشتواڑ وپانگا پاڈر وغیرہ فتوحات کرتا ہوا ہزارہا سپاہیان کث ذوہ جمع قریب
بارہ ہزار کے ہتے اور صرف انہین پچاس آئینی سپاہیون کو ہمراہ لیکر بعد قتل
میان سنگہ لداخ مین پہونچا - اُسنے چرداون سے سُنا ہتا کہ کشتواڑ سے آگے
اور ملک ہے چونکہ کشمیر سکہون کے پاس ہتی اِسلئے براہ زنسکار - لداخ کو روانہ
ہوا - اِسپر راجہ لداخ کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم چڑہ آیا اوسنے اپنی فوج کی
جمعیت بدین خیال کہ دشمن کشمیر کی طرف سے آتا ہے درہ کہلسی مین کی اور لداخ
خالی رہا وزیر زور آورد بلا مزاحمت کسی کے اِسطرف سے لداخ مین داخل ہوا جب
لداخیون کو یہہ خبر ہوئی تو مصلحتاً متابعت وزیر کی قبول کی ذرہ جنگ نہوا مگر
لداخیون نے وزیر کو کہا کہ اسکردو بہی فتح کرو اسپر وزیر مذکور روانہ اسکردو
ہوا - اثناء راہ مین ایک دیہہ کے زمیندارون نے مقابلہ کیا - ایک آدمی ڈوگرون
کا مارا گیا - اِسپر دیہہ مذکور قتل عام کرکے ویران کیا گیا اسوقت اسکردو مین
احمد شاہ راجہ ہتا اوسنے اوسکی آمد سُنتے ہی قلعہ کو مضبوط کرلیا - وزیر

رات کے وقت دریا کو عبور کرکے قلعہ کے نیچے جا پہونچا راجہ خوف سے اوسکے پاس حاضر ہوگیا اوسوقت وزیر نے گرفتار کرلیا اور جرمانہ مانگا مگر اوسنے جرمانہ ندیا اور کہا کہ مین راجہ ہوکر وزیر کو جو ایک راجہ کا نوکر ہے ہرگز جرمانہ ندونگا۔ اسپر اوسکی رہائی عمل مین آئی اور ملک فتح ہوا۔ احمد شاہ وزیر کا مصاحب بنگیا۔ پھر وزیر نے حصورہ پر حملہ کیا وزیر نے بعد حرب و پیکار کے راجہ حصورہ کو قید کرلیا اور قلعہ کو جلا دیا اوسوقت حصورہ مین سکھون کا راج تہا۔ اسپر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ناراضگی سے بموجب ارشاد اپنے مالک راجہ گلاب سنگہ کے وزیر وہان سے واپس پہرا۔ اور راجہ حصورہ کو چہوڑ دیا کچھہ سال وزیر زور آور وہ اسکردو مین رہا لداخیون نے بغاوت کی وہان سے جاکر لداخیون کو دوبارہ زیر و زبر کرکے اوس نے راجہ لداخ کو قید کیا بعد چار پانچ سال کے ایک کمپنی سپاہیان آئینی دو۔ تین توپین اوسکی پاس جمون سے پہونچین پہر تمام ملکیہ لوگون کو لیکر وہ بہ جمعیت پندرہ ہزار سوار و پیادون کے روانہ آیندہ ہوا اور رہ امنازل پر روتک نامی ایک جگہہ پہونچا جو کہ والی لاسہ کی سرحد ہتی وہان کا تہانہ دار سات سو مجہہ لیکر بہاگ گیا۔ زمینداروں نے عندالمقابلہ خفیف شکست پائی اوسی قلعہ سے خیمہ جات قرص۔ نقرہ و پشمینہ بکثرت ہاتہہ لگا ہے آگے مان تالاب کی طرف گیا۔ جہان سرحد نیپال و انگریزی بہی آملی ہے اونہون نے اونکو دہوکے مین رکہکر لاسہ کو اونکی خبر بہیجی بعد ایک ماہہ وعدہ ہے تداف کے لاسہ سے قریب دس ہزار سوار وہان آئے اور اونہون نے اون تمام کو مار ڈالا صرف ۲۵ آدمی جو بہاگ آئے تہے بچے وزیر زور آور بہی وہین مارا گیا۔ جب لداخ مین یہہ خبر پہونچی تو راجہ لداخ کو کیدان موجودہ نے مخلصی دی اونے پہر بغاوت کی اودہر لاسہ والون نے وہین پہونچکر سخت یورش و شورش کی

سنہ ۱۸۴۲ء راجہ لداخ کو قید کرکے لیگئے اور پلٹن پہلوان سنگہ والی گیہرے مین آگئی سمت ۱۸۹۹ بکرمی مین دیوان ہریچند سپہ سالار و راجہ گلاب سنگہ خود باطلاع لاہور کشمیر مین پہونچے دیوان ہری چند و وزیر رتنو ان روانہ لداخ ہوئے راجہ گلاب سنگہ کشمیر کے نسیم باغ مین مخیم ہوئے چہہ ہزار جوان مرد روانہ لداخ کئے۔ شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر نے پندرہ روز تک فوج کے واسطے اسباب مطلوبہ مہیا کرکے قریب دس ہزار کے مزدور ہمراہ دیئے پہر مہاراجہ صاحب نے چار ہزار آدمی واسطے مدد کمک کے اور مقرر کئے اودہر لداخ سے آگے مقام اچھر گنڈ مین طرفین کا مقابلہ ہوا دشمن نے درمیان میدان کے لب آب مورچہ بندی کرلی ہتی اول دفعہ بار دو لیکر دشمن نے اوسمین آگ لگاکر اوہر کا بہت نقصان کیا۔ پہر ایک سپاہی کی مفید رای نے باوری کی پانی آگے سے بند کیا گیا جب پانی مورچون کے برابر پہونچا دشمن گہبرا گئے اور پیغام صلح کا دیا کچہ لوگ اون کے مارے گئے کچہہ گرفتار ہوئے راجہ لداخ کا چہوڑا گیا جسکے لداخ مین پہونچتے ہی لداخیون نے نہایت خوش ہوکر بہ تقریب سیار کبادی چراغان کیا اور قبل از پہونچنے کمک مذکورہ بالا کے دیوان ہریچند نے منصور ہوکر بخشی جہنجوٹ و کرن شاہ سرداران لشکر چین کو چار سو آدمیون کے ساتہہ قید کرکے نسیم باغ مین بہیجا اون سب کو راجہ صاحب نے شاد ہوکے آزاد کردیا اور ماہ
سنہ ۱۸۴۲ء مگہر سمت ۱۸۹۹ ب مین رونق بخش جمون ہوئے اس غنیمت مین سے فوج چین کا ایک نشان بہی ہاتہہ لگا تہا جو کہ تبرکاً اب تک فتح پلٹن مین بہ معہ نشان دستیاب شدہ کشمیر کے موجود ہے اس موقعہ پر جو عہد نامہ لداخ کا ہوا تہا نقل اوسکی یہہ ہے

نقل عہد نامہ لداخ

سنہ ۱۸۹۹ء چون درین زمان فرخندہ عنوان بتاریخ دوم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ بکرمی مابان فہران

لاسہ - یکے کاون - سوکان والا - دوم بخشی میچو افسر افواج خاقان
چین و از طرف سری مہاراجہ صاحب مہاراجہ راجگان و راجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی دو
افسر یکے صاحب مختار الدولہ دیوان ہری چند دوم وزارت پناہ وزیر رتنو در
مجلس صلح عہد و پیمان باتفاق ہمدیگر نشستہ و طریق سررشتۂ دوستی و واحد
خانگی بصفائی باطنی جانبین و اقسام قسمہائے تو نحق صاحب یاد کردہ چنین قرار دادہ
مقرر شدہ کہ رابطہ صلح و صلاح و احد خانگی سری مہاراجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی و
خاقان چین و لاسہ گورو صاحب لاسہ والا از روی صفائی باطنی ابتدا سے
حال تا ابد الدہر مستحکم و مربوط خواہد بود بحضور تو نحق صاحب بوجہ من الوجوہ عدول و فرق
و قصور نخواہد شد و آنچہ کہ حد و حدود ملک لداخ بمعہ اطراف قدیم الایام مقرر
ہست ہمراہ آن گاہے واسطہ و غرض اصلا مطلقاً بنہت و نخواہم کرد اجرائے پشمینہ
شال و چاء بموجب آئین قدیم سال بسال از راہ لداخ خواہم ساخت و اگر کسے از مخالفان
سری راجہ صاحب بہادر در اطراف ملکہا سے مایان وارد شود سخن ہاسے مخالفان مذکور
را پذیرائی گوش نشاید الیہ را در ملک خود جا سے مید ہم - آنکہ سوداگران لداخ در اطراف ہا
ماسے آیندہ آنہا را مزاحمت نخواہد شد و اینکہ در صدر قرارداد یکلی و دوستی و واحد
خانگی و مقرر حد و حدود ملک لداخ و جاری گزاشتن راہ پشم و شال و چاء نوشتہ
دادہ ایم سر مو خلاف نمی سازم ہمراہ این عہد و قول تو نحق صاحب و قاطری
ولپسی و چوہ و میاں خوشحال چوہ گواہ اند - تحریر عہد نامہ دویم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ سنہ ۱۸۴۲ء
او دہر سکھوں میں وہ تنازعہ باہمی ہوتا رہا ادہر یہ انتظام شایان و طریق سلطنت
بن گیا - سوچیت سنگھ کے مرنے سے رام نگر بھی جموں سے ملگیا - سلطان خان
والی راجوڑی بھی قید کرکے اندھا کیا گیا صرف کشمیر باقی رہ گیا - اور زمستان

سنہ ۱۸۳۵ع سمت ۱۸۹۲ ب اوسکے حصول کے فکر مین گذر گیا - پہر یورش فوج ناگہان جمون پر ہوئی اُسوقت سے راجہ گلاب سنگہ نے سر ہنری لارنس صاحب بہادر سے خط وکتابت شروع کردی اور دولت انگلشیہ سے ملگئے - سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے پنجاب کی سرحد کو مضبوط کرنے اور وسط ایشیا کے درمیان استحکام رہنے کے خیال اور پنجاب مین نئی حکومت ہونے اور کشمیر کی خوبیون سے ناواقف ہونے کے باعث کشمیر کا راجہ صاحب کو دیدینا مصلحتِ ملکی سمجھا انگریزون وسکھون مین جنگکی سرحد اوسوقت دریاے ستلج ہتی جنگ ہُوا - اوسوقت راجہ گلاب سنگہ سکھون سے علیحدہ ہوگیا اور سکھون کو اپنی فوج سے امداد نہ دی جیساکہ وہ اپنے ولنعمت کی زندگانی مین کرتا بلکہ اپنا زور بڑہاتا گیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مرگباش ہوئے کو اوسوقت ۶ برس گذر گئے ہتے اور میان سوچیت سنگہ وغیرہ کام آچکے تہے جنگ سوبراوان کی فتح کے بعد ثالث بالخیر بنکر درمیان آگیا نتیجہ یہہ

سنہ ۱۸۱۹ع نکلا کہ کشمیر جو سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین سکھون نے افغانون سے لی ہتی راجہ گلاب سنگہ

سنہ ۱۸۴۶ع کو بازدیا و خطاب مہاراجہ سمت ۱۹۰۳ بکرمی مین انگریزون کی طرف سے فتح لاہور کے باعث باخذ نذرانہ ۷۵ لاکہہ روپیہ کے بموجب عہدنامہ ذیل دیا گیا -

نقل عہدنامہ کشمیر

عہدنامہ ہذا فیمابین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر و سرکار مہاراجہ گلاب سنگہ رئیس جمون بواسطہ سر فریدرک کری بارنٹ صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب بہادر کہ سفارتاً بصاحبان ممدوح اختیار کُل در ینباب از طرف نواب مستطاب معلے القاب آنریبل سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر جی سی بی گورنر جنرل کہ یکے از مشیران خاص حضور فیض معمور ملکہ

معظم رفیع الدرجہ انگلستان خلد اللہ ملکہ و از طرف سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر
بنا بر انتظام و سرانجام تمامی امور جزو کل ہندوستان مامور اند حاصل شد
و اصالتاً مہاراجہ گلاب سنگہ بدفعات تکمیل یافتہ

دفعہ اول سرکار انگلشیہ دیار کشمیر و ہزارہ و جمیع ملک کوہستانی کہ جانبین دریاے
راوی و سندہ و جانب ہزارہ واقعہ اند بمعہ متعلق آن کوہستان واقعہ جانب
شرق دریاے سندہ و جانب مغرب دریاے راوی معہ علاقہ چمبہ سوائے
لاہول منجملہ سرکار لاہور کہ بسرکار انگلشیہ از روے دفعہ چہارم عہد نامہ مرقوم
نہم ماہ مارچ ۱۸۴۶ء تفویض و تسلیم ساختہ اند بمہاراجہ گلاب سنگہ نسلاً
بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً براے اولاد ذکور صلبی نشان برآ دوام باختیار مستقل
عطا نمودند

دفعہ دوم۔ حدود شرقی علاقجات کہ بموجب دفعہ اول این عہد نامہ بمہاراجہ
گلاب سنگہ مفوض شدہ بہ تجویز ایلچیاے کہ از طرف سرکار انگلشیہ بمہاراجہ گلاب سنگہ
مقرر خواہد شد تعین و تشخیص خواہد یافت و بعد ملاحظہ مندرجہ اقرار نامہ علیحدہ خواہد شد

دفعہ سوم مہاراجہ گلاب سنگہ بعوض عطا شدن ملک مندرجہ دفعات مذکور العقد
بہ مہاراجہ موصوف مبلغ ہفتاد و پنج لکھہ روپیہ سکہ نانک شاہی بسرکار انگلشیہ یک
مرتبہ خواہد داد یعنی پنجاہ لکھہ روپیہ بروقت حسن انعقاد یافتن عہد نامہ ہذا و بست و پنج
لکھہ روپیہ اندرون ششماہ از تاریخ ہذا

دفعہ چہارم حدود ملک مہاراجہ گلاب سنگہ بلا استرضاء سرکار انگلشیہ
گاہے تبدیل و تغیر نخواہد یافت

دفعہ پنجم احیاناً اگر قضیا بین مہاراجہ گلاب سنگہ و سرکار لاہور یا دیگر کدام

بکار قریب و جوار علاقه مهاراجه صاحب موصوف نزع و تکرار رود هد - مهاراجه صاحب
موصوف اقرار مے نمایند که نزع مذکوره را پیش عالی سرکار کمپنی انگریز بهادر رجوع
خواهد ساخت و عالی ممدوح هرچه از روئے ثالثی رفع و انفصال خواهد نمود -
مهاراجه صاحب موصوف آنرا بطوع و رغبت قبول و منظور خواهد داشت

دفعه ششم مهاراجه گلاب سنگه خود و از طرف اولاد خود اقرار مے نمایند که
هرگاه فوج ظفر موج انگریزیه در ملک کوهستانی و یا ملکیکه ملحق علاقجات مهاراجه
صاحب موصوف باشد مامور و متعین گردد - مهاراجه صاحب معه کُل فوج خود عند
الطلب شامل فوج انگریزی خواهد شد

دفعه هفتم مهاراجه صاحب اقرار مے نمایند که بدون استرضاء و استجازت
عالی سرکار کمپنی بهادر کسے از مردمان ولایت انگلستان را یا دیگر مردم فرنگ و از
متوطنان امریکه ملازم و نوکر نخواهد داشت

دفعه هشتم - مهاراجه گلاب سنگه اقرار مینمایند که شرائط دفعات پنجم و ششم
و هفتم اقرارنامه فیمابین که سرکار انگلشیه و دربار لاهور مورخه یازدهم ماه
مارچ سنه ۱۸۴۶ع زیب توثیق یافته دربارهٔ ملکے که مفوض مهاراجه موصوف شده ملحوظ سنه ۱۹۰۳ ب
خواهد داشت

دفعه نهم سرکار انگلشیه اعتراف مینمایند که امداد مهاراجه گلاب سنگه در حفاظت اراضی
و ملک مهاراجه موصوف از دشمنان بیرونی خواهند کرد

دفعه دهم مهاراجه گلاب سنگه اقرار مے نمایند که بنظر بر علو و عظمت و اقتدار سرکار
انگریزی سال بسال یکراس اسپ و دوازده شال بز پشمین قسم اعلے شش نر
و شش ماده باشد و زوج دو شاله کشمیر بطریق نذرانه بسرکار انگلشیه خواهد رسانید

این عہد نامہ مشتملبر دہ دفعہ بمہر و دستخط فریڈرک کری صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب
بہادر سفارتاً از جناب نواب مستطاب معلے القاب رابرٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنگ
جی سی - بی - گورنر جنرل بہادر و اصالتاً از جانب مہاراجہ گلاب سنگہ بعد
تکمیل مزین گردید - فقط آخر ماہ بھاکہہ سمت ۱۹۰۳ ب مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۴۶ء
وزیر لکہپت کو دستوری کشمیر دی اور ۲۶ ساون کو رتو ہی کیقدر لشکر لیکر پہونچا
اور میدان مایسمہ مین اقامت ڈالی - شیخ امام الدین نے خالی کرنے قلعہ
شیر گڈہی مین دیر لگی کی - دہ بہادرون کو ڈوگرون کی فوج مین شبخون مارکر گولہ باری
کی تمام رات جنگ ہوتا رہا بہت لوگ مارے گئے وزیر لکہپت بھی کام آیا وزیر زند
بہ بہانہ حفاظت کوہ ماران قلعہ ہاری پربت کو گیا فوج امام الدین نے چالیس
روز تک قلعہ کا محاصرہ کرکے معرکہ آرائی کی رعایا برایا بجور و جفاے لشکریان بہت
تنگ ہوئے فرقہ بمبہ و کہکہ خصوصاً رحمت اللہ خان بچہ زبردست خان
وغیرہ نے حسب عادت طبقہ ہنود کو لوٹا اور مارا جتے کہ اونکے ظلم سے بہت
لوگ جلا وطن ہوئے - بمبہ وکہکون نے پرگنہ کروہن وکہوئی ہامہ وکامراج
کا محصول ربیعہ لوٹ لیا باشندون کو سخت رنج و الم پہونچایا بعدہٗ بحکم
کرنیل لارنس صاحب بہادر تمام فتنہ گر لوگ گرفتار ہوئے - وکلا و فوج خالصہ
بمبہ کروگی شیر سنگہ تہتہ کی راہ سے روانہ ہوئے شیخ امام الدین لاہور کو چلا گیا
اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب سمت ۱۹۰۳ ب مین رونق افروز کشمیر ہوئے اور سنہ ۱۸۴۶ء
کرنل لارنس صاحب لاہور مین ۳ مگہر کو پہونچے - قوم بمبہ جو اپنے کردار ناہنجار سے
لرزان ہو رہی تہی مہاراجہ صاحب نے قصور اونکا معاف کیا فراست و کیاست
سے امور ملکی و مالیکو سر انجام دیتے رہے - صاحبان سپاہیان کی نمود قواعد

سنہ ۱۸۴۷ع بہی بجوبی کی لب دریا شیر گڈہی مین مسند رگدا وہر جی ہوا یا سمت ۱۹۰۴ ب مین نتہی خان
تہانہ دار گلگت سے بہی (جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم تہا) مہاراجہ گلاب سنگہ
سنہ ۱۸۴۹ع کی نوکری کرکے گلگت لینے کو گیا تہا - ماہ کاتک سمت ۱۹۰۶ ب مین بعزم ملاقات نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر جمون کی طرف معاودت کر گئے اونہین دنو مین شہزادہ دلیپ سنگہ
بعمر نابالغی بہمراہی چند فتنہ انگیزون کے لاہور سے ہندوستان کو روانہ کیے گئے
اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا دیوی مین برعایت راجہ جواہر سنگہ (جسکا
وہ ملازم تہا) مقابلہ کیا تہا قید کیا گیا اور معہ پسر دادان کوہ جمون نکالے گئے

سنہ ۱۸۴۹ع سمت ۱۹۰۶ ب مین جب مہاراجہ صاحب کو اسطرحسے کشمیر مل چکی ہتی حسب ترغیب وڈو
چہینور و خیرانو دہقان وغیرہ راجہ جواہر سنگہ جبروٹہ وغیرہ ملک کا مدار دعوٰی
ہوا اور مولوی مظہر علی بذریعہ عبداللہ خان افغان یہی اوس سے ملا - اور
اقرار کیا کہ نصف ملک انگریزون سے اوسکو دلادیگا - اسپر جواہر سنگہ نے اوسکا
ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا - پہر سوات کی طرف سے وہ فوج لانے لگا جس
سبب سے بحکم صاحبان انگریز اسیر ہوا - جواہر سنگہ ہمراہ سردار نہال سنگہ
چہاچہی برسلہ لارنس صاحب بہادر لاہور کو گیا انہین دنو مین مہاراجہ صاحب نے
جہبال پر لشکرکشی کی ہوئی ہتی - ہرچند قلعہ تہرد جی و تہر د کہناہ دکرنیل
بہی سنگہ قلعہ منگلا کو گیا ہوا تہا جسکو اونہون نے فتح کیا - لارنس صاحب نے
جواہر سنگہ کو جواب دیدیا وہ گجرات کو گیا اور حکومت اوسکی برطرف ہوئی - اسیطرح
پہر وہ جابجا پہرتا رہا اور آخر بہت مدت کی سعی کے بعد ابتدا مین داغ حسرت لیکر راہی ملک
بقا ہوا اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا مائی مین بپاس ملازمت راجہ جواہر سنگہ
مقابلہ کیا تہا اور معہ پسر دادان کوہستان جمون نکالے گئے۔

۲۵ جیٹھ سمت ۱۹۰۷ب مین میان رنبیر سنگھ ولیعہد سلطنت یہان تشریف لائے اونہون نے امیرا کدل سے منشی باغ تک لب دریا صاحبان سیاحان کے واسطے بہت سی کوٹھیان بنوائین اور ماہ کتک مین جمون کی دستوری پائی سنہ ۱۸۵۰ء

سمت ۱۹ ب مین چلاس والون نے غارت گری شروع کی - یہہ چلاسی یا دردلوگ جو دیامیر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین درہ استوا مین لوٹ کہسوٹ کرتے رہے باشندونکو غلام بنا کر لیجاتے رہے - بسبب سرما سرزنش اونکی بہار پر ملتوی رکہی گئی - سنہ ۱۸۵۰ء

آغاز سمت ۱۹۰۸ب مین بسرکردگی دیوان ہری چند وزیر آور و رود دیالن ٹہو و کرنل بجی سنگھ و کرنل جواہر و بوچن سنگھ و دیوان ٹہاکر داس فوج بہیجی جب یہہ مہم چلاس مین پہونچی چلاسیون نے اس معرکہ مین بڑی بہادری کی رات کو مرد اور دن کو اونکی عورتین لڑتی رہین اور بندوقین چلاتی رہین - فوج بسبب کمیابی غلہ و محاصرہ و قلت آزوقہ سے تنگ آگئی - فوج دیوی سنگھ والی کا جو مقام ننگل سنگھ مین بند ہوگئی تہی دشمنون نے شبخون مار کر کام تمام کر دیا - دیوی سنگھ جانڈی والا بعد مشکل بچا ۵ اسو آدمی اس معرکہ مین مارے گئے - کیدان گیگرا بہی مارا گیا دبجی سنگھ مجروح ہوا اور حملہ لشکر کا ٹوٹ گیا سنہ ۱۸۵۱ء

سمت ۱۹۱۳ مین مہاراجہ صاحب پہر رونق افروز کشمیر ہوئے - قدیمی راجہ گلگت کے آخر مین ترکی کہلانے لگے - اول ہی سلیمان شاہ فرمانروائے یاسین نے محمد خان سے گلگت کو فتح کیا پہر آزاد خان فرمانروائے پونیال نے سلیمان شاہ کو مار کر خود راج کیا پہر طیر شاہ فرمانروائے نگر نے آزاد خان کو مار کر راہ عدم لی اور بیٹا اوسکا شاہ سکندر تخت نشین ہوا اوسکے بعد گورر حمان یاسین والی نے گلگت کو فتح کیا اور سکندر کو مارا پہر کریم خان برادر شاہ سکندر مقتول نے بامداد فوج سکہان گورر حمان کو گلگت سے

نکالا سمت ۱۸۹۹ ب سے گلگت کشمیر کی تابع ہوگیا - گور رحمان ملک امام فرمانروا ے یاسین ۱۸۴۲ع
کا فرزند اکبر تہا یہہ شخص بڑا ظالم و ظلم اور بہادر تہا - ملک امان اور میرولی - پہلوان بہادر
و میر غازی اسکے چار بیٹے تہے - سمت ۱۸۹۹ مین کرنیل نہتو شاہ نے گور رحمان کو ۱۸۴۲ع
شکست دی گور رحمان پونیال کو بہاگا - پہر متہرا داس حاکم کشمیر کو جو نتہے شاہ کی مدد کو
گیا تہا اوس نے بہ نقصان عظیم پس پا کیا جب پہر متہرا داس کشمیر کو چلا آیا مگر نہتو شاہ
بہادر وہین رہا اور یہہ قرار پایا کہ گلگت سکہون کے پاس ہے اور گور رحمان نے اپنی بیٹی
نتہے شاہ کو دی - اسیطرحسے گور رحمان اور راجہ عزخان والی ہوترا اور راجہ نگر نے اپنی اپنی
لڑکی نتہے شاہ کو دی اور باہم صلح ہوگئی - پہر نتہے شاہ ایک تہانہ دار کو بمعہ کریم خان کے
گلگت مین چہوڑکر براہ سرینگر پنجاب کو گیا سمت ۱۹۰۱ ب مین بوقت تنزل سکہان نہتو شاہ ۱۸۴۷ع
نے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی نوکری کر لی اور مہاراجہ موصوف کی طرف سے گلگت
لینے کو بہیجا گیا اسی سال مین راجہ ہونزا نے سرحد گلگت پر یورش کی اور ۵ دیہات کو
لوٹ لیا سبب اوسکا یہ قرار دیا کہ نہتو شاہ دو فرنگیون کو گلگت مین کیون لایا اس
موقع پر نتہے شاہ اور کریم خان دونو مارے گئے گور رحمان جو اوس وقت پونیال اور یاسین کا
حاکم تہا بمعہ باشندگان ولیل گلگت پہ قابض ہوا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
دو کالم فوج ایک حصورہ سے دوسری بلتستان سے بہیجی تہوڑے سے جنگ مین امن
ہوکر سابق دستور عمل ہوگیا چند برس کے بعد پہر جہگڑا اوٹہا سمت ۱۹۰۸ ب مین سنت سنگہ ۱۸۵۱ع
قلعہ گلگت کا تہانہ دار تہا اور بہوپ سنگہ کمانیر استور بہمراہی بارہ سو آدمیون کے
جو نیلا و ناریہ گذرا تو کیا دیکہتا ہے کہ دار دون نے حسب ترغیب اکبر خان والی کابل
تمام راستے مسدود اور بند کر دیے ہین اور گلگت دریا کی دوسری طرف ہونزہ کے
گولہ باری کیے تے ہین داردون نے بہوپ سنگہ کو چند روز تک بہ فریب پر آب دوانہ

رکہکر آخر اوسکا گیارہ سو آدمی مار دیا اور دو سو غلام بنا لیئے صرف ایک عورت گورکہا پلٹن سنہ ۱۸۴۲ء
مین سے دریا مین کودکر بذریعہ ایک گادکے بواجی مین بہو پنچے اوسوقت مین سمت ۱۹۰۹
ہوگیا تہا اس موقع پر گور رحمان وہان نہ تہا اوسکے بیٹے اور بہائی تہے۔ ناوپورہ کی
فوج کا بہی یہی حال ہوا۔ غرض وہنے کنارہ سندہ کا داروستان اوسوقت مہاراجہ
صاحب کے ہاتہ سے نکل گیا اور فوج بواجی مین رہی۔ پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب سنہ ۱۸۵۶ء
نے سمت ۱۹۱۱ ب مین جنرل دیوی سنگہ کے ماتحت فوج بہیجی اوسوقت گور رحمان مرگیا اور
اوسکے آدمیون نے تہوڑے سے مقابلہ کے بعد شکست پائی اور گلگت پہر شامل جمون وکشمیر
ہوگیا۔ جنرل دیوی سنگہ یاسین تک گیا اور آخر واپس آیا یاسین مین عظمت شاہ فرزند
سلیمان شاہ کو تخت پر بہٹلایا۔ آخر ملک امان یاسین مین مسندنشین ہوا۔ راجہ
عیسیٰ باگڈر پیال معروف بہ پونیل اور راشکومن پر قابض ہوکر مہاراجہ صاحب کے
ماتحت رہا۔ ۹ ساون سمت ۱۹۱۱ ب مین ڈیرہ برس کے بعد مہاراجہ صاحب پہر جلوہ افروز سنہ ۱۸۵۳ء
کشمیر ہوئے سوا برس تک انتظام ملک کرکے ۹ مگہر سمت ۱۹ ب کو براہ میرپور جمون کو سنہ ۱۸۴۸ء
تشریف لے گئے اور راجہ موتی سنگہ صاحب کو مسندنشین حکومت کشمیر اور وزیر
پنون کو فرسش نیابت پر بہٹلایا اس مہینے مین بارش برف وہوا سے سردی
شالی مین خامی رہی۔ اور ۱۴ ماہ پوہ کو رات کے وقت ناگہان شیرگڈہی مین آگ
لگی بہت مال واسباب توشہخانہ اور اکثر عمارات سرکاری اور محاسبات معاملات دفتر
جل گئے جسپر تحقیق کرنے اشیاء ضایع شدہ کے واسطے دیوان کرپارام صاحب جمون سے
مقرر ہوکر ماہ ماگہ مین آئے اور دریافت ہوا کہ ۶ ۲ لاکہہ روپیہ جسکو آگ نے گلادیا تہا
اوسمین سے صرف پانسو روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ پہر دیوان موصوف ۲۰ ماہ ماگہہ کو
واپس چلے گئے۔ آٹہوین ماہ پہاگن کو جمون مین میان رنبیر سنگہ صاحب ولیعہد

پہنچ تلک دیا گیا - اور دیوان کرپارام صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی اور وزیر شب برن
سنہ ۱۸۵۶ع وزیر تہا - ۶ ماہ جیٹہہ سمت ۱۹۱۳ب طرف ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ انگلستان
جان انگلس صاحب بہادر بندی مرصع بجواہر لوے شاہوار وطمانچہ وشمشیر و
زین طلا وخلعت گران بہالیکر تہنیت کے واسطے جمون مین آئے - ۱۲ ہاڑ کو
براہ کہوئی ناما گلگت کو فوج روانہ کی گئی ۱۹ ماہ ساون کو وہان پہونچ گئے -
گوہر امان نے یہہ سنکر قلعہ مین پناہ لی مگر فوج نے اوس قلعہ کو گراکر مکانات کو جلا
دیا اسکے بعد شیر گڈہی تعمیر ہوئی اور مندر رگہناتہہ جی طلائی کیا گیا - نوروز سے
پانچ روز بعد سمت ۱۹۱۴ب مین مہاراجہ صاحب بہادر سات روز بیمار رہکر کشمیر مین گیارہ
سنہ ۱۸۵۷ع برس کی عہد حکومت کشمیر کے بعد سرگباش ہوئے - یہہ والی شیر دل نہایت کفایت
شعار عاقبت اندیش ظلم کاہ وظالم کش تہے جمون کے پاس پرمنڈل انہون نے بنوایا
دیوان جوالا سہاے صاحب اِنکے دستور اعظم مدار المہام جزو کل وحاکم اعلےٰ جمون تہے - عہد
ملازمت سے اول انکا باپ اور پہر یہہ برابر اونکے خدمت مین رہے اونہون نے انکی
بڑی خدمتین کی تہین - پنڈت راجہ کاک درجو افسر داغ شال تہا اکثر مغرور رہتا
سنہ ۱۸۵۳ع تہا اوسکا تکبر توڑنے کو حضور ممدوح نے سمت ۱۹۱۰ب مین اسّی ہزار روپیہ جرمانہ لیا
چاہ کن راچاہ درپیش اس شخص نے بہ غرض اظہار خیر خواہی لوگون کے جاگیرات ودم
ارتہہ ضبط کرادی تہے - مگر مہاراجہ صاحب چونکہ بڑے دوراندیش تہے ساتہہ ہی اوسکے
جاگیر بہی تقریباً بحکمت عملی ضبط کی - اور پہر عزت بخشی - اِسکے وقت مین تیرہ
لاکہہ روپیہ داغ شال کا صرف داخل خزانہ عامرہ ہوتا تہا - اور اس سے زیادہ اسکو گہر
وملک مین پہیلتا تہا - یہہ شخص نام آور ہونے کے لئے پردیسیون اور سادہون و
سپاہیون کے ساتہہ بہ فیاضی پیش آتا تہا اور کسیکو نہ مانتا تہا اور اہل وطن کی جاگیرین

ضبط کرانے سے اونہین بدنام ہتا یہہ اقتدار او سکوبت سے حاصل ہُوا - جبسے او سنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو متصرف کشمیر ہونیکی ترغیب دی ہتی - انتقال مہاراجہ صاحب بوقت سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب جمون مین ستہے - وہان سے ڈاک کے وزریعہ چار روز مین یہان پہونچے اور مہاراجہ صاحب کے سنسکار مین مشغول ہوئے ارتہی اوٹھنے کے وقت قریب ایک لاکہ مرد وزن ہمراہ ہتے اور ایک سخت زلزلہ محسوس ہُوا مہاراجہ گلاب سنگہ نے حکم محکم سے امور جہان بانیکو مستحکم کیا - سچ ہے جسکا حکم سُست ہُوا اوسکا بندوبست درست نہین ہر ایک و لونہین انکی مہابت و خوف طاری ہتا غرور و قار و تحمل اونکی مزاج مین ہتا رہزن و چوروں کا زہرہ اونکی شمشیر حفاظت سے پانی ہوگیا ہتا چور اپنا جی چراتے پہرتے تہے - اور رسم ستی و دختر کشی اُنہون نے اپنے کوہستان جمون سے دور کردی ہے

سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر

چودہ روز بعد وفات مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر اونہین کے سوم فرزند ارجمند زینت بخش مسند شاہی کشمیر ہوئے - یہہ مہاراجہ صاحب خورد سالی مین ہی بزرگ حوصلہ اور اقبالمند تہے انکے چہرہ نورانی سے شہادت شاہی ٹپکتے تہے - کہتے ہین کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ جمون مین آئے اور مہاراجہ آنجہانی نے اونکو پیش کیا تو مہاراجہ موصوف نے اونکو پہلوے خاص مین بٹہلا کر فرمایا کہ یہہ بڑے صاحب اقبال ہونگے - چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ انکے بڑے دونون بہائی میان سوہن سنگہ و میان اودہم سنگہ کا زمانہ سکہان مین کام آئے اور نوبت ولیعہدی کی اپنر پہونچی - اور بتدریج ان کی ہمت نیہان

واقبال خسروانہ وعقل رسا کو دیکھہ کر مہاراجہ سرگباشی نے اپنی زندگانی مین ہی ان کو راج تلک و دیگر امور جہانداری اونکو سپرد کیئے تہے جنکو اونہون نے بڑی معدلت پژوہی و دقیقہ سنجی سے انجام دیا۔ علوم جہانبانی تمام و کمال ذہین موجود تہے۔ سب سے اول اونہون نے اپنے محسن صاحبان انگریزیہ کی متابعت وعقیدہ مین اپنا فرض اعظم سمجہا نرم و عزم وعبادت و عدالت مین اونکی خیر اندیشی کا خیال رکہا جو صاحب اونکی قلمرو مین آیا اوسکے لئے سامان مہمان نوازی بہم پہونچایا اور اونکی خاطر و تواضع کو اپنا فخر و اعزاز سمجہا گو کسی صاحب نے کسیطرحکا سلوک کیا ہو۔ کشمیر مین اون کی مدارات کے لئے ایک افسر خاص اسی کام کو مقرر فرمایا۔ ایک معتمد اعلےٰ حاضر باش بحضور نواب گورنر جنرل ایک وکیل حاضر باش آفسر آن سپیشل ڈیوٹی کشمیر مقرر کیا جہان جہان سرحد انگریزی سے ملک ملا ہوا ہے اونکے تمام اضلاع مین وکیل مامور کئے۔ وکیل انگریزی حاضر باش دربار جمون کی خاطر ہر طرح ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب بہادر کے ساتہ اوسکی مرتبت کے موافق تواضع دوستانہ عمل مین آتی ہے حضور قیصر ہند داونکے ممبران خاندان شاہی و گورنران و معتمران کو اونہین کے مطابق سمجہا جاتا ہے۔ کشمیر و گلگت و لداخ و جمون وغیرہ مقامات خاص مین اون کی فرودگاہ کے لئے عالیشان کوٹہیان و بارکین و باغات و راستون مین ڈاک بنگلہ مخصوص اونہین کے لئے بنوائی ہین علاوہ ایک اہلکار صغیر و کبیر کے نام تاکیدی احکامات اون کی حفاظت جان و مال و خاطر و تواضع کے لئے برابر جاری رہتے ہین۔ گورنمنٹ کے سود و فواید مین اپنا بہلا و نقصان مین اپنا نقصان مانا جاتا ہے جسکے ساتہ اونکی فوج جنگ آزما ہو۔ انکی سپاہ جلادت پناہ شرکت مین جزم رہتی ہے۔ دہلی کے غدر و کافان کے کارزار مین فوج انکی نے وہ جانفشانی کی جنکے معاوضہ مین اونکو تمغہ عطا ہوئے۔ کابل کے فساد و سمت ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ و مصر کے ہنگامہ سمت ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ مین حضور ممدوح نے اپنی فوج

۱۸۷۹ و ۱۸۸۰ء
۱۸۸۲ء

ظفر موج کو تیار کیا جسکے عوض حضور انور کا شکریہ ادا ہوا - ہر ایک دربار منعقدہ علاقجات انگریزی
۱۸۶۹ع مین بہ عقیدت دلی و ارادت قلبی شریک ہوئے و اعزاز پایا سمت ۱۹۲۶ب کے مشن
فورسایتھہ صاحب کو جو یارقند کو گیا تہا اونکی باربرداری و رسد رسانی مین امداد کافی
دی - حضور شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان و ہندوستان کی تقریب سے
جمون مین خاص اونکی فرودگاہ کے لئے ایوان عظیم الشان بہ صرف زر کثیر عرصہ قلیل
مین موسوم بہ عجایب گہر بنواکر اوسکو بشان و شوکت شاہانہ و جاہ و حشم خسروانہ آراستہ
۱۸۷۵ع و پیراستہ کیا سمت ۱۹۳۲ب مین اونکی ملاقات کے واسطے بخلوص و جلوس دار السلطنت
کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اور دربار دہلی مین شراکت فرمائی - اور بہ موقع رونق
افروزی شہزادہ موصوف خاص جمون مین مع اعیان دولت و ارکان سلطنت جان و
مال سے خاطر و تواضع تعظیم و تکریم مین حاضر رہے - و تحالیف و نفایس و عجایبات کل قلمرو
پیش کش کئے اور ہر ایک ملک کا آدمی و حیوانات و پیدایش و صنعت کا ملاحظہ کرایا -
اور دوسرے سال بحصول ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب بہادر تشریف لے گئے -
۱۸۷۶ع سمت ۱۹۳۳ب مین یعقوب خان سفیر یارقند کی خاطر اون کی ایما کے موافق عمل مین آئی -
ہر سال صاحبان سیاحان کشمیر کی ضیافت عمل مین آتی ہے - جمون مین جو صاحب جلیل القدر
تشریف لاتے ہین اونکی سلامی اتواپ و استقبال و دکہلانا فوج علیحدہ و تواضع تکریم و مشایعت
و چراغان و نمایش آتشبازی دکہلانا سنگار کا اونکے مراتب کے موافق بہ معروفیت
تمام عمل مین آتا ہے - بلکہ مہمان نوازی کی عادت تو حضور ممدوح کی مزاج مین خمیر ہے
اکثر نوابان و رئیسان و معتبران رئیسان جو کسی تقریب سے یا سیاحت کے لئے ریاست
مین آتے ہین - سب کے سب حضور ممدوح کی دریا دلی مہمان نوازی سے مشکور و ممنون
۱۹۰۶ع ہو کر جاتے ہین - جیسا کہ راجہ صاحب کپورتہلہ سمت ۱۹۶۳ب مین و نواب صاحب والی بہاولپور و

مہاراجہ صاحب دربہنگہ سمت ۱۹۳۲ ب مین ومہاراجہ صاحب والی الور سمت ۱۹۳۸ ب وراجہ صاحب سنہ ۱۸۷۵ء
فریدکوٹ سمت ۱۹۳۹ ب مین سیر جمون وکشمیر کو تشریف لائی اور سیاحت ملک ومہمان نوازی سنہ ۱۸۸۱ء سنہ ۱۸۸۲ء
حضور ممدوح سے محظوظ ومشکور ہوکر مراجعت فرمائی وطن ہائے خود بدولت ہوئے۔ موقع
شادی وغمی مین اہلکاران وکیلان کے ذریعہ مہاراجگان ہندوستان وپنجاب مثل کشن
گڈھ وجیپور وغیرہ ومہاراجہ صاحب پٹیالہ ونابہہ وجیند وغیرہ سے برادرانہ برتاو ہوتا ہے
اسیطرح سے صاحبان انگریز کی طرف سے حضور ممدوح کے اعزاز ووقار مین روزافزونی ہوتی
رہی ہے۔ سمت ۱۹۱۶ ب مین پیشگاہ سرکار انگریزی سے خطاب جی۔ ایس۔ آئی ملا سمت ۱۹۲۰ سنہ ۱۸۵۹ء سنہ ۱۸۶۴ء
بکرمی جب حضور انور دربار لاہور مین شریک ہوئے تو حضور ممدوح کو نمبر اول ملا
سمت ۱۹۳۲ ب مین ازطرف ملکہ معظمہ قیصر ہند بصلہ اعانت مشن فورسایتھ صاحب بہادر
جہاز دودی عنایت ہوا جو دریا سے بہت مین موجود ہے اِسکے روانگی تالاب ڈلمین روز
اول سری مہاراجہ صاحب نے جلسہ عظیم ودربار روبرو فرمایا تہا۔ اس قسم کی دخانی کشتی
دریاے کشمیر مین سواے اسوقت کے پہلے کبہی نہ پڑی تہی۔ اسی سال مین جب حضور ممدوح
بہ تقریب ملاقات شہزادہ صاحب کلکتہ کو نہضت فرماہوئے تو نہضت ومراجعت فرمائی
کے وقت لاہور۔ دہلی۔ انبالہ۔ الہ آباد گیا۔ بنارس۔ لکہنو۔ اجودہیا۔ کالکتہ وغیرہ
مین سرکار انگریزی کی طرف سے اعزاز واکرام وسلامی توپخانہ کسلامی وعلیمہ سپاہ وضیافت شاہانہ
جابجا حضور ممدوح کے عمل مین آئے۔ سمت ۱۹۳۳ ب مین بموقعہ ملاقات مادہوپور حضور ممدوح سنہ ۱۸۷۶ء
کو ازطرف گورنمنٹ برطانیہ پانچہزار بندوقین رفل انگریزی وایک توپخانہ قاطر
باطری کوہی دوستانہ ملا۔ اور سمت ۱۹۳۴ ب جلسہ قبول خطاب قیصر ہند حضور ملکہ معظمہ کوین سنہ ۱۸۷۷ء
وکٹوریہ بادشاہ انگلستان واقعہ دہلی مین حضور ممدوح کو یہہ خطاب عطا ہوا

اندر مہندر بہپر السلطنت انگریزی جنرل عساکر انگلشیہ مشیر قیصر ہند

اور بجاے ۱۹ ضرب اتواپ سلامی کے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی - اور اونکے
مدار المہام جنرل دیوان جوالاسہاے صاحب کو سی - ایس آئی خطاب ملا - سمت ۱۹۳۵ بیز ۱۸۷۸ء
بہ تقریب یادگار رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مقام جمون مین حضور ممدوح
حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ سے عطا ہوئی جسکے جمون مین پہونچنے پر ۱۰
جنوری کو دربار منعقد ہوا - صاحبان انگریز کو ضیافت دی گئی اور ۱۰ ضرب کی سلامی
توپ تصویر موصوفہ کی ہوئی اور سمت ۱۹۳۴ب مین فوج موجودہ جمون کو از طرف نواب لفٹنٹ ۱۸۷۷ء
گورنر صاحب بہادر پنجاب جو جلوہ افروز جمون ہوئے تہے انعام ملا - القصہ جسقدر اتحاد
حضور انور کو گورنمنٹ سے ہی - اوسیقدر ارتباط و عنایات گورنمنٹ کے اوپر ہین
چال وچلن حضور ممدوح کا یہ حال ہے کہ روز اول سے آجتک اپنے مذہب ہندو مین نہایت
پکے ثابت قدم و راسخ الاعتقاد ہین - علے الصباح اشنان دہیان سے فارغ ہو کر
پوجا پاٹہہ نت نیم دہرم کرم کر کے کہتا سنتے ہین اور برہمنان بید خوان و شاستر دان کے
ساتہہ گفتگو فرما کر حل دقایق و نکات شاستر کے فرماتے ہین - ایسا کوئی پوران
و شاستر نہو گا جسکے مطالب سے واقف نہونگے ایسا کوئی ہی علم ہوگا جسکی ماہیت
سے حضور والا ماہر نہین بید انتی تو انکا گورد نہا و شنو پوجن الخامت ہے اور
سب دیوتاؤن و تیتون کا رنون و شکتی کو بہی بہ اعتقاد واثق مانتے ہین کشمیر و
خاص جمون و پرمنڈل و کوہستان جمون مین بلکہ جہان کہین کوئی سادہو بیٹہہ
گیا وہین مندر و دہرم ارتہہ بنوادئے بموقع سرگباش ہونے مہاراجہ صاحب آنجہانی
زیورات و پوشاک ہا سے پشمینہ و کمخواب ہاتہی و گہوڑے وغیرہ دان و پن کر کے رام
باغ مین جہان سمادہ مہاراجہ صاحب سرگباشی کی بنائی گئی تہی ایک مندر بنوا کر چہہ
ہزار روپئے سالانہ نقد و جنس واسطے طعام محتاجون اور یاتریان امرناتہہ سوامی کے بطور

سدابرت جاگیر مین دیئے اور مچھلیون کے مارنیکی ممانعت کلی کردی - مندر رگھناتھ
جی کا جمون مین بناکر اوسکے گرد اور مندر بنواکر اونمین سوا لاکھہ سالگرام کا استہاپن
کرایا اور ایک شوالہ بنوایا - ڈیوڑھی پر سادہ مہاراجہ صاحب بیکنٹھ مرابت کی طلائی
بنوائی اور سدابرت جاری فرمایا - ہر سال رام نومی وجنم اشٹمی کو برہم بہوج وساد ہونکو
جگ اونمین عطا فرماتے ہین - سال بسال بہ تقریب جگ رام نومی کے سو دو سو
اطفال ہنود وغربا ولاوارثون کی زناربندی کراتے ہین - ہردوار - گیا - کاشی جی وغیرہ
مین سدابرت اجرا فرمائے - تیرتھہ ہردوار - اجودہیا - متھرا - بندرابن -
پریاگ راج - مٹن - امرناتھہ - کاشی جی کے فرمائے اور ہر تیرتھہ پر بفراخ
حوصلگی ودریا دلی دان وپن وقدردانی صاحبان علم وہنر کی فرمائی
کشمیر مین ہر سال ان کوٹ ہوتا ہے - جنم اشٹمی کو پہلہار کل فوج کو ماتا ہے دسہرہ
کو پوجن دیوتا ہر برابر ہوتا ہے - ہر گرہن پر لاکھون روپیہ کا دان وپن فرماتے ہین
لوہری کو نقد پنیہ تمام فوج کو ملتے ہین ہولیو نمین پوشاک بنوانی دہولیان کہیلنے کو
ایک ماہ سب سپاہیو ان کو عطا ہوتا ہے - برہمنان محترم کی قدر افزائی وغریب
کی دستگیری فرماکر اونکو شاستر آموزی کے اشغال کی توجہہ مثل راجہ یودہشٹر کرکے
دلاتے ہین - طائفہ برہمنان شاستری خوان انکی جود وبخشش سے حاتم وقت بنرہے ہین
برہمنان جمون کے پاڑہ پر بیٹہنے سے فوراً اونکی منت وسماجت کرکے اونکی علاجات رفع
فرماتے ہین خواہ اوسمین نقصان سرکاری ہی ہو - شارکا بہگوتی - دکہیر بہوانی و
مندر رگھناتھہ جی ومندر واقع مندر پنڈتان جمون مین بارہ مہینے ہم جوگ اور جپ
مین برہمن لگے رہتے ہین - سادہو سنتون کے پاس خود بدولت مثل عزیزون کی
حاضر ہوتے ہین اور اونکی تواضع فرماتے ہین - لاتعصب ایسے کہ تمام فقراے اسلامیہ

کے پاس حاضر ہوکر اونکے احکام کی تعمیل فرماتے ہین اور اوراد کتب مذہبی کراتے وختم
دلاتے ہین مسجدون درزیارتون مین چڑہاوا چڑہاتے ہین معابد اسلامیہ کی جاگیرین
اجرا ہین اونکی مرمتین برابر ہوتی ہین - جامع مسجد جو عہد سکہو مین بند ہتی اسکو کہلوا کر
وہانتک وضو و طہارت کے لئے نہر پہونچادی جوکسی فرمانروائے اسلامیہ نے ہی کیا
تہا - تین چار دفعہ مسجد مذکورہ کو مرمت کرایا - عہدہ و جاگیرین برابر مسلمانون کو عطا ہین
کوئی ناقوس بجائے کوئی بانگ دے کوئی پاٹھہ کرے - کوئی قرآن پڑہے - کوئی ہندو
رہے کوئی مسلمان ہو ذرہ مزاحمت نہین - دریا پہ اگر نیچے بیٹہہ کر ہندو سندہیا کرے تو
مسلمان غسل وغیرہ - میان لعل دین وغیرہ کی اقتدار کو دیکہو - عیدنامے کو سپاہیان مسلمان
کو مشاہرہ ایک ماہ عطا ہوتا ہے اور فقرا و سادات کو ختم و اوراد کے لئے صدہا روپیہ ملتا ہے
کشمیر مین لفل پڑہایا جاتا ہے
عیاشی کی طرف سے حضور ممدوح کو بالکل نفرت ہے - رعایا کو مثل اپنی اولاد کی جانتے ہین
اونکی بہتری کا فکر حضور کو شب و روز رہتا ہے - غرور سلطنت بہی اینمین ذرہ بہر نہین
ہے برادری کی قدردانی مین ہردم مصروف رہتے ہین - سب سے اول قوم میان کو جو آئینی
نوکری پسند نہ رکہتے تہے بہ پند و نصایح اصلاح پر لاکر اچہے اچہے اعلے جنگی عہدونپر ممتاز
فرمایا ایک روپیہ انکی تنخواہ مین اور قومون سے ایزاد رہتا ہے - گہرون پر اونکے
سپاہی جانیکا حکم نہین خون کرین تو اونکے لئے سزائے پہانسی نہین - ہر موقعہ شادی
پہ اونکے ساتہہ برادرانہ سلوک ہوتا ہے اونکو اپنے برابر بہٹلا کر کہانا دیا جاتا ہے -
مستورات اونکے محلون مین شرف نیاز مہارانی صاحبان حاصل کرتی ہین - جاگیرین
اونکی پرانی واگذار ہین جدید ملتے جاتی ہین جیسیکہ کشمیر مین اس قوم فاتحہ کو عطا
ہوئے ہین قواعین انکے لئے خاص ہین - مسافرنوازی و فیاضی مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا

رکہا جو کوئی شخص کسیقدر رتبہ کا یا صاحب علم و ہنر و دستکار کسی ملک پنجاب و
افغانستان و بنگال و کلکتہ و اودہ و دہلی کا یہان آیا آدمی بنگیا اختر سیاہ اوسکا درخشان
ہُوا۔ بخت خفتہ بیدار ہُوا۔ بابو نیلامبر و شیخ وہاب دین۔ و پنڈت سورج بل صاحب و
چوبی گنیش پرشاد صاحب۔ وارمنس صاحب و راوماکشن صاحب و جانسن صاحب
وغیرہ کو دیکہو۔ ایسا کوئی غیر ملکی نہین جو اِس دربار سے محروم گیا۔ قدیمی وزرا کی
دلجوئی و قدردانی مین بہی دریغ نہین۔ سیاست حضور ممدوح کی بہی پوری ہے
کہ وہ رہین باامداد صاحبان انگریز بسر کرونگی جنرل دہرم سنگہ فوج کشی
کرکے فتح کی جسکے عوض مین سپاہیان ریاست کو تمغہ عطا ہوئے۔ چونکہ یاسین والی
پہر بہی شرارتین کرتی رہی۔ اسلئے حضور والانے جنرل ہوشیارا کو بمدد کسیقدر فوج
کے سمت ۱۹۱۶ ب مین بہیجا مقابلہ کے بعد یاسین والون کو شکست ملی ملک امان معہ ہمراہیون سنہ ۱۸۵۹ع
کے بہاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور یرغمال کشمیر مین رکہنا منظور
کیا اوسپر صلح ہوگئی۔ پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین ہونزا و اوپنہ فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زورآور سنہ ۱۸۶۲ع
کرنیل بجی سنگہ نے ایک اور مہم کرکے ویلیل ہی فتح کیا سمت ۱۹۲۰ ب مین یاسین والون نے سنہ ۱۸۶۳ع
پونیال پر حملہ کیا اونکو بخشی راوماکشن نے گلگت سے نکالا۔ نگر والے بہی سمت ۱۹۲ ب سنہ ۱۸۶۳ع
سے باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین۔ ہونزا والے فی سمت ۱۹۲۳ کو اپنا معتمد سرینگر سنہ ۱۸۶۶ع
مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے اتحاد پیدا کیا گور والے بہی باج دیتے ہین۔ سمت ۱۹۲ سنہ ۱۸۶۶ع
مین جنرل ہوشیارا نے ملوری کوٹ کو جو یاسین سے پانچ کوس کے ہے بڑی بہادری
سے فتح کیا۔ چنانچہ اوس فتح کے تمغہ حضور والانے سپاہیان کو بخشے۔ بعد فتح کے وہ
واپس آیا۔ سمت ۱۹۲۲ ب مین سہراحمد خان مرزبان کرناؤ کو جو اکثر سرکشی کرتا تہا کشمیر سنہ ۱۸۶۹ع
مین لاکر جاگیر بخشی اور گوہر امان کے بیٹو نکا فساد گلگت ہُوا۔ جس مین مستورات اوسکی

قید کر کے کشمیر مین پہونچائی گیئن جو کہ اب تک محبوس ہین کہتے ہین سمت ۱۹۲۶ب مین رحمت
وزیر یاسین کا جمون مین بخاطر تمام آیا اور حضور والا سے اقرار کیا کہ وہ ہونزا
داخل ممالک مقبوضہ کرا دیگا - چنانچہ جنرل دیوی سنگہ اوسکے ساتھہ گیا مگر شکست پاکر
بھاگ آیا رحمت وزیر پھر اپنے ملکیون اور پہلوان بہادر فرزند گوہر رحمان کو لیکر چڑھ
آیا - گلگت تک قبضہ کر کے قلعہ گلگت کو گھیر لیا اس معرکہ مین ادہر کا بڑا نقصان ہوا
پہر کشمیر سے وزیر زور آور و جنرل ہوشیارا و کرنیل بجی سنگہ گیا اور تمام ملک کو بحال
کر لیا - شہزاد خان راجہ قلعہ شیر برادر عیسے بہادر جو دشمن سے ملگیا تہا بہ اعانت علیے
بہادر پکڑا گیا اور کشمیر مین قید رہ کر مرگیا ان دنو ںمین دلیل و بوانجی وغیرہ سب مقامات
۱۸۸۰ع والے بگڑ گئے تہے جو کہ راہ راست پر لائے گئے - پھر سمت ۱۹۳۶ب مین ایک ہنگامہ ہوا -
۱۸۸۰ع جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ سمت ۱۹۳۷ب مین باشندگان گلگت رسد رسانی وغیرہ سے تنگ
آکر کپتان بڈلف صاحب و لالہ رام کشن سے ناراض ہوگئے ولمین اونکے بغض
بڑہتا گیا حتی کہ شرارتاً وہ منتظر اس بات کے رہی کہ جب یہان فوج کم ہوگی تب ہی فساد
کرینگے جب تبدیلی فوج کی ہوئی اور ماہ کاتک گلگت مین صرف ایک فتح پلٹن باقی
رہ گئی اور نئی فوج اوسکی بدلی ہنوز وہان نہ پہونچے تھے اوس موقع تک سکنا سے
گلگت و دلیل و یاسین وغیرہ در پردہ آمادہ شر ہو کر متفق ہو چکے تہے - مفسد لوگ
پہلوان بہادر والی یاسین کو اشتعال دیکر چڑہا لائے اوسنے یاسین سے چلکر یکبارگی
سرحد قلعہ روشن سے قدم آگے بڑہایا اور بہ جمعیت تخمیناً دو ہزار ہمراہیان پیدل و سوار
کے قلعہ ہبر وغیرہ پہ قبضہ کر لیا - خبرداروں نے گلگت مین صرف اسیقدر خبر
پہونچائی کہ پہلوان بہادر اپنی سرحد پہ جمعیت کر رہا ہے راجہ جیہر وٹ و اکبر خان راجہ
قلعہ شیر گلگت مین طلب ہوئے ایک سوار نے قلعہ شیر مین خبر پہونچائی کہ دشمن نزدیک

آگیا ہے وہان سے دوسری سوار نے گلگت مین خبر پہونچائی راجہ اکبرخان و راجہ
کاہکوچ و سنگل دونون گلگت سے بعجلت تمام بصوب قلعہ شیر روانہ ہوئے وہان سے راجہ
اکبرخان کا بہائی راجہ کاہکوچ آگے چلا تو معلوم ہوا کہ دشمن تیبر مین آگیا ہے یہہ خبر اوسکے
مارے جانے کو پوشیدہ رکہی گئی ہتی - اسپر وہ قلعہ شیر مین بہائی کے پاس واپس آگیا اور
قلعہ شیر کو مضبوط کرلیا اُسوقت قلعہ مذکور مین فوج جنگی مین سے صرف ایک کمپنی ہتی اور باقی
بہوٹ لوگ وہین کے ہتے - انہین مین چار سو آدمیون سے راجہ اکبرخان نے مورچہ بندی کرلی
اودہر گلگت سے جب فوج موجودہ حسب الصلاح کپتان مڈلف صاحب قلعہ شیر کو روانہ ہوئے
تو معلوم ہوا کہ سکناسے گلگت سرکش ہوکر پیچہے سے قلعہ گلگت پر بہی قبضہ کرلین گے ادہر
دشمن قلعہ شیر تک پہونچگیا اوسوقت کپتان مڈلف صاحب بہادر بالکل بے حوصلہ ہوکر گہبرا گیا
اور جنرل ہوشیار انے دس بجے رات تک فوج کو قلعہ گلگت مین واپس پہونچادیا - قلعہ
گلگت پر بدستور قبضہ ہوگیا - اودہر اکبرخان نے بڑی بیدارمغزی و جوانمردی سے دشمن
کے ایک آدمی کو قلعہ شیر کے نزدیک نہ آنے دیا - دشمنون نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے اتنے
فاصلہ پر مورچہ بندی کرکے گہیر لیا کہ اندر سے گولی نہ پہونچ سکے یہہ محاصرہ ۱۰ روز تک
رہا مگر قلعہ کے اندر کوئی نہ جاسکا - سواران دشمن نے ادہر ادہر کے دو تین قلعہ جات خورد مثل
قلعہ شروٹ کو جلادیا - جمون و کشمیر سے فوج نہایت جلدی کے ساتہہ بہیجی گئی اور سخت تشویش
پہیلی - آخر راجہ اکبرخان نے دیلیون کو جو ایک طرف سے گہیرے ہوئے ہتے سُنایا کہ تم
سمجہتے ہوگے کہ عیسے بہادر مرگیا ہے اور اب لڑکون سے کام ہے مگر خبردار رہنا اسبات پر دلیلئے
اون سے ملگئے اور اقرار کیا کہ ہم آج ہتہر خالی بندوق اونکے دکہلانے کو سر کرینگے اور کل پہلوان
بہادر کا سر کاٹ کر لا دینگے اسبات کی خبر پہلوان بہادر کو پہونچی کہ دیلیئے اکبرخان سے
ملگئے اور تمہارا سر کاٹکر دینے کا عہد کرچکے ہین تو سُنتے ہی وہ گہبرا کر بہ معہ ہمراہیان کے اپنے

ملک کو بہاگ گیا - اِس ہنگامہ مین کہتے ہین کہ نگر والے شریک نہ تہے اور فوج کشمیر کی ابہی تک وہان نہ پہونچی تہی - مگر حضور والا کے اقبال مدومال سے راجہ اکبر خان نے فتح کا جامہ پہنا اور سرکار والا سے انعام شایان پایا مگر جنرل ہشیار کے دیپر اسباب کا داغ ہوگیا کہ وہ آگے کیون نہ بڑہ سکا اسی غم مین اوسکو مرض سدہ وغیرہ پیدا ہُوا اور مرگیا - اور کپتان ٹدلف صاحب بموجب حکم گورنمنٹ کے حسب درخواست ریاست وہان سے بُلا لیا گیا - کہتے ہین کہ کپتان موصوف اعلےٰ درجہ کا بزدل ہوگیا تہا اور نہایت ڈر تا رہا اور ڈاکٹر مکانک صاحب نے جو وہان تہے فوج کے سپاہیون بلکہ افسرون تک کی سخت بے عزتی کی - راجہ چترال بہی اس

١٨٥٢ء معرکہ مین نہ تہا بلکہ اوسنے یاسین مین فرق ڈالدیا تہا - اوہر سمت ١٩١٢ب مین دیوان والے نے ازرا بغاوت شرارتین کی تہین فوراً وہ سزاے اعمال کو پہونچاے گئے اونکے گہر جلا گئے

تب سے وہ بہی سیدہی ہوگئے - راجہ جواہر سنگہ جو دعویدار حصۂ نصف ملک وخزانہ کا بنتا تہا خود بخود بعد عرصہ کے جب اوسکی پیش کہین نہ گئی مقام انبالہ مین مرگیا اوسیکی ترغیب

١٨٥٩ء سے چند نمک حرامون نے حضور ممدوح کے اعداکو مارنے کیلئے صلاح کی تہی - جتنے کہ بندوق بہی شکار کہیلنے کے موقعہ پہ سرکی کئی جنسے آگ ہی نہ دہی تہی بافت ، راز گرفتار ہوکر سمت ١٩١٥ اپنے کردار ناہنجار سے سزایاب ہوے - گلاب لنگیہ کیمدان وغیرہ پہانسی دئے گئے اونکے گہر گرائے گئے - میان ہُو ملدہ وڈسے مین قید کیا گیا - بجرو یو ایک درہ کوہ مین لایا گیا ایک میان کا ہنے چک کا اسکردو مین قید ہُوا کہکمہ مبہ زیر کئے گئے گاوان کشمیر کے جلاوطن کرکے بوانجی مین لے گئے اِسیران ومغدان یاسین وگلگت چندرکوٹ مین جو ویران

١٨٧٢ء رام بن شبوتی کے متصل دریا کے لیاے گئے سمت ١٩٢٩ب کے بلوائیان سنت جماعت کو پوری سزا ملی جکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر ہمیشہ سے تعصب مذہبی پہ فساد کرتے رہتے ہین - بنام مدین صاحب نوشہرہ مین ایک زیارت ہے اوسکو سنی اپنا اور شیعہ

اپنا بتاتے ہین عرس کی کچہہ دن پہلے وبا کے موقعہ پر اہل تشیعہ نے ایک دیوار وہان بنائی
اوسکو سُنیون نے گرا دیا اور رات کو ایک نقاش کا مکان جلا کر شیعون کا اسباب
لوٹ لیا پہر عرس کی روز مخدوم صاحب کی زیارت پر جمع ہوکر نقارہ لوٹ و غارت قتل
و آتش زدگی کا بجا دیا - اور تہوڑی سی دیر مین جا بجا شیعہ لوگون کے گہر جلا کر مال
و اسباب لوٹ ہتک و ناموس کے آئینہ کو توڑ دیا وزیر پنون نے جو اسوقت صوبہ
کشمیر تہا انکا تعاقب کیا اونکے اجتماع و اپنی تنہائی دیکہہ کر مصلحت وقت سے کہدیا
کہ ہان پہونکدو کیونکہ اُسوقت فوج بسبب وبا کے منتشر ہوکر دور دور گئی ہوئی تہی جب
تک باہر سے فوج آئی بلوائیون نے خانہا برباد کردئی - اہل تشیعہ کے گہر جلا کر قصد کیا
کہ پنڈتون کا بہی وہی حال کیا جاوے پکارنا شروع کیا کہ راقزن پتہ چہووہ کا قرن نا
یعنے رافضیون کے بعد کافرونکو جلاؤ - چنانچہ پنڈت مہانند جیو در کے مکانات جلادئے
اسلئے کہ اوہنون نے چند اہل تشیعہ کو پناہ دی ہتی اور وزیر صاحب کو اطلاع دیکر انتظام
کے لئے رای دی - فوج کے پہونچنے پر وزیر صاحب نے جسکو جہان دیکہا وہان باندہ لیا
اور قید کیا کہتے ہین کہ دیوان بدری ناتہہ صاحب نے اور مہانند جیو نے اس موقع
پر دلاوری و جرات کی ہتی مدعا بہ مشکل ان فتنہ گرون اور سرکشون کو قید کرکے ملک
مین امن کیا -

چونکہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کو بسبب دار و گیر ملک کے اسقدر فرصت نہین ملی کہ
وہ انتظام ملک بہمہ وجوہ کر سکتے اسواسطے حضور والا نے سب سے اول یہہ بندوبست
فرمایا کہ اپنی قلمرو مین جا بجا سرحدین مقرر فرماکر ایک مدار المہام جز و کل و مشیر اعظم
کے ماتحت وزیران وزارت یعنے ناظمان و اونکے نایب و تحصیلدار و پیشکار و تہانہ دار
و چکلہ دار مقرر کرکے ہر ایک کی معقول تنخواہین و مشاہرہ مقرر کئے - لداخ و گلگت و اسکردو

ین ماتحت مدار المہام کے مستقل ناظم یعنے وزیران وزارت بنا کر سب کی خدمتون کی حدین
و اختیارات و آئین بنا کر اونکا پابند کیا محاسبہ کے لئے دفاتر مثل دو فاتر دیوانی و دیوان خرچ
و جمع و تنخواہات و محکمہ باقیات دفتر تجارت مقرر کئے اور خبر پہونچنے کو ریڈنٹی و کشمیر مین صیغہ
ہرکارہ باشی مقرر کر کے ضلعدار و ہرکارہ و گذر بان و اخبار نویس و پرچہ نویس و خفیہ نویس
نوکر رکھے - بگھی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و مولیشی خانہ و توشہ خانہ و تیاری اسلحہ کو مستری
خانہ وغیرہ تمام صیغہ بنائے اور بندوبست ملک کر کے کوہستان اندرونی و بیرونی و تبت
خورد و بلتستان مین ٹھیکہ زمینداری کیا اور کشمیر مین موقع و مقام و مرضی زمینداران و آسائش
و دلجوئی رعایا کے لئے کبھی حصص جنسی و کبھی نقدی و کبھی نظر دید و مستاجری جو
جسوقت مناسب ہوا وہی اُسوقت عمل مین آیا اور معدلت گستری و انصاف پژوہی
کے لئے صیغہ عدالت ہائے صدر و ماتحت کل قلمرو مین جاری فرما کر اونکے لئے قانون
۱۸۶۵ع رنبیر ڈنڈ و سمت ۱۹۲۲ ب مین کاغذ اسٹامپ و دفتر اسناد مثل راجہ ترانہ رآوت کی اجرا کئے
اور روا سطے حفاظت جان و مال رعایا کے صیغہ پولیس بنایا اور روا سطے تندرستی عوام کے
شفاخانجات انگریزی و یونانی و ہندی جا بجا بنائے جہان سے ہر ایک عام خاص کو دوا و
قیمتی مع ضروریات کے مفت ملتے ہین اور حکما افلاطون صفت دور دور سے منگوا کر
بشاہرہ ہائے معقول اونمین مامور کئے بلکہ خود بدولت بھی حکمار کی صحبت فرماتے ہین اور
اِس صیغہ کا دفتر ہی علیحدہ بنایا - وسعت تہذیب و افتتاح اخلاق ابواب علم و ہنر کے لئے
جموں مین مدرسہ جاری کیا اونمین طلبا کو وظائف و کُتب بھی سرکار سے ہی عطا ہوتے
ہین حرفت کاریان و صنعتین بھی سکھلائی جاتی ہین بصرف کثیر ترجمہ کُتب شاستری انگریزی
و ہندی و عربی و طبابت برابر ہوتے رہتے ہین مدرسے قانونی علیحدہ مقرر ہین - مطبع بدیا بلاس
۱۸۸۲ع جبرکیا و اخبار بدیا بلاس و تحفہ کشمیر و سمت ۱۹۳۹ ب مین سرکاری گزٹ جاری کیا -

بدیار تھیوں یعنی طلبہ کے لئے وظائف عطا ہوتے ہین کاشی جی مین سنہ سنگھ سبھا اپنی طرف سے دو دو گری حروف جاری فرمائے اور سرشتون تعلیم کی اعانت و دستگیری فرماتے ہین - اہل علم و فضل کی قدر فرماتے ہین وصاف حمیدہ راجگان چندر آپیڈ و للتادت و جیا پیڈ و اونتی ورما و یوشسکر و ہرشدیو کے سب حضور ممدوح مین موجود ہین - ترقی تجارت و آسایش سفر و خبر رسانی کے لئے تمام قلمرو مین سیالکوٹ سے جمون تک وہان سے کشمیر تک وہان سے کوہ مری و لداخ و اسکرود و گلگت تک سڑکین تیار کرائین دریا و نہر جو درمیان رستون کے آگئے ہین انپر عمدہ و مضبوط و پختہ پل بنوا دئے ہین - میر بحری صرف رام بن و کوہالہ دتوی کے پلو نپر مقرر ہے جا بجا راستے مین پڑاو اور مسافرخانہ و کوٹھیان سے رسد رسانی و مزدوران باربرداری و یابوان سواری و پالکیان سب پڑاؤ مین مہیا ہین ممکن نہین کہ کسی منزل مین مسافرون کو تکلیف یا اونکے اسباب نقد و جنس مین دست اندازی و نقصان ہو جائے - سررشتہ ڈاک جاری ہے آدہ آنہ کے ہیبہ خرچ مین جس مقام کی خبر چاہو بلا درنگ و پردہ سے منگواؤ نہ یہہ کہ قاصد صدہا روپیہ لیکر جائے پہر تو پہر مہینون و برسون مین ورنہ واپس ہے نہ آئی صرف شور در زمانے سررشتہ ڈاک جاری کیا تہا وہ بہی غیر مستقل اگر بہت جلدی ہو تو تار برقی لگی ہے جو کہ سمت ۱۹۳۴ ب مین کشمیر سے ۱۸۷۷ء
جمون و سیالکوٹ اور سمت ۱۹۳۹ ب مین کشمیر سے گلگت و حصورہ سے اسکرود تک لگائی ۱۸۸۲ء
گئی ہے - سرائین ہر شہر و قصبون مین بنوا دی ہین رفاہ عام و آسایش غربا کے لئے شفاخانہ و
تعمیرات تمام قلمرو مین جاری ہین سمت ۱۹۲۸ ب مین سیالکوٹ و جمون کے درمیان رنبیر سنگہ ۱۸۷۱ء
پورہ بنوایا - جمون جسکے لئے روایت ہے کہ کسی زمانہ مین پلو ہری تک آباد ہے راقم کی دیکھتے ہوئے ایک ویران قصبہ تہا - اردو بازار و بیگم کی حویلی و گمٹ مین دنکو پہرتے ہوئے ڈر آتا تہا سور و بندر و جنگلی جانور پہرتے تہے اپنے عہد معدلت مہد مین حضور انور نے

گمٹ سے شیرانوالہ دروازہ تک وجوگی دروازہ سے بیگم کی حویلی تک بازارون ومحلون و
مندرون وکارخانون ومسجدون سے ایسا آباد کرادیا کہ قابل دید ہے ہر طرف باغات
عمدہ عمدہ بنوادیے۔ علاوہ مندرہا سے رگھناتھ جی مندرہا سے میان صاحبان واحاطہا سے
۱۸۶۱ء میان صاحبان وتالاب وکلہا سے آب رسانی وسمت ۱۹۱۸ ب مین مندر گداوہر جی بیرون منڈی
دو فاترو منڈی مبارک وتارگہر وغیرہ بنوائے گئے۔ دیوان صاحبان نے بہی مندرومکانات
۱۸۶۳ء بنوائے کشمیر مین سمت ۱۹۲۰ ب مین آمو کی گذر پر بازار مندر ووری ناگ مین اوس سے
نیچے مکانات وباغ واچھہ بل مین باغ ومکانات واننت ناگ مین مکانات وباغ وبیج بہارہ
مین مندرومکانات وپانپور مین مکانات ومندر شہر مین شیرگڈہی سرا سے کوہٹی کا
صاحبان سیاحان شفاخانہ کارخانہ ابریشم حضوری باغ سمندر باغ چہاونی پریڈ کوہٹی
تجارت مہاراج بازار مہاراج گنج لال منڈی مندر رنبیر السوامی بنوائے لداخ واسکردو
مظفرآباد وگلگت مین کوٹھیان وفاتر باغات بنوائے باغات ومکانات سلف کی مرمت کروائی
۱۸۶۶ء مندر میان صاحب واقعہ رعناواری ولیعہد صاحب نے بنوایا۔ انگور باغ سمت ۱۹۲۳ ب مین معہ
کارخانہ شراب کشی وباغات ہاپس دوابہ گاہ وچھتہ بل وامیران کدل مین بنوائے باغات
مین درختان میوہ دار وگلہا سے گوناگون وسبزی ہا سے بوقلمون ولایات دور دست سے
منگواکر تمام قلمرو مین پہیلا سے کشمیر مین دیوان کرپارام صاحب نے ایک مندر۔ جناب
۱۸۶۹ء دیوان اننت رام صاحب بہادر نے امیران کدل مین ایک مندر سمت ۱۹۲۶ ب مین بنوایا۔
شان وشوکت بادشاہی وجلوس شاہانہ اقبال واونکے ہودج طلائی ونقرئی واسپ
ہا سے صبار فتار ترکی وتازی وبارقندی زین وچارجامہا سے مرصع کار وزرنگار وبگہی ہا سے
دو اسپہ وچہار اسپہ یک رنگ بسامان خسروانہ ہم پہونچائے تمامہ انتظام ملکی ومالی زیر
اہتمام جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر مدار المہام جزوکل کشمیر اعظم کے ہے چونکہ امیر

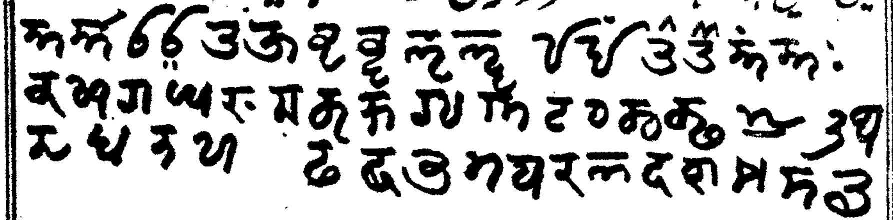
امیر عربی شاستری وانگریزی علوم کے عالم امور مملکت مین رسا دو قیقہ سنج نہایت متحمل خسلیق
سلیم الطبع خندہ پیشانی مصلحت دان فیاض جفاکش ومحنتی ہین - مگر نازک بدن وضعیف
الدماغ ہین - اور اکثر ضعیف وناتوان رہتے ہین چنانچہ سمت ۱۹۴۰ ب کے ۶ بیساکہہ کو دشمنان ۱۸۸۳ء
جناب ممدوح گہوڑے پر سے گر پڑے - جس سے دل خیراندیشان جناب ممدوح زلیست سے
تنگ ہوکر گر پڑے ہتے - مگر باوجود اسکے تمام کاروبار ریاست ذات مبارک کے ہاتہہ ہی سے
نکلتے ہین - جناب کے دربار فیض بار سے کوئی متنفس محروم نہین جاتا جو نقد مراد بکف نہو جو
سفید پوش یا اہل علم وہنر یا مسافر اس ریاست مین ہے آپ کے اور آپ کے ہی خاندان کا
سبز کردہ وپروردہ ہے صاحب تصنیف واہل سخن بہی ہین پوجا پاٹ مین بہی لاثانی ہین
دیوان امر ناتہہ صاحب انکے برادر خورد انہین کے متبنہ ہین - حضور مہاراجہ صاحب اگر
جسم ہین تو یہ جان ہین وہ سکندر ہین تو یہ ارسطو زمان ہین وہ اونتی درما ہین تو یہ سوییہ
صفت ہین وہ اکبر ہین تو یہ بیربر یا فیضی ہین وہ کوئی نیک صفت انسانی نہین جو انکی مزاج
سے باہر ہے ہر دلعزیزی وفیاضی وقدرشناسی وغریب پروری انکی خاص صفتین ہین
خیراندیش سرکار وفیض رسان رعایا برایا واہل دیار ہین گورنمنٹ انگریزی مین بہی ان
کی قدر ومنزلت واقتدار بدرجہ غایت ہے - ایمن آباد آپ کا وطن ہے - دیوان
بدری ناتہہ حاکم اعلے کشمیر بہی متحمل وآہستہ رو وخاندانی ہین - وزیر شبستان صاحب
حاکم اعلے جمون بلاشبہہ رحمدل صاف باطن متحمل نیک ذات ہین زمیندار وغریب لوگون کے
حق مین بہت اچہے حاکم ہین - انکی نیک نامی بہی اسوقت بہت ہورہی ہے اگر کسیکی نیکی
نہوسکے تو بدی کسیکے نہین کرتے - سعدی ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید * حیف باشد
کہ جز نکو گوید * پنڈت سورج بل صاحب حاکم اعلے عدالت کشمیر کی تعریف بہت ہورہی ہے
پولیس جمون وکشمیر کی نسبت اسیقدر لکہنی ہے کہ دیوان ہیرانند کا عہد اچہا تہا -

گلگت لداخ کے حکام مین بخشی راد ناکشن کی جس قدر کوئی تعریف کرے تہوڑی ہے کیونکہ حاکم وہی نیک نام ہے جسکی رعایا کی زبان پر تعریف و توصیف اور شکریہ ہوجتے کہ بعد چلے جانے کے بہی اور اوسکے عہد مین ملک آباد ہو۔ یہ تو سب ملکی انتظام ہین جنکے اہتمام زیر انتظام میان امرسنگہ صاحب بہادر فرزند دوم حضور روالا بہ شراکت و اعانت وزیر جنگی دیوان لچہمنداس صاحب کے ہے۔ دیوان لچہمنداس صاحب دیوان جوالا سہاے صاحب سی۔ ایس۔ آئی کے فرزند دویم ہین۔ یہہ صاحب علم انگریزی و فارسی و قوامین جنگی مین مہارت کامل رکہتے ہین۔ فیاض و تیز مزاج عیاش و زود فہم و جوامرد و بہادر ہین۔ سری میان صاحب موصوف بہی بذات خاص نہایت ہوشیار نوجوان شیر دل دانا و منصف مزاج فراخ دست و جفاکش ہین۔ اِنکے ماتحت دفتر جنگی و مصاحبان جنگی بخشی ہین مستری خانہ جنگی و کوٹہی جات رسد رسانی سپاہیان بہی ہین۔ فوج جنگی تمام چار کالمون مین منقسم ہے۔ فوج گٹ دہ و متعینہ و پلٹن ہاے رگہو پرتاب و باڈی گارڈ و بندوقی اردل حضور روالا کے علاوہ برین ہین ہر ایک کالم پر ایک ایک جنرنیل ہے اونکے ماتحت دو دو کرنیل ہین۔ ہر ایک پلٹن مین ایک کمیدان ایک اجیٹن و دیگر ایک منشی و چند چند صوبہ دار و حوالدار و نایک سرجن ہین۔ ہر کالم مین ایک ایک سفر مینا پلٹن ہے۔ ہر ایک کالم مین ایک ایک کوارٹر ماسٹر ہے۔ کالم اول مین شو پلٹن۔ فتح پلٹن۔ شو ناتہ۔ بشیشر۔ ایک رسالہ اسپی توپخانہ۔ اسپی پیدل۔ ایک ایک کہار باڈری۔ و شیر بچہ۔ یہہ سب ڈوگری ہین سفر مینا پلٹن مین جاگیردار ربٹ ہین۔ سوہنو کوارٹر ماسٹر فہیم و رسا آدمی ہین علم کا شائق اور رو وستون کا دوست ہے۔ کالم دوم مین دو رپلٹن پوربیون کی وہنی مین ڈوگری وسکہہ۔ بجراج مین ڈوگری۔ ہنومان مین گورکہے۔ رگہو پرتاب و باڈی گارڈ بہی اسی کالم کے ساتہہ قواعد مین کہڑی ہوتی ہے۔ باڈی گارڈ مین نمبرداروں کے بیٹے ہین ایک

رسالہ ایک توپخانہ کہار باطری - ایک جنسی اول - ایک توپخانہ نمبر ۹ - خچر باطری توپخانہ
توپخانہ باڈی گارڈ سفرمینا - کالم سوم مین یہہ ہین - سورج - روگناتہ - بلبہدر
رام گول نرسنگہ - دیوی - گجادہر - ایک رسالہ - سفرمینا - ڈیرہ شیربچہ - توپخانہ نمبر ۵
توپخانہ نمبر ۱۳ - توپخانہ نمبر ۶ - توپخانہ نمبر ۱۴ - کالم چہارم مین سفرمینا - بجلی گوپال
جاگیر وار لچہمن - نراین - پرتاب - رنبیر پلٹن - ایک رسالہ - توپخانہ نمبر ۱۱ - نمبر ۱
نمبر ۱۲ - ڈیرہ شیربچہ - ہین - گہگر پلٹن بلتستانی - تحصیلی پلٹنین - شتر سوار علاوہ انکی
ہین - دو کالم جمون مین ایک کشمیر مین ایک بلتستان و گلگت و لداخ مین رہتے ہین -
رسالہ و اسپی توپخانہ سفر کو نہین جاتے اگر رسالہ کبہی گیا بہی تو کشمیر تک - باقی تمام فوج
کی بدلی دو سالہ ہوتی ہے - جنرل کی طلب پانسو - کرنیل کی دو سو - کپتان کی ایک سو
میجر و جیمنٹ کی پچاس - منشی و صوبہ دار کی پچیس - جمعدار کی ۱۸ - حوالدار کی ۱۴ - نایک کی
دہ - سرجن کی للوعہ - سپاہی کے نو روپیہ ماہوار ہین - تین رسد کے وضع ہوجاتے
ہین - باقی کا ٹین حسب ضرورت کسی پلٹن مین اسوقت پانسو سے زیادہ ڈہائی سو سے
کم و توپخانہ مین چار توپون سے زیادہ اوسط درجہ پانسو درجہ کی نفری و مقدار نہین ہے
وردی و ساز و یراق و اسلحہ سب درست ہین سامان جنگ ہر جگہہ موجود و مہیا ہے
قواعد شاستری کے جو مہاراجہ صاحب نے اب دوارکا ناتہہ کرنیل پنڈت سوہنو صاحب
کے ذریعہ تیار کرائی ہے یہ فوج کرتی ہے مدارس جنگی جا بجا موجود ہین - کوہستان - اندرونی
و بیرونی و بلتستان و گلگت کے سب لوگ جنگی و جفاکش ہین - کشمیری ہتیار اوٹہانی
کے لایق نہین ہین - افسریان اور عہدہ ہر ایک قوم کے آدمیون کو برابر ملتے ہین -
گورکہیون کی تنخواہ مین ایک روپیہ اورون سے ایزاد ہے - وقت ضرورت پہ پچاس ہزار آدمی
تک سرکار والا فوج تیار کر سکتے ہین مگر جنگی و آئینی استعداد ہی جسکا اوپر ذکر ہوا -

ہر یکشنبہ کو حضور والا فوج کا علیحدہ ملاحظہ فرماتے ہین جس طرح سے منگل کو نوشیروانی دربار عدالت ہوتا ہے سال بسال ہر تبدیلی کے موقعہ پر سب کی حاضری ہو کر ترقیان و تنزل و عطاے انعام و ادخال سپاہیان ضعیف العمر قلعجات مین ہوتا ہے ہر روز سواے شنبہ کے ایک دو گھنٹہ قواعد فوج ہوتی ہے جو سپاہی معذوری یا غیر حاضر ہوُن اونکے لئے کانجی ہوس یا قیدخانہ علیحدہ بنا ہے جو لوگ عدالتون سے قید قانونی کی سزا پاوین اونکا جیلخانہ جمون وادوہم پور وکشمیر وغیرہ مقامات عدالت مین علیحدہ ہین - اون سبکو روٹیان ملتی ہین - اور پوشاک قیدیان با مشقت سے کام لیا جاتا ہے - پولٹیکل قیدی و قیدیان مال پلٹنون و توپخانون مین قید رہتے ہین - اون سب سے زیادہ تر سخت بلوائے و مُفسدہ پرداز قلعجات مین قید ہوتے ہین - بجاے کہنہ حروف ڈوگری حروف جدید خود تیار فرما کر اوس زبان مین ہر علوم کی کتابین چھپوادین - بلکہ اخبار جمون گزٹ بھی اوہنین حروف مین شایع ہوتا ہے

ڈوگری حروف جدید



انتظام خانگی مہاراجہ صاحب نے بوجہ احسن یون کر رکھا ہے کہ بڑے میان صاحب بہادر میان پرتاب سنگھ صاحب بہادر ولیعہد تو وارث مسند شاہی ہین - اور فرزند دوم سری میان صاحب میان رام سنگھ جی صاحب بہادر سپہ سالار افواج کو رام نگر بطور جاگیر دیا ہوُا ہے جسکا انتظام اونہون نے بطور خود بدولت کیا ہوُا ہے اور فرزند سوم میان امر سنگھ صاحب بہادر نگران معاملات مُلکی کو اول بہدرواہ جاگیر مین دی ہوئی تھی - چنانچہ سمت ۱۹۳۰ب مین باشندگان بہدرواہ نے کچھہ ناراضگی ظاہر کی جسپر وہ قید سنہ ۱۸۸۱ع

یہی رہے اور بجائے بہدرواہ میان صاحب کو بسولی جاگیر مین ملی - راجہ موتی سنگہ
صاحب بہادر کو مہاراجہ صاحب کلان نے پونچہ دے رکہا ہی - شہزادی صاحبہ کو رام
کوٹ دی رکہا ہے تاکہ تنازعہ آیندہ نہو ماسوائے اسکی جاگیرداران ذیل ہین - کوہستان جمون
مین راجہ چننی - میان لوگان سرو ہین - سولہ - جسندراہ - بہارک - کانگڑی -
دیوکا - بہجوال - بہراپو - دال - سایر - جاگیرداران خورد - علاقہ چہبال - ضلع
مظفرآباد مین ہوشیار - کہٹائی - دوپٹہ - کہوڑے - اوڑی - یہہ سلطان کہلاتے
ہین - گلگت مین اکبرخان راجہ اسکردو مین راجہ اسکردو - حضور والا کی قلمرو مین قلعجات
ذیل مشہور ہین جہان سپاہی ہین اور کلانترین مین توپین بہی ہین - علاقہ کوہستان جمون
رام گڈہ - سوچیت گڈہ - جسروٹہ - سمیر گڈہ - گج پت - دیوی گڈہ - کوٹلی - جہنگانو
رام نگر - سمرتہ - کانہو - باڈی گڈہ - بہڈوہ - لبنت پور - چنجلو - متصل - بسولی - کشتواڑ
بہدرواہ - اکہنور - دیوی گڈہ - قلندری - ونتی - امر گڈہ - پتلی - ببل - گلاب گڈہ
کہمباہ - جمون مین - باہو - ریاسی - سلال - منگلا مائی - منگلا دیوی - بہرن گلہ - ڈوڈہ
ڈنہ - راجوری منادر وغیرہ - کشمیر مین ہاری پربت - شنکر گڈہ - بارہ سولہ - مظفرآباد
مین - مظفرآباد - اوڑی - دوپٹہ - چکار - ونہ - شاردا - کیرن - کرنا - تبت خورد
بلتستان مین - لداخ اسکردو تک - ہراموش - بوانجی - ولیل وراس - سنگل چہبروٹ
خروٹ - گلگت - بارگو - دیورشیر - گاہ کوچ - گل پورہ - نبل - بکروٹ - منادر
حصورہ - ببر - وغیرہ

۱۸۵۷ سمت ۱۹۱۴ مین دیوان ہریچند و جنرل دہرم سنگہ غدر کے موقع پر بغرض اعانت صاحبان
انگریز حضور انور نے بہیجا دیوان ہریچند وہین مرگیا اسی سالمین حضور انور رونق افروز
کشمیر ہوئے اور تمام ذخیرہ ہاے شالی کہنہ کو نیلام کیا - وزیر پنون کو حاکم بناکر ...

۱۸۶۰ء جمون ہوئے - سمت ۱۹۱ ب مین امساک بارش کے باعث لوگ قحط سے تنگ ہوئے اور رد بیعد
صاحب کی شادی مبارک ریاست چنبہ مین تبرک و احتشام شاہی ہوئی - یہہ رانی صاحبہ
۱۸۶۳ء میان صاحب کی سمت ۱۹۱ ب مین سرگباش ہوئی - پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین رونق افروز ہوئے
۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء سمت ۱۹۲۰ ب مین دیوان کرپارام صاحب کشمیر مین تشریف لائے اِس سال مین ایک ماہ
تک صد ہا زلزلہ محسوس ہوتے رہے اور روزیہ ہنون کی نسبت علت زیادہ ستانی
چہار ترک فی خروار ثابت ہوئی - بعد اوسکے دیوان صاحب موصوف معہ مہانند جیو در انصرام
۱۸۶۴ء کوہٹی انتظام جمون کو تشریف لے گئے اور اسلئے سمت ۱۹۲۱ ب مین بجائے وزیر پنون دیوان
کرپارام صاحب صدر نشین مسند حکومت کشمیر ہوئے - مہانند جیو کو ڈول جنس ملا - لیکن
سود ہی ستی کو شالبافون نے راجہ کاک پر بلوا کیا - ۷ نفر شالباف بہاگتے ہوئے دریائے
کٹہ کول و سونٹہ کول مین ڈوب کر مر گئے - ایک ماہ کے بعد راجہ کاک بہی مرگیا چونکہ
سوائے ایک دختر کے یہہ لاولد تہا - اسلئے ناتہہ جیو خرپورہ کے بیٹے راجو کو اپنا
متبنٰی کیا تہا راجہ کاک کا مرنا تہا کہ درغ شال کو تنزل ہوتا گیا - اسی سالمین قحط عظیم
اوٹہا - دیوان صاحب نے پنجاب سے بصرف کثیر کنک منگوا کر ارزان فروخت
کی اور سات آٹہہ ہزار خروار شالی محتاجون کو بطور خیرات دی اور کشمیر کو چار حصون
۱۸۶۵ء مین تقسیم کیا اور ہر ایک مین ایک ایک افسر خاندان دیوان صاحبان مین سے مقرر ہوا سمت ۱۹۲۲
ب مین خود حضور والا رونق افروز ہوئے اور ۲ ماہ کے بعد دیوان صاحب کو ہمراہ لیکر
۱۸۶۶ء مراجعت فرمائے جمون ہوئے - اور دیوان ٹہاکر داس ناظم کشمیر ہوا سمت ۱۹۲۳ ب
مین وبا ہیضہ نے بہت نقصان کیا - سرکار والا نے محکمہ ہائے عدالت قانون انگریزی
۱۸۶۹ء کے موافق اجرا کئے اور صیغہ اسٹامپ اجرا ہوا - سمت ۱۹۲۶ ب مین سرکار والا پہر
۱۸۶۸ء جلوہ فرما ہوئے ایک سال کے بعد مشن پارکند واپس آیا - اور سمت ۱۹۲۵ ب مین

جرنل دہرم سنگہ و اعانت صاحبان انگریز گوا ور گو گئے جسکے صلہ مین اونکو سرکار
انگریزی سے تمغہ عطا ہوئے۔ سمت ۱۹۲۷ب مین حضور والا پہر رونق بخش ہوئے۔ اور وزیر ۱۸۷۰ء
پنون ناظم کشمیر مقرر ہوا تو دیوان ٹہاکر داس پرتشی و عیاش تہا۔ اسکا انتظام اچہا نرہا۔ اسی
سال مین بجاے چار رونڈ کے چہہ نواریتن بنین۔ سمت ۱۹۲۸ب مین مہاراجگنج اور لال ۱۸۷۱ء
منڈی کی بنیاد رکہی گئی۔ سمت ۱۹۲۹ب مین ہنگامہ مسلمانان سنت جماعت و اہل تشیعہ ۱۸۷۲ء
ہوا اور مہینہ نے ہزارہا خانہ برباد کیئے اور سکہ بدلا گیا۔ بجاے خام روپیہ کہنہ کے چلکی
روپیہ سوج ہوئے اور پنڈت صاحب رام آفتاب عالم سنسکرت جان بحق تسلیم ہوا اور
حضور والا نے اہل تشیعہ کو بعوض نقصان کے جو کہ سُنیون کے دست غارت سے
اونکو پہونچا تہا تین لاکہہ روپیہ بہ نظر رعایا پروری کے عطا کیئے۔ اور سمت ۱۹۳۰ب ۱۸۷۳ء
مین حضور والا زینت بخش ہوئے اور ملک کا انتظام فرمایا۔ پہر سمت ۱۹۳۲ب مین تشریف لائے ۱۸۷۵ء
تب ہی مطبع تحفہ کشمیر کا اجرا ہوا۔ اٹہنگلی پورہ مین آتش زدگی عظیم واقع ہوئی۔ زمینداران
کو حضور انور نے تخمیناً سات لاکہہ روپیہ باقیات سے معاف کیئے اور شالبافون کے باج
مین تخفیف کی اسی سال مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تین روز تک
رونق افروز جمون رہے۔ سمت ۱۹۳۳ب کو حضور انور بہ غرض ملاقات نواب گورنر جنرل ۱۸۷۶ء
صاحب بہادر شملہ کو تشریف لیگئے۔ سمت ۱۹۳۶ب ملک مین پہر وبا آئی ہزارون لوگ مرگئے ریاست ۱۸۷۹ء
کو یہ سخت صدمہ پہونچا کہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر مدار المہام و مشیر اعظم کشمیر پر
فیض و کرم ہر دلعزیز مصنف گلاب نامہ و گلزار کشمیر وغیرہ کتب نے انتقال
فرمایا سبکو اپنے فراق سے دکہایا اور بجاے اون کے اونکی نعم البدل جناب دیوان
اننت رام صاحب بہادر نے خلعت دستوری پایا جس سے خالق نے اونکا غم
بہلایا کوہ پنجی نامہ مین ظہور گرمی آتش سوئم بی ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ب مین حضور والا پہر ۱۸۷۷ء

رونق افزاے کشمیر ہوے چشمۂ چھبل مین طبع مبارک قدرے حد اعتدال صحت سے
باہر ہوئے انتظام ملک دیکہوٹ کرنے مین معروف ہوئے زمینداروں کو نسبت افسرون
کی سرکشی کا خیال ہوگیا وزیر پنون کو اون سے ملال پیدا ہوا سمت ۱۹۳۰ ب مین نواب ۱۸۷۳ع
صاحب بہاولپور اور مہاراجہ دہین سنگہ یہان تشریف لائے تخمیناً دو تین ماہ کی
سیر و سیاحت کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ سمت ۱۹۳۱ ب مین اول دفعہ تارلگایا ۱۸۷۴ع
گیا۔ اسی سال مین راجہ موتی سنگہ صاحب والی ریاست پونچہ بمراد دعوت حضور والا
بتقریب زنار بندی اپنے ولیعہد صاحب کے تشریف لائے اور پر تشٹا ربنیر السوامی
و پرتاب السوامی کے ہوئی اس سال تک تخمیناً اونیس لاکہہ روپے کے تعمیرات کشمیر مین
ہوچکی ہین سمت ۱۹۳۲ ب مین ڈاکٹر بہولر صاحب متوطن جرمنی یہان آکر بہت پستکین ۱۸۷۵ع
سنسکرت کی پرانی جو بہوج پتر پر لکہی تہین لیگئے۔ انکی تعداد قریب آٹہہ سو کے
تہی۔ اسی سال مین بہ تجویز راقم جلسہ ست کرم سبہا مندر دیوان کرپارام صاحب
مین اجرا ہوا جسکا منشا یہہ تہا کہ رسوم قبیح دور ہون اور سرکار والا کا شکریہ ادا ہوا
کرے مگر اوسکو پنڈت راجو گنجو کی نالایقی سے جلسہ دہرم سبہا مجوزہ سرکار والا
ناکامیاب ہوا یکلخت بند ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ کے ماہ ستمبر کو میان لچہمن سنگہ صاحب فرزند ۱۸۷۷ع
اصغر حضور والا نے بہ درد گلو انتقال کیا جسسے حضور انور کو سخت رنج ہوا۔ اور شہر مین
ہڑتال رہی۔ اسی ماہ و سال مین کپتان ٹرلف صاحب افسر آن سپیشل ڈیوٹی
گلگت مقرر ہوا نرخ شالی مین ۲ ر ایزاد ہوئے پنڈت مہانند جیو دفتر سے معزول
ہوا۔ افزونی بارش باران و برف کے باعث زراعت شالی کو بسبب غفلت
وزیر پنون صاحب بڑا نقصان پہونچا۔ اول شالی مین بو ہوگئی اور تمام سڑگئی
چار روپیہ فی خروار مقرر ہوا۔ بجاے کوٹہیون کے گماشتہ فروخت شالی کو مقرر
ہوئے یہہ قحط سمت ۱۹۳۵ اور سمت ۱۹۳۶ تک رہی راہداری بہی موقوف ہوگئے ۱۸۷۸ع

جو عہد اسلامیہ سے چلی آتی ہے بشرط زیست اس قحط کی کیفیت ایک علیحدہ رسالہ مین
لکھی جاویگی - اصل مین سنہ ۱۲۹۳ھ مین جو زمینداروں نے نسبت وزیر پنون کے سرکشی ۱۸۷۷ع
کر کے حضور والا مین فریادین پہونچائین - اس ناراضگی سے بعد مراجعت فرمائی سرکار والا
کے وزیر مذکور نے زمینداروں پہ سخت تشدد کیا اونہون نے بیدل ہو کر شالی
کو نہ سنبہالا - قدرت الٰہی سے بارش برف نے اوسکو جلا دیا قحط کا ظہور ہوا دوسری
فصل مین بارش ہی نہ ہوئی باوجود موجود ہونے کے بہی وزیر نے تمام شالی ضبط کرلی
گذر بند کر دیئے نرخ قیمت کا بڑہ گیا او دہرکا مزاج مین کرشنیہ ہان نایب کے بموجب
مرضی وزیر مذکور کے زمینداروں کا بیج تک چہین لیا خانہ تلاشیون سے بربادیان کین
اناج عنقا صفت ہو گیا جسکے ہاتہ جہان غلہ آیا وہین اوسنے غایب کرلیا زمینداروں
نے تحصیلداروں سے ملکر خرمنون کے خرمن چرا لیئے زمین کے نیچے چاہات مین چہپائے
زمین و آسمان سے بہوکہون کے آہ و نالہ کی صدا بلند ہوئی - جبون سے جو اہلکار انتظام
کو بہیجا گیا اوسنے مزید بران بندوبست کیا بابو نیلمبر صاحب نے ایک روپیہ کے دو سیر چاول
لگا دیئے رہے سہے ہوش لوگون کے مارے گئے - افسران ضلع کی نسبت واصلا ہین ہونے
لگین - بابو صاحب نے قانون خاص قحط جاری کئے - شہر مین بہی خانہ تلاشیان
ہوئین - رابو راد ہاکشن افسر پولیس نے خانہ تلاشیون مین خوب خانہ بربادیان
کین سب بندگان خدا غربا و مساکین نے مرنا روبفرار ہونا چلانا شروع کیا - صہر لوگون کے
دون سے جاتا رہا کہا کہ ہی ہائے وائے کرتے رہے - اسیر لبا کہ سنہ ۱۲۹۵ھ جناب دیوان سنہ ۱۸۷۸ع
اننت رام صاحب بہادر تشریف لائے مقدم شریف کی برکت سے ایسا عمدہ انتظام
ہو گیا کہ دو دن کے عرصہ مین گلی کوچہ و بازار مین خوشہ نکائی و سنگہاڑہ و شالی
ہی شالی ہو گئی غربا دست بدعا و فارغ البال ہوئے - کوٹہی داروں و قحط سازون کو

سڑا ہئین طیار ہین - خیرات خانہ جا بجا کہل گئے مسافر خانہ اجرا ہوئے یتیمون وبیکسون کے
دستگیری خوراک وپارچات وضروریات سے ہوئی اجڑے ہوئے ملک مین آبادی
کا رنگ آگیا - مگر خداوند کریم کو اور کچھہ منظور رہتا - جناب دیوان صاحب ممدوح دورہ مین تھے
کہ یکایک خبر وحشت اثر انتقال ہونے جناب دیوان جوالاسہاے صاحب بہادر سی
ایس آئی کی پہونچی جس سبب سے دیوان بدری ناتہہ دن کو حاکم اعلیٰ بنا کر جناب
موصوف جمون کو تشریف لے گئے! در وزیر پنون موقوف کیا گیا - یہہ شخص بے شک
بڑا جفاکش منتظم تجربہ کار ہے مگر مغرور وکینہ جو وخودستاے وعیاش وبیرحم و
بخیل ناواقف قانون زشت خط سرکش ہے رعایاے کشمیر اس سے بہت تنگ
ہوگئی بلکہ اب کوہستان جمون مین بہی جسکے منہہ سے سنو یہی کہتا ہے کہ کشمیر کو سبز
باغ بنا کر اب کوہستان کے لئے سنگ جفا پہینک رہا ہے - اودہر سری حضور والا نے
ازراہ رعایا پروری وغریب نوازی کشمیر کے بہرے ہوئے خزانے خالی کردئے
پنجاب وکوہستان سے غلہ گران قیمت خرید کر بمصرف نیت تمام کشمیر مین بہیجدیا -
تمام اچھے اچہے افسر اس کام مین لگا دئے جنہنے ہوشیاری کی اوسی کی ترقی کردی
با تہال وشوپیان وپونچہہ وبارہ مولا کی راستے گندم پنجابی پہونچایا بجز غلہ پہونچانے
کے حضور ممدوح کو اور کوئی کام اچہا معلوم نہ ہوا اور رعایا کے ساتہہ طرح طرح کی رعایتین
کی گئیں اودہر وبا وآتش زدگی کا زور بہی ہوگیا - اور ڈاکٹر ڈون صاحب نے جناب
مدار المہام کو لکہہ بہیجا کہ اونکو اطلاع ملی ہے کہ کشتیان قحط زدگان کی غرق تالاب
اولر کی گئی ہین جسپر دیوان بدری ناتہہ صاحب ومسٹر ہنوئی صاحب کا تنازعہ مقدمہ
ہوا اوہ تردید وہ تنسیخ کرتے رہے - آخر کار جب دونون قایل ومعقول ہوئے
تو صلح وگریز کے اصول جوئے فاعل مفعول ہوکے مجہول قربانی مین مقبول ہوئے

اسکی کیفیت بہی علیحدہ تحریر ہوگی سمت ۱۹۳۶ ب مین حضور والا کی چہرہ رونق افروز کشمیر ہوئے ہنوئی صاحب کی مہربانی سے چند بے قصور اسیر ہوئے۔ صورت ووحرفی اوسکی یہہ ہے کہ جب کوآکاراے حضور انور کے ویر ناگ مین بلند ہوئے تو راقم سے اِس لئے کہ راقم عہدہ نازک اخبار نویسی پر ممتاز تہا۔ جناب مدار المہام صاحب بہادر نے فرد تغلب شالی وچال وچلن اہلکاران موجودہ کشمیر کا مانگا جو کہ راقم نے بموجب فرض منصبی وحکم ولیعمت کے بمعہ وجہ ثبوت پیش کیا۔ چونکہ اوسکے اظہار سے نسبت اشخاص کی گرفتاری وخرابی بسبب اونکی بداعمالی کے متصور تہی۔ اور حضور ممدوح نے اُس رپوٹ کو پیشی مین رکہکر حکم دیا کہ سری نگر مین پہونچکر اوسکی تحقیقات ہوگی تمام بد اعمال اپنے کردار ناہنجار کے خوف سے بذریعہ ایک معتبر حضور ممدوح سے واقف ہو کر گہبرائے اور سب نے متفق اللفظ وباتفاق مشورہ کیا کہ جس طرح ہو سکے قبل از ورود دوایرۂ دولت بندگان حضور انور رہر گوپال کا کام تمام ہُوا اور سرکار والا کے دلمین اُسکے طرف سے غبار بٹہلایا جاوے تو آبرو رہے ورنہ خاک مذلت آتش غضب حضور والا سے اونکے سر پر ہُوا کی طرح چلیگی۔ بدین خیال ایک بدمعاش کو (جسنے مقدمہ کشتی مین مسٹر ہنوئی صاحب کے پاس مخبری کی تہی) خوف ورجا سے ترغیب دی کہ وہ بحضور عرض کرے کہ اوسنے راقم کے سکہلانے سے وہ کام کیا تہا۔ اودہر پنڈت سالگ رام برادر راقم نے ناتجربہ کاری سے ملازمت صاحب مذکور کی اور سیر خود اون بدبازون نے اوسکے حوالہ سے حضور انور کے دلمین اشتباہ سازش راقم ڈالدیا۔ ایک طرف نے ترغیب ہنشۂ مخبران تہا یا دوسری طرف نے اخفا کنندہ جتایا حضور والا کی نظرون سے گرایا اور زیست مین ہی بمعہ تمام خاندان ووابستگان کے ویران وبرباد کرکے گور مین پہونچایا اون سے جو جو ہو سکا وہ جور وجفا کرایا باوجود اسکے

حضور والا نے ومدار المہام صاحب نے ہر طور راقم پر رحم ہی فرمایا سرنوشت ازلی کے تحریر
نمک حلالی سے پیشانی کا لکھا پیش آیا زہی یاوری بخت جو میرا جان و مال اہل و عیال آج
ولی نعمت کے کام آیا اسمین کیا کم فخر ہے حافظ خون میخورم ولیک نہ جائے شکایت است
روزئی ما ز خوان کرم این نوالہ بود ؂ اِس قحط سالی مین بہت بہت خرابیان ہوئین
تخم ابریشم جو ترقی پہ تہا عدم کے ساتھ ملگیا پہر سمت ۱۹۳۷ ب مین حضور انور قدوم میمنت ۱۸۸۰ء
لزوم سے اُس گلزمین کو سرسبزی بخشی بجاے چہہ وزارتون کے چار ہی مقرر فرمائین
صیغہ پولیس بیرونجات مین بہی قایم ہوا تمام معاملہ سرکاری کا ٹہیکہ ہوگیا - لچہمی کول
جامع مسجد مین پہونچائے گئے - سمت ۱۹۳۸ ب مین اول مہاراجہ صاحب اور بعدہٗ ماہ مارچ مین ۱۸۸۱ء
حضور انور رونق بخش ہوئے اِس سالمین علامات باقی ماندہ قحط دور ہوئین اور طبع
مبارک حضور والا مرض ذیابیطس سے ناساز ہوئی ہر چند اسکا معالجہ ہر ایک پہلو سے
کیا گیا - مگر اسکی صورت گاہے چنین گاہے چنان ہے - قیدی خونی تک جنکی قسمت
ہتی رہا کئے گئے - باب خیرات و کرم وا ہوئے - عام و خاص تندرستی کے لئے دعاگو ہین
کہ حضور کا سایہ ہما پایہ رعایا برایا و نمک خواران کے سر پر مدام سایہ افگن رہے سمت ۱۹۳۹ ۱۸۸۲ء
ب مین کشتوار سے آٹھ منزل آگے سرحد لداخ سے ایک منزل ورے جہان سے لداخ چار
منزل ہے اتصال دریاے بہاگا و چیندراسے ۲ منزل پر کوہ پالنگا پاڈر مین کان
نیلم دستیاب ہوئی جس مین چند ماہ تک سنگ جواہر نیلم ملتا رہا - اسی سالمین بماہ
پہاگن بجاے مسٹر ہنوئی صاحب کرنیل سینٹ جان صاحب تشریف لائے - ماہ پہاگن
کو حضور والا نے جمون مین شادی میان بلدیو سنگہ صاحب ولیعہد راجہ موتی سنگہ صاحب
والی پونچہ راجہ ناہن کے کنور کی صاحبزادی سے بصرف خزانہ عامرہ فرمائی اور راجہ
جسوال جاگیردار رام کوٹ کی صاحبزادی کی شادی راجہ صاحب چنبہ سے ہوئی - نواب

لفٹنٹ گورنر سر ایجنسن صاحب بہادر جموں کو تشریف لائے اور بہ تقریب فتح مصر ۳۱
اتواپ کی سلامی سر ہوئی۔ راجہ صاحب فرید کوٹ تشریف لائے۔ کشمیر مین سب سے
اول سمت ۱۹۱۶ ب مین میجر جی بیکر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ آفسر آن سپیشل ڈیوٹی ہو کر آئے ۱۸۵۹ع
دوم سمت ۱۹۱۷ ب مین ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوان ۱۸۶۰ع

نمبر	سمت بکرمی	نام	عہدہ	مقام عہدہ	نمبر	سمت	نام	عہدہ	مقام عہدہ	
۳	۱۹۱۸	جنرل ون کاٹلینڈ	ڈپٹی کمشنر	ملتان	۱۱	۱۹۲۷	سمائیلی صاحب		گوجرانوالہ	۱۸۶۱ع
۴	۱۹۱۹	میجر فارنگٹن صاحب سی ایس آئی	=	امرتسر	۱۲	۱۹۲۸	گرڈل سٹون	اندر سکرٹری		۱۸۶۲ع
۵	۱۹۲۰	سمائیلی صاحب	=	بنون	۱۳	۱۹۲۹	مکسویل صاحب	ڈپٹی کمشنر	فیروزپور	۱۸۶۳ع
۶	۱۹۲۱	کوپر صاحب	=	کانگڑہ	۱۴	۱۹۳۰	وائین صاحب	اندر سکرٹری		۱۸۶۴ع
۷	۱۹۲۲	جنکن صاحب			۱۵	۱۹۳۱	لفٹنٹ کرنل ارم سٹون	ڈپٹی کمشنر	راولپنڈی	
۸	۱۹۲۳	کوپر صاحب	ڈپٹی کمشنر	لاہور	۱۶	۱۹۳۲	میجر بیلی ڈوی ہنڈرسن		سی۔ ایس۔ آئی	
۹	۱۹۲۴	کروکرافٹ صاحب	=	راولپنڈی	۱۷	۱۹۳۳	الیف ہنوئی صاحب	ریذیڈنٹ	نیپال	
۱۰	۱۹۲۶	برسٹو صاحب	=	جہلم	۱۸	۱۹۳۹	کرنل سنیٹ جان صاحب			

کرنل یور جان سنیٹ جان صاحب کے وقت سمت ۱۹۳۹ ب مطابق ۱۸۸۲ع مین دو باتین
قابل اندراج تاریخ یہہ ہوئین کہ اول دیوان بدری ناتھ صاحب حاکم اعلےٰ کے مکان جلکر خاک
سیاہ ہو گئے اور تخمینا کئی لاکہہ روپیہ کا نقصان ہو گیا اور اونکے تمام ہمسایون کا بہی یہی
حال ہوا۔ دوم ماہ نومبر ۱۸۸۲ع مین حضور لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب
بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند معہ لیڈی رپن صاحبہ براہ
جموں بطور سیر و تفریح طبع رونق افروز کشمیر ہوکر ایک ہفتہ کے بعد براہ بارہ مولا و کوہ مری
مراجعت فرماے لاہور ہوئے۔ یہہ اول ہی دفعہ تہی کہ ایک نیک نیت و نیک نام رفاہ جمہور

حاکم دانا معدلت گستر غریب پرور وایسرائے نے بجریدہ طور سیر کشمیر فرمائی اُنہون نے
مہاراجہ صاحب بہادر کی ایک ضیافت جمون مین اور دوسری سری نگر مین قبول فرمائی
باقی سب جگہہ انتظام اپنا رکہا - میان پرتاب سنگہ صاحب ولیعہد و دیوان
اننت رام صاحب مدارالمہام جزوکل حضور ممدوح کی ہمرکاب اس دورہ کشمیر مین رہے اور قریب تین
ہزار قلی باربرداری وغیرہ مین مصروف ہوئے - چونکہ طبع مبارک حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی بد قسمتی
رعایا برایا سے ناسازگار رہی اسلئے اکثر بد انتظامیون اور بعض ناعاقبت اندیش کارداران کی زیادتیون نے
کسیقدر نقص اس ریاست مین پیدا کر دیا ہے - مگر بیدار مغزی و جانفشانی شب و روزہ دیوان
اننت رام صاحب بہادر سے پہر بہی صورت امن ہے اور تمام بوجہ امورات جزوکل کا دیوان صاحب ممدوح کی ذات
خاص پر منحصر ہے اور اونہین سے انجام پاتا ہے

راجہ کاک کے مرنے کے بعد فرانس کی شکست کے باعث داغ شال مین یہانتک کساد بازاری ہوگئی کہ جہان
۷۰ لاکہہ روپیہ اس تجارت کا ملک مین پہیلتا تہا اور ۱۳ لاکہہ خزانہ عامرہ مین آتا تہا وہان اب صرف
زکوۃ کے کچہہ روپیہ کی آمدنی باقی رہ گئی ہے - شاستری تعلیم کو بہی ازبس تنزل ہو رہا ہے صرف پنڈت
دامودر نعم البدل صاحب رام پنڈت فاضل اجل علماے سنسکرت مین یگانہ عصر ہے - فارسی
وشاعری مین مرزا احد متخلص بہ مقبل لایق تعریف ہے

سیاحون کے آنے سے تخمیناً ۹ لاکہہ روپیہ ملک کے ملاحون دشکاریون واہل نشاط
طوایفون - دستکارون - نقاشون و زرگرون وغیرہ کو سالیانہ ملتا ہے جو کہ تمام ملک مین پہیلتا
ہے - اور سیاحان کشمیر تمام معاملات انہین سے متعلق رکہتے مین - یہہ بہی قابل ذکر
ہے کہ سمت ۱۹۳۸ ب کو جمون کی ایک دیوی دوارہ مین ایک پنجابی برہمن نے زبان کاٹ کر سنہ ۱۸۸۱ع
چڑہا دی تہی جو کہ پانچوین روز بقدرت حق بدستور لگ گئی - فقط

تمام شد حصہ دوم گلدستہ کشمیر

حصہ سوم

ضمیمہ تواریخ گلدستہ کشمیر

متضمن بہ نقشہ جات

نقشہ منادر و تعمیرات قدیم واقع کشمیر

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب تعمیر ہوا	کیفیت
۱	مندر گوپتیشی	موضع پولی شاہ آباد	.	.	صرف اسکا چبوترہ باقی رہ گیا ہے
۲	مندر بونہ گونڈ	شاہ آباد دیمر کوہ	راجہ سندیمان	۴۴ بکرمی	یہ مندر پتھرون کا بنا ہوا ایک پہاڑی پر ہے۔
۳	مندر بجی گونڈ	موضع نارو	بجی	۳۰۴۳ کلجگی	یہ مندر نالہ پر ہے۔
۴	مندر ارگام	چشمہ ارگام پرگنہ	سندیمان	۴۴ ب	یہ چشمہ ایک کوہ پر ہے۔
۵ و	عمارت مندر	کوہ سلیمان	گوپادت	۲۷۳۴ ک	ابھی تک ثابت ہوا اسکو پہلے

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	سنہ یا سمت	کیفیت
۶	جشٹی شور				للتادت نے راجہ گوپادت کے لئے پہر سندیمان نے بنایا اسنو نے بہی اسکو بنوایا تہا ٭
۷	بٹی شور	زینہ کدل	راون	۳۴۰۴ ک	اسمین زین العابدین دفن کیا گیا تہا اسلئے بڈشاہ کے نام سے مشہور ہی ٭
۸	مندر	متصل جامع مسجد	تارا پیڈ	۳۷۳ ب ۲۵۵ عیسوی	صرف کہنڈرات باقی ہین اسکا اوّل نام تاراپیڈ تہا پہر اسکو گراکر جامع مسجد بنی ٭
۹	مسجد اخون مُلا شاہ	ہاری پربت	اخون مُلا شاہ	۳۶۶۱ ب	شکستہ ہی ٭ ۱۶۰۵ عیسوی
۱۰	مندر	متصل زینہ کدل	زیادت	۸۷۷ ب ۷۲۱ عیسوی	بازار محمد حاجی مین ابتک کسیقدر موجود ہی اسکو اگنی منن بہی کہتے ہین ٭
۱۱	مندر	اشیہ باری	سندیمان	۴۴ ب	چہوٹی ڈل پر سرینگر کے شمال مین ۶ میل پرگنہ پہاک مین ویران سندیمان نے گوری و الشان دیو کے نام پر بنایا تہا ٭
۱۲	مسجد بہاؤالدین	ہاری پربت کے پاس	بہاؤالدین		ایک پرانے مندر کو گراکر اسکو بنایا تہا
۱۳	مندر	بہاؤالدین کے مقبرے پر	پیرورسین	۹۱۸ ب	بڈشاہ کے عہد مین منہدم کیا گیا ٭ ۱۳۲۳ء

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۱۴	سند شہاب بابا	سری نگر		•	ویران ہے اسکو آستان شہاب بابا کے نام سے مسلمانون نے مشہور کیا ہے
۱۵	مندر	متصل نئی کدل	راجہ زیادت	۷۷۸ ب ۷۲۱ ع	محلہ محمد حاجی مین اسمین اب ایک فقیر کی قبر ہے ؞
۱۶	مندر	امیرا کدل	راجہ للتادت	۷۷۶ ب ۷۱۹ ع	اب ویران ہے پہلے اسمین بڑے بڑے پتھر لگے تھے ؞
۱۷	مسجد خانقاہ	صراف کدل	بڈشاہ	۱۴۹۹ ب	ایک پرانی مندر کے پتھرون سے تیار ہوئی ہے
۱۸	مندر	لب ڈل	سندیمان	۴۴ ب	سرینگر سے ۴ میل پر ویران ہے ؞
۱۹	؍؍	زینہ کدل	زیادت	۷۷۸ ب	بڈشاہ کے عہد مین گر گیا ؞
۲۰	؍؍	پاندریٹھن	اشوک	درمیان سنہ ۲۵۳ و ۲۶۶	سرینگر کے جنوب مشرق مین ۳ میل پر ایک تالاب کے درمیان ہے ؞
۲۱	مقبرہ نور الدین	چرار	زین العابدین	۱۴۹۹ ب	سرینگر کے جنوب مغرب مین ۱۶ میل ہے
۲۲	مندر	پانپور	اجتا بیڈ	۹۸۸ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل ویران ہے ؞
۲۳	مندر	بالاہامہ	شیرورما	۹۳۶ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل پرگنہ وہیو مین ؞
۲۴	؍؍	نیون	کوروما وزیر اونتی ورما	۹۳۶ ب	پانپور کے شمال مشرق مین ۳ میل ویران ہے ؞
۲۵	؍؍	بارسو	سیگ و اہن	۹۱ ب	پانپور سے ۶ میل جنوب و مشرق مین ویران ہے

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ		کیفیت
۲۶	مندر	لتہ پور	للتادت	۷۷۶ ب	پانپور کے جنوب مین دریاسے پر ۴ میل ویران ٭
۲۷	″	جادہ باری	شیرورما برادر اونتی ورما	۹۳۶ ب	اونتی پور کے شمال مغرب مین ایک میل صرف دروازہ اسکا باقی ہے
۲۸	″	غارنارستان	زیادت	۸۷۷ ب	جنوب مشرق مین سرینگر کے ۸ میل پرگنہ اولر مین ٭
۲۹	″	مارہامہ	اونتی ورما	۹۳۶	بیج بہارہ کی شمال مغرب مین پرگنہ وچہن پارہ مین ویران دریاسے پرے ہے ٭
۳۰	″	بیج بہارہ	جلوک	۳۴۰۳ ک	اسکو راجہ اشوک نے بنایا جلوک کی رانی نے مرمت کیا۔ ویران ہے ٭
۳۱	ملنگ بارا	اونتی ورما	۔	۹۳۶ ب	اونتی پور کے جنوب مین ۵ میل اوپر کوہ مین ولر پرگنہ مین ٭
۳۲	مندر	لدہو	لدہو پنڈت	۳۴۶۷ ک	لدہو راجہ بک کا وزیر تہا پانپور سے ۴ میل جنوب مشرق مین بنیاد باقی ہے ٭
۳۳	″	برابر پرگنہ کہاؤ پارہ۔	سیگوہن	۹۱ ب	اسلام آباد سی ۹ میل شرق مین ویران ہے ٭
۳۴	باغ مارشند	مارشند	شاہ جہان	۱۶۴۴ اب	اسلام آباد سی ۳ میل مشرق مین ٭

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۳۵	خانقاہ زین العابدین	کہاوریارہ	عبداللہ خان	۱۸۶۶ ب	سرینگر سی ۲۷ میل جنوب مشرق مین اننت ناگ سی ۱۵ میل ۰
۳۶	خانقاہ	مٹن	۰	۷۴۲ ہجری	اننت ناگ سی ۳ میل۔ کہتی ہین شاہ ہمدان نے یہان آکر ہاروت ماروت کو پتہر رکہکر قید کیا تہا جو پتہر ابہی موجود ہے۔
۳۷	مندر	بومزو	سندیمان	۴۳۲ ب	اننت ناگ سی ۴ میل مشرق مین ابہی لایق دید ہی۔
۳۸	″	مٹن	للتادت	۷۷۶ ب	اننت ناگ سی ۳ میل مشرق مین ویران اسکو سکندر نے جلایا تہا۔
۳۹	″	گنیش بل	۰	۱۹۹۱ ب	ایک نالہ پر اننت ناگ کے مشرق مین ویران یہان شیو جی کا گذر ہوا تہا۔
۴۰	″	ملی شور	راجا ابہی منیو	۱۰۳۸ ب	سرینگر سی ۳ میل جنوب مشرق کیطرف ایک غار مین ویران ہی۔
۴۱	باغ	لوکہ بہون	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	اننت ناگ سی ۶ میل کے جنوب مین [illegible]
۴۲	باغ	ویرناگ	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	ویران۔
۴۳	مسجد سیف الدین	نوشہرہ	سیف الدین	۱۷۲۳ ب	ویران ایک مندر کے مصالحہ سی بنی تہی۔

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۴۴	مسجد	نوشہرہ	بڈشاہ	۹۹۴۱ ب	عہد بڈشاہ مین مسلمانون نے مصالحہ مندر سے بنائی تہی
۴۵	مندر	بجارناگ	زیادت	۸۷۷ ب	ویران ہے
۴۶	مندر و تالاب	"	پردسین	۱۸۹ ب	پرگنہ بہاک مین
۴۷	مندر	بینزگام	"	۱۸۹ ب	پرگنہ بہاک مین ویران ہے
۴۸	باغ وبارہ دری	سر چشمہ بہاک و لعل	اخون ملا شاہ	۱۶۶۴ ب	عہد شاہ جہان مین
۴۹	پل دریائے سندہ	دودرہامہ	نورجہان بیگم	۱۶۶۷ ب	پرگنہ لعل مین ویران
۵۰	مندر	وانگت	بالادت	۶۴۳ ب	ویران ہے
۵۱	"	کلن	شنکر درما	۹۶۴ ب	پرگنہ لعل مین
۵۲	باغ	داس کرر	ایک پنڈت	۱۶۰۵ ب	سرینگر سے ۹ میل شمال مین نابل کے پاس عہد جہانگیر مین
۵۳	مندر	پرگنہ لعل	للتادت	۷۷۶	لعل مین ویران تین مندر ہین ایک راجہ للتادت کا ہے دوسرا سنگرام راج تیسرا اننت دیو کا ہے
۵۴	مندر تین	اندکوٹ سنبل	جے اننت	۱۲۷ ب	سرینگر سے شمال مغرب مین ۱۲ میل ویران ہے
۵۵	مندر	کپہامہ	متر شرما وزیر للتادت	۶۷۷ ب	بارہمولا سے جنوب مغرب مین ۳ میل صرف دروازہ باقی ہے
۵۶	"	پرگنہ بانگل	شنکر وزیر شنک	۶۸۱ ک	سرینگر سے ۵ میل شمال مغرب مین

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۵۷	مندر	بارہ ترٹ	للتادت	۷۷۶ ب	پرگنہ پرسپور مین سرینگر سے ۸ میل مغرب کیطرف ۔
۵۸	مندر و قلعہ	فتح گڈھ	؍؍	۷۷۶ ب	پرگنہ نارواہ مین بارہ مولا سے ۳ میل جنوب مغرب مین ۔
۵۹	مندر	بیرنو	راجہ ہتک	۶۸۱ ک	بارہ مولا کے مغرب مین ۵ میل یہان دو مندر ہین ۔
۶۰	؍؍	بونیار	؍؍	۶۸۱ ک	بارہ مولے سے ۷ میل مغرب مین درمیان نوشہرہ کے ہتک رتنک و کنشک تینون نے مندر بنوائے تھے راجہ للتادت نے مرمت کرائی ۔

مندرہائے جدید

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۱	مندر گدادھر جی	شیر گڈھی سرینگر	مہاراجہ گلاب سنگہ	۱۹۰۵ ب	اسپر طلائی پانی چڑھا ہے ۔
۶۲	مندر	گنپت یار	پنون	۱۹۱۱ ب	بلاگت سرکاری معرفت پنون وزیر بنا ہے ۔
۶۳	؍؍	حبہ کدل	؍؍	؍؍	

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
٦٤	مندر	فتح کدل	دیوان کرپا رام صاحب	١٩٢٧ ب	
٦٥	رنبہیر سوامی	״	مہاراجہ رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	١٩٣١ ب	١٩٣٢ بکرمی مین تمام مندرون سے اونچا مندر بنا ہی۔
٦٦	مندر	نوکدل و صفاکدل کے درمیان	راجہ کاک	١٩٢١ ب	ہنوز یہ مندر نا تیار تہا کہ راجہ کاک مر گیا سمت ١٩٣٠ بکرمی مین راجو نے تیار کیا۔
٦٧	״	رعنا واری	میان تہاپر سنگہ صاحب	١٩٣٣ ب	ولیعہد نے بنا جوگی لنگر ہے۔
٦٨	پُل	دریائے کرشنہ گنگا	مہاراج رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	١٩٣٣ ب	مظفرآباد مین جہان دریائے بہت و کرشنہ گنگا ملے ہین آہنی پل بنایا گیا ہے۔
٦٩	״	کوہالن	״	״	
٧٠	مندر	امیراکدل	دیوان ہنت رام صاحب	١٩٣٦ ب	
٧١	״	رامو	گنددر	١٨٩٧ ب	
٧٢	مندر و سمادہ	رام باغ	مہاراج رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	١٩١٤ ب	یہ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی ہے۔

کہتے ہین کہ کشمیر مین مندر بیشمار و بکثرت تہے جنکو بودھون نے ہی خراب کیا - پہر مسلمانون نے ۔ اب تک بہت سی کہنڈرات و ویرانجات ان کے موجود ہین بلکہ تمام مساجد و معابد ہائے اسلامیہ ہین اور بہت سی تعمیرات و دیو دارو نہین جو کہ دریا کے کنارہ پر ہین مصالحہ انکے لگے ہوئے صاف دکہلائی دیتے ہین یہ منادر نہایت عجیب

درستی ہو بنائے گئے تہے سنگ ہائے تراشیدہ ایسے ایسے جیسان کئے گئے تہے کہ شگاف تک معلوم نہوتا تہا کہ وہ کہان سے جوڑے گئے ہین یہ پتہر ۳ گز سے ۴ گز تک لمبے جنکا حجم ایک گز اور عرض ۳ گز سے ۵ گز تک ہوگا انکا لانا و عمارت پہ لگانا قیاس مین نہین آتا ٭ راقم نے صرف انہین مندرون کے نام لکہے ہین جنکا نشان کچہہ نہ کچہہ ابہی موجود ہے ٭

راستہ ہائے کشمیر

راستے کشمیر کے بہت ہین لیکن انمین سے خاص یہ ہین ٭

(۱) بارہ مولا یہ سال بہر کہلا رہتا ہے ٭ (۲) پونچہہ ٭ (۳) گلمرگ و فیروزپور یہ ۳½ مہینے بند رہتا ہے ٭ (۴) توسہ میدان - ۵ ماہ تک بند رہتا ہے ٭ (۵) سنگ سفید چہہ ماہ بند رہتا ہے ٭ (۶) پیر پنجال ٭ (۷) نندن سر ٭ (۸) سیدو ٭ (۹) کوری پول ہوکر ٭ (۱۰) کہوار رواہ یا کولگام ٭ (۱۱) بانہال بارہ ماہ کہلا رہتا ہے ٭ (۱۲) سرل یا کشتواڑ ٭ (۱۳) لبرتل ٭ (۱۴) نوبوگ نی ٭ (۱۵) پہلگام یا امرناتہہ ٭ (۱۶) دراس ٭ (۱۷) کوہ ناسون ٭ (۱۸) سندپور براہ گوریس و اسکردو ٭ (۱۹) تولاب گوریس کو ٭ (۲۰) کرناہ یا مظفرآباد ٭

انہین سے بہی چار راستے خاص ہین ٭ پہلا سب سے آسان راولپنڈی اور کوہ مری کا ٭ دوسرا اس سے کچہہ خراب گجرات پیر پنجال کا ٭ تیسرا گجرات اور پونچہہ کا ٭ چوتہا راولپنڈی و ایبٹ آباد کا گرم رستہ ہے ٭

(۱) جموں سے سرینگر براہ بانہال ٭	(۲) جموں سے سرینگر براہ بادہل ٭

(۳) جموں سے سرینگر کو براہ راجوڑی
(۴) بہمبر سے براہ راجوڑی *
(۵) راجوڑی سے پونچھ *
(۶) جہلم سے براہ پونچھ سرینگر کو *
(۷) کوہ مری سے سرینگر کو *
(۸) ایبٹ آباد سے براہ مظفرآباد *
(۹) سرینگر سے گلگت وغیرہ *
(۱۰) ایضاً براہ دیوسائی اسکردو کو *
(۱۱) " براہ دراس ایضاً
(۱۲) " لیہ کو *
(۱۳) " کشتوار کو *
(۱۴) جموں سے براہ چینی کشتوار کو *
(۱۵) ایضاً ایضاً بہدرواکو *
(۱۶) مادہوپور سے براہ بہدرواکشتوار کو *
(۱۷) چمبہ سے ایضاً ایضاً
(۱۸) کشتوار سے براہ کرگل لیہ کو *
(۱۹) کشتوار سے براہ زنسکار
لیہ کو *
(۲۰) پالم پور واقع کانگڑہ سے
لیہ کو *

(۲۱) شملہ سے براہ ونگتو اور سپی کے
لیہ کو *
(۲۲) لیہ سے براہ جوربات اسکردو کو *
(۲۳) " کاراکورم یارقند
کو بموسم گرما *
(۲۴) لیہ سے براہ کاراکورم یارقند
کو بموسم سرما *
(۲۵) لیہ سے براہ جنگ چینو یارقند کو
مغربی رستہ *
(۲۶) لیہ سے براہ جنگ چینو یارقند کو
وسطی رستہ *
(۲۷) لیہ سے براہ چنگ چینو یارقند کو
مشرقی رستہ *
(۲۸) لیہ سے گہرتلک *
(۲۹) پالم پور سے براہ چنگ چینو یارقند
کو لیہ علیحدہ چھوڑ کر *

اوّل جموں سے براہ بانہال سرینگر کو ۱۳ منازل ۔ جموں لاہور سے ۹۰ میل ۔ ... سے ۔۰ میل جہاں ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جموں	۱۲۰۰	۰	چوتھی اور پانچویں منزل کے درمیان لاریدار کا
۲	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	رستہ جو کہ ۸۲۰۰ فٹ بلند ہے آٹھویں اور نویں منزل
۳	کرمچی	۲۵۰۰	۱۶	کے درمیان بانہال ۹۲۰۰ فٹ بلند گذر [illegible]
۴	میر	۴۸۰۰	۱۳	ہے پانچویں و چھٹی منزل میں رام بن کے پاس دریائے
۵	لاندر	۴۷۰۰	۱۱	چناب بذریعہ چوبی پل کے گذرنا ہوتا ہے بجائے اس
۶	بلاوت	۵۱۵۰	۱۴	پل کے ذرہ نیچے کو ایک نیا آہنی پل بن رہا ہے
۷	رام بن	۲۵۳۵	۱۰	اس پل پر میر بحری دینی پڑتی ہے اور زکات
۸	رامسو	۴۰۷۰	۱۹	کے اسباب کی تلاشی ہوتی ہے بجائے ۳ و ۴ و ۵
۹	دیوگول	۵۵۸۰	۱۴	و ۶ منزل کے اب دو ہی [illegible] ۳
۱۰	ورناگ	۶۰۰۰	۱۵	بٹولی مقرر ہو گئی ہے وہ منزلیں چھوٹ گئی ہیں
۱۱	اسلام آباد	۵۶۰۰	۱۵	یہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہے۔ برسات میں
۱۲	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۶	مرمت طلب اور ٹٹو چلنے کے ناقابل اور
۱۳	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	دو تین [illegible] شدت برف سے کبھی بند بھی ہو جاتا ہے

میزان کل ۔۔۔ ۱۷۷

دوم جموں سے براہ بدل سرینگر ۱۲ منازل ۱۲۹ میل لمبا ہے

نمبر منزل	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جموں	۱۲۰۰	۰	یہ رستہ صرف پیادہ چلنے کا ہے بار گیر ٹٹو اس پر
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	بالکل نہیں چل سکتے جموں کی بنسبت اکھنور
۳	کپیانگی باولی	۰	۸	سے سفر کرنا بہتر ہے آٹھویں اور نوین منزل بیچ
۴	چیل	۰	۸	گذر بودل بہت بلند ہے یہ رستہ صرف ۶
۵	نار	۰	۱۲	مہینے کھلا رہتا ہے
۶	بھگولی	۰	۸	
۷	بدگل	۰	۵	
۸	دیہلی	۰	۱۱	
۹	ناظم گڈھی	۰	۱۴	
۱۰	شوپیان	۶۷۱۵	۱۱	
۱۱	کہان پور	۰	۵	
۱۲	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۹

سوم جموں سے راجوڑی ۹ منازل ۷۷ میل ہے

۱	جموں	۱۲۰۰	۰	اکھنور کے پاس چناب کا عبور کشتی پر سے
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	ہے جو کہ بائیں کنارہ پر ہے اس سڑک پر

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	میل	کیفیت
۳	چوکی چوڑا	۳۱۵۰	۱۳½	ٹٹو چل سکتے ہیں راجوڑی میں منزل نمبر ۲
۴	تھنڈا پانی	۰	۱۳	رستہ پر پہنچاتی ہے دونوں رستے ونکو ملاتے
۵	دہرم سالا	۰	۹½	سے جموں سے براہ راجوڑی وپیرپنجال سرینگر
۶	سیال سوئی	۰	۹	۱۴ منزلیں اکہنور ۱۶۹ میل ہے۔
۷	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۴	

میزان کل ۔۔۔۔۔۔ ۷۷

چہارم بہمبر براہ راجوڑی اور پیرپنجال سے سرینگر کو ۱۰ منازل ۱۴۰ میل۔ بہمبر سے گجرات ۳۰ میل۔ گجرات سے لاہور ۷۱ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	میل	کیفیت
۱	بہمبر	۰	۰	
۲	سیدآباد	۰	۱۵	
۳	نوشہرہ	۰	۱۴½	
۴	چنگس سرائے	۰	۱۳½	
۵	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۵	
۶	تہانہ	۰	۱۴	پانچویں و چھٹی منزل میں تن گذر ۰۰ ۸ فٹ
۷	بہرام گلہ	۰	۱۵	بلند آٹھویں اور سات کے درمیان پیرپنجال
۸	پوشیانہ	۰	۱۰	۱۱۴۰۰ فٹ اونچا پڑتا ہے براہ تک پیدل آدمی
۹	سرائے الیاباد	۰	۱۱	کہا رستا ہے پہاڑی ٹٹو بھی چل سکتے ہیں۔
۱۰	ہیرپور	۰	۱۴	
۱۱	شوپیان	۶۷۱۵	۹	

نمبر	نام منزل	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۲	خانپور	۰	۱۵	
۱۳	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل - - - - ۱۴۸

پنجم راجوڑی سے پونچھ ۴ منزلین ۴۴ میل ہے۔

نمبر	نام منزل			کیفیت
۱	راجوڑی	۳۰۹۴	۰	پہلی اور دوسری منزل مین رتن ٹی ۸۰۰۰ فٹ
۲	تھنہ	۰	۱۴	بلند۔ لدا ہوا ٹٹو اسپر سے چل سکتا ہے بھمبر سے
۳	سوران	۰	۱۶	براہ راجوڑی پونچھ سرینگر تک ۱۲ منازل ۱۸۸ میل
۴	پونچھ	۳۲۰۰	۱۴	ہین۔

میزان کل - - - - - - ۴۴

ششم جہلم سے براہ پونچھ سری نگر ۱۵ منازل ۱۸۶ میل ہے۔ جہلم لاہور سے ۱۰۰ میل ہے

نمبر	نام منزل			کیفیت
۱	جہلم	۸۲۷	۰	یہ سڑک بوجھ والے ٹٹوون کیواسطے خاص
۲	چیچیا	۰	۱۱	کرکے مقرر ہے۔ دسوین وگیارہوین منزل
۳	میرپور	۱۲۸۶	۰	مین گذرحاجی ۸۵۰۰ فٹ بلند ہے صرف
۴	چونک	۰	۱۰	سرما مین کسیقدر برف پڑنے کے باعث
۵	بیاری	۰	۷	تکلیف ہوتی ہے بارہ مولا سے سرینگر تک
۶	سنسار	۰	۱۴	کشتی بھی ملسکتی ہے۔
۷	کوٹلی	۰	۱۵	
۸	سیپرا	۰	۱۴	
۹	پونچھ	۳۳۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۰	کہوٹا	٠	۹	
۱۱	الیاباد	٠	۸	
۱۲	اوڑی	٠	۱۷	
۱۳	نوشہرہ	٠	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	٠	۹	
۱۵	پٹن	٠	۱۴	
۱۶	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل - - - - ۱۸۶

ہفتم کوہ مری سے سری نگر ۱۳۵ میل ۱۲ منازل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	کوہ مری	۷۴۵۷	٠	کوہ مری راولپنڈی سے ۴۰ میل ہے منزل
۲	دیول	٠	۱۲	دوم وسوم مین دریاے جہلم ملتا ہے اس
۳	کوہالہ	٠	۹	سڑک پر ٹٹو بخوبی چل سکتے ہین۔ بارہ مہینے
۴	چتر کلاس	٠	۹	جاری رہتی ہے بجاے نوشہرہ کے رام پور
۵	راڑا	٠	۱۲	مقرر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ میل ہے۔
۶	تنالی	٠	۱۳	
۷	گہڑھی	٠	۱۳	
۸	ہٹیان	٠	۱۵	
۹	چکوٹھی	٠	۱۵	
۱۰	اوڑی	٠	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱۱	نوشہرہ	.	۱۴	
۱۲	بارہ مولا	.	۹	
۱۳	پٹن	.	۱۴	
۱۴	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶۳

ہشتم ایبٹ آباد سے براہ مظفرآباد سرینگر ۱۲ منازل ½۱۵۶ میل لمبا ہے

۱	ایبٹ آباد	۴۲۰۰	.	ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مین ایک انگریزی
۲	مان سرا	.	½۱۲	چہاونی ہے راولپنڈی سے ایبٹ آباد براہ
۳	گڈھی	.	۱۹	ہیر پور ۱۶ میل ہے یہ رستہ پنجاب سے کشمیر کو
۴	مظفرآباد	.	۱۹	بہت آسان ہے ٹٹو بار شدہ اسپر ہر وقت
۵	ٹپیان	.	۱۷	چلتے ہین برف بہی اس رستہ پر کبہی نہین
۶	کنڈا	.	۱۱	ٹہیرتی بارہ مولا سے دو منزلین آگے تک
۷	کٹہائی	.	۱۲	یکہ بہی آسکتا ہے آخیر کی دو منزلین
۸	شاصدرہ	.	۱۲	آبی بذریعہ کشتی کے بہی طے ہو سکتی ہین
۹	جنگل	.	۱۴	
۱۰	بارہ مولا	.	۱۸	
۱۱	پٹن		۱۴	
۱۲	سری نگر		۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ½۱۵۶

نہم - سری نگر سے گلگت ۲۲ منازل ۲۳۴½ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰	
۱	اسٹمیل	۵۳۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۳۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جٹ کسو	۰	۹	
۵	کجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	گورکوٹ	۹۳۷۰	۱۱	
۸	موہو داہر	۰	۱۲	
۹	مقام	۰	۱۱	
۱۰	یدکرکوٹ	۹۰۰۰	۱۱	
۱۱	چانگام	۸۵۶۰	۱۳	
۱۲	گوریکوٹ	۸۰۵۸	۱۳	
۱۳	حصورہ	۸۸۵۳	۷	
۱۴	ہرچہ	۶۷۰۰	۱۱	
۱۵	مشکن	۰	۸	
۱۶	ڈوبی آن	۸۷۴۰	۸½	
۱۷	رام گھاٹ	۰	۱۲	
۱۸	بونجی	۴۶۴۵	۹	
۱۹	جگروٹ	۴۲۶۰	۱۲	
۲۰	مقام	۰	۷	
۲۱	مناور	۰	۸	
۲۲	گلگت	۴۸۰۰	۱۱	

میزان کل ۲۳۴½

افواج مہاراجہ صاحب اس رستہ کو پسند کرتی ہیں اول دو منزلیں بذریعہ دریا کے ایک شب و روز میں طے ہو سکتی ہیں قریب چھ ماہ یہ سڑک برف سے مستور رہتی ہے وسط نومبر سے وسط مئی تک نمبر ۳-۱ اور ۴ میں راج دیانگن کنڈ ۱۱۹۰۰ فٹ بلند اور نمبر ۷ و ۸ میں گنڈ بگری ۱۳۱۶۰ فٹ بلند ہیں نمبر ۱۲ و ۱۳ کے درمیان یہ کوہ گوریز کا ہے تقریباً [illegible] فٹ کی بلندی [illegible]

اسکی ابتدائی رام گھاٹ کی سخت ہی وسط نومبر سے وسط مئی تک یعنی ۶ ماہ تک یہ سڑک بند رہتی ہی۔ مقام سے مراد ہے اسجگہہ کی جہان میدان مین قیام کیا جاوے

دہم سری نگر سے گلگت دوسرے راستہ ۲۳ منازل ۲۳۸½ میل نمبر ۹ و ۱۰ مین دوری کن گذر ۱۳۵۰۰ فٹ اونچا ملتا ہی یہ سخت راستہ پانچ ماہ تک بند رہتا ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۵۲۳۵	۰	
۶	گوریز	۰	۷۰	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	مانپاول	۱۰۱۳۰	۹	
۹	برزل	۱۷۴۰۰	۹	
۱۰	مقام	۰	۱۲	
۱۱	درس	۱۰۵۰۰	۹	
۱۲	گدہی	۰	۱۲	
۱۳	نوگام	۰	۸	
۲۲	حصورہ	۷۸۵۴	۱۲	
۲۳	گلگت	۴۸۰۰	۸½	

میزان کل ۱۴۲½

یازدہم [illegible]

پڑتی ہین جو کہ ۸۰ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	گلگت	۴۸۰۰	۰	
۱	شاکیاٹ	۵۵۶۰	۲۸	
۲	سنگل	۵۷۷۰	۱۵	
۳	گاہکوچ	۶۹۳۰	۸	
۴	روشن	۰	۱۹½	
۵	یاسین	۷۷۶۵	۱۹½	

میزان کل ۸۰

دوازدہم سری نگر سے براہ دیوسای اسکردو کو ۱۴ منازل ۲۸۵ میل۔ اسپر گھوڑے چل سکتی ہین اکتوبر سے نومبر تک بند رہتا ہے۔

سری نگر ۵۲۳۵ ۰

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	سمبل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۳۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جٹکسو	۰۰	۹	
۵	گجلی بین	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	باپ نون	۰۱۶۳۰	۹	
۹	بُہرج	۱۰۷۴۰	۹	
۱۰	سکہنج	۱۳۱۶۰	۱۵	
۱۱	لال پانی	۱۲۵۰۰	۱۳	
۱۲	اوسرمر	۱۳۹۷۰	۱۲	
۱۳	اکانیور	۷۹۳۶	۱۴	
۱۴	اسکردو	۷۴۴۰	۳	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۱۵۸

سیزدہم۔ سری نگر سے براہ ... اسکردو ۱۴ منازل ۱۵۸ میل ... کل

خراب ہے

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۹	تاشگام	۰	۱۱۵	
۱۰	کرکچو	۰	۱۴	
۱۱	کنگنی	۰	۱۰	
۱۲	اپسک تہنک	۰	۱۲	
۱۳	ترکوٹی	۰	۱۴	
۱۴	کرتاک شو	۰	۱۷	
۱۵	ٹولٹی	۰	۱۲	
۱۶	پارکوٹا	۰	۱۴	
۱۷	گول	۰	۱۳	
۱۸	کیپچیا	۰	۷	
۱۹	اسکردو	۷۴۴۰	۴	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۳۲

چہاردہم۔ سری نگر سے لیہ کو ۱۹ منزلیں ۲۵۹ میل ہے اول منزل ... تک کے طے ہو سکتی ہیں چھٹی اور ساتویں منزل ...

دراس یا گذر زوجیبال ۔۔ ۱۱۳۰۰ فٹ بلند
نمبر ۱۴ اور ۱۵ کے درمیان دریای
سندھ پر ایک چوبی پل ہے نمبر ۱۲ و ۱۳ آیند
گذر ہانیکا ۔۔ ۱۳۰۰۰ فٹ اونچا ۱۳ و ۱۴ کے
درمیان گذر فوتو ۔۔ ۱۳۴۰۰ فٹ اونچا ملتا
ہے بوجہ والا ٹٹو موسم گرما مین اسپر چلسکتا
ہے لیکن دسمبر سے دراس مین برفباری
ہوتی ہے تو پیدل چلسکتے ہین ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۱	گاندربل	۵۲۳۴	۱۴	
۲	کنگن	۰	۱۲	
۳	گونڈ	۰	۱۴	
۴	گگن گیر	۰	۹	
۵	سونہ مرگ	۸۶۵۰	۱۰	
۶	بال تل	۰	۱۰	
۷	متاین	۰	۱۶	
۸	دراس	۹۸۲۵	۱۵	
۹	تشگام	۹۲۴۶	۱۵	
۱۰	چنی گونڈ	۸۶۷۵	۱۸	
۱۱	قلعہ کرگل	۸۷۸۴	۶	
۱۲	شرگول	۱۰۲۹۰	۲۰	
۱۳	کھربو	۱۱۸۹۰	۱۸	
۱۴	لامہ یورو	۱۱۵۲۰	۱۶	
۱۵	نُرلہ	۰	۱۸	
۱۶	ساسپول	۰	۱۷	
۱۷	نِمو	۰	۱۳	
۱۸	پیتک	۰	۱۳	
۱۹	لیہ	۱۱۵۰۰	۵	

میزان کل ۔۔۔ ۲۵۹

پانزدہم ۔ سری نگر سے کشتواڑ ۸ منازل
۱۰۲ میل ۔ ۱۴ ۔ اور ۵ منزل مین گذر ہایل
۱۱۵۷۰ ۔ ۶ ۔ اور ۷ کے درمیان دو دریا
وردوان اور چناب ملتی ہین انپر رسیون
کے چھینکے ہین ۔ یہ رستہ سرما مین بند
رہتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۰	۰	
۱	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۷	
۲	اننت ناگ	۵۶۰۰	۱۶	
۳	وان گام	-	۱۷	
۴	وکرنجی	-	۹	
۵	سنگ کور	۰	۱۶	
۶	غص میدان	۴۱۴۰	۱۶	
	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۱	

میزان کل - - - - ۱۰۲

شانزدہم - جموں سے براہ چنہنی کشتواڑ کو ۱۱ منازل ۱۳۹ میل یہہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہے چند جگہہ خراب ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	جموں	۱۲۰۰	۰	
۱	دنبال	۱۸۴۰	۱۷	
۲	اودہم پور	۲۵۰۰	۱۴	
۳	بنی دھرمشالہ	-	۷	
۴	چنہنی	۰	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۵	بٹوتی	۰	۱۲	
۶	استن	۰	۱۶	
۷	کلمن	۰	۱۵	
۸	بہیلا	۰	۱۰	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۱۴	
۱۰	کتائی	۸۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل - - - - ۱۳۹

ہفتدہم - جموں سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو گیارہ منازل ۱۳۹ ½ میل ۵-۱ اور ۷ نمبر کے درمیان ایک پہاڑ آٹھہ ہزار فٹ بلند ۷-۱ اور ۸ میں گنڈ شیوجی دس ہزار فٹ بلند پڑتا ہے یہ رستہ بھی برف کے باعث ۳ ماہ تک بند رہتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	جموں	۰	۰	
۱	توتالوکی چوکی	-	۹	
۲	مڑمین بہیر	۱۸۲۵	۸	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چبان	۰	۱۰	
۴	رام نگر	۲۷۰۰	۱۵	
۵	کوٹھا	۰	۱۳	
۶	ڈودر	۰	۱۴	
۷	آسہس	۹۵۰۰	۱۰	
۸	بہدرواہ	۵۵۰۰	۱۳	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۲۱ ½	
۱۰	کفشی	۳۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل - - - ۱۲۹ ½

ہشتم دہم - مادہوپور سے براہ بہدرواہ کشتواڑ ۱۰ منازل ۱۲۹ ½ میل مادہوپور دریاے راوی کے کنارہ پر ہی - باری دوآب کی نہر کے پاس امرتسر سے ۷۴ میل کے فاصلہ پر - نمبر ۶ مین چترو ہار گذ پڑتا ہی جو کہ ۱۰۱۰۰ فٹ اونچا ہے اس رستہ پر ٹٹو بخوبی چل سکتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	مادہوپور	۰	۰	[illegible]
۱	تہین	۰	۱۵	
۲	بسولی	۰	۱۲	
۳	بدو	۰	۱۳	
۴	ہرتلی	۰	۱۴	
۵	لوہانگ	۰	۸	
۶	متقام	۰	۱۶	
۷	بہدروا	۵۵۰۰	۱۴	
۸	کشتواڑ	۵۴۵۰	۳۷ ½	

میزان کل - - - - ۱۳۹ ½

نوزدہم کشتواڑ سے براہ کرگل لیہ ۲۳ منازل ۳۰۶ میل - نمبر ۱ - اور ۱۱ مین گذر پہوٹ کل ۱۴۳۷۰ فٹ بلندی پر ہیں بوجہ ڈھلے جانور نہین چل سکتے بہوٹ کول پر بسبب برف پڑنے کے ۶ ماہ تک یہ رستہ بند رہتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشتواڑ	۴۵۵۰	۰	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	پہلما	۰	۶	
۲	اگلی	۰	۱۴	
۳	سنگر	۰	۱۶	
۴	ہنجا	۰	۱۵	
۵	بیٹھہ گام	۰	۱۳	
۶	مقام	۰	۱۱	
۷	انش	۰	۹	
۸	سوکنسر	۰	۱۵	
۹	دوموہی	۰	۹	
۱۰	موسن کوہ لو	۰	۱۲	
۱۱	مقام	۰	۱۲	
۱۲	سورو	۰	۱۰	
۱۳	سانکہو	۰	۱۸	
۱۴	مقام	۰	۱۳	
۱۵	کرگل	۸۷۸۷	۱۳	
۲۸	لیہ۔	۱۱۵۰۰	۱۳۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۶

بستم ۔ چمبہ سے براہ بہدرواہ کشتوار کو ½۹۲ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	چمبہ	۰	۰	
۱	نیچر	۰	۱۴	
۲	ڈگی ناگرا	۰	۱۰	
۳	پیر سُکل	۰	۱۰	
۴	مقام	۰	۹	
۵	بہدروا	۰	۱۲	
۶	کشتوار	۰	½۳۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ½۹۲

بست و یکم ۔ کشتوار سے براہ زنسکا لیہ تک ۲۷ منازل ۲۹۸ میل ۔ اسی راستہ وزیر زور آور لداخ کو گیا تھا۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشتوار	۵۴۵۰		
۱	بگی	۶۱۵۰	۱۳	
۲	پیاس	۶۳۲۰	۱۱	
۳	نبتری	۸۷۰۰	½۹	

۹ نمبر ۱۲ دیکھو

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۴	الہوتی	۶۳۶۰	۱۴	راستہ ۲۱ دیکھو + لدے ہوی جانور اس راستہ پر نہین چلسکتے ہین گہوڑا بہی بدقت چلسکتا ہی اور صرف ۴ یا ۵ مہینے کہلا
۵	کنڈہل	۷۶۶۰	۱۱	
۶	مچیل	۹۷۰۰	۱۱	
۷	بجواس	۱۱۵۵۰	۸ ½	
۸	بجبان سروان	۱۵۵۰۰	۷	
۹	گورا	۰	۱۳	
۱۰	اٹنگک	۱۲۰۲۰	۱۰	
۱۱	سنی	۱۱۵۶۰	۹	
۱۲	پدم *	۱۱۳۷۰	۹	
۱۳	تہونده	۰	۹	
۱۴	انگلا	۰	۱۲	
۱۵	تمبتسی	۱۳۵۰۰	۱۳	
۱۶	پانگاچ	۰	۱۰	
۱۷	ترا	۱۱۸۵۰	۱۰	
۱۸	جنگک	۱۲۷۲۰	۶	
۱۹	ہوتناکسا	۱۳۹۰۰	۱۶	
۲۰	ہتونوبتا	۱۲۴۰۰	۱۲	
۲۱	ونلا	۱۰۹۰۰	۱۳	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۲	لامارو	۱۱۵۲۰	۶	رہتا ہے +
۲۷	لیہ	۱۱۵۰۰	۶۶	

میزان کل --- ۲۹۸

بست و دوم - پالم پور سے براہ کلو لیہ کو ۲۸ منزلین ۳۵۷ میل پالم پور ایک نو آباد شہر جالندہر سے ۹۶ میل ۴۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا ہی + کرم کلو کا خاص شہر ہے ۱۱ - اور ۱۵ نمبر مین دریای چناب پر پل + ۲۷ و ۲۸ مین دریای سندھ ملتا ہے - یہ رستہ قریب ۷ ماہ تک بند رہتا ہے - اونٹ اسپر چلسکتا ہی - نمبر ۲ مین سڑک علاقہ مہاراجہ صاحب مین آتی ہی +

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۱	بنجناتہہ	۰	۱۰	
۲	ولو	۰	۱۲	
۳	جب انگری	۰	۱۴	
۴	بدونی	۰	۱۵	

* پدم خاص شہر زنسکار ہی +

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۵	کرم	.	۱۵	
۶	سلطانپور	.	۱۵	
۷	نگر	.	۱۴	
۸	جگت شنگ	.	۸	
۹	پلنچین	.	۱۰	
۱۰	رہلا		۱۲	
۱۱	کوکسر	۱۰۲۶۱	۱۶	
۱۲	سلو	.	۱۱	
۱۳	گندلا	.	۱۰	
۱۴	کرونگ	.	۱۲	
۱۵	کلنگ	.	۱۳	
۱۶	درچا	.	۱۰	
۱۷	بٹ شنو	.	۹	
۱۸	زنگ نگ بر	.	۹	
۱۹	کلونو نگنگ	.	۱۷	
۲۰	مرچو	.	۱۱	
۲۱	ہمدو	.	۱۸	
۲۲	سنگمین	.	۱۵	
۲۳	رکپچن	۱۵۰۰۰	۱۸	
۲۴	ویرنگ	.	۱۲	
۲۵	گہیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۲۶	مجلانگ		۲۳	
۲۷	چوموت	۱۰۵۰۰	۱۲	
۲۸	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ... ۳۷۵

بست وسوم شملہ سے براہ وانگتو اور سپتی کے لیہ کو اول پہلی ۲۰ منزلین علاقہ انگریزی پہر علاقہ والی کشمیر مین ہین۔ گہوڑے کا چلنا اسپر بہت مشکل ہے یہ رستہ بہی صرف چند ہی ماہ کہلتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	شملہ	.	.	
۱۷	وانگتو	.	۱۳۱	
۱۸	ونکرستی والا	۱۲۷۷۴	۱۱	
۱۹	کچا	.	۱۶	
۲۰	کوہ زر	۱۳۴۰۰	۱۲	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۱	جگہتھا	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۲	ڈفنتاک	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۳	الم ڈنک	۰	۱۷	
۲۴	نرپوسمدو	۱۵۴۰۰	۲۰	
۲۵	کیناگ ڈم	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۶	کہزوک	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۷	پوگا	۰	۱۷	
۲۸	مقام	۰	۱۳	
۲۹	ٹہنگچی	۱۴۹۰۰	۱۲	
۳۰	ڈیبنرنگ	۰	۱۴	
۳۱	گیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۳۲	ناچہ لونگ	۰	۲۳	
۳۳	چوشوٹ	۰	۱۲	
۳۴	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ---- ۴۳۰

بست و چہارم - لیہ سے براہ چوربٹ اسکردو کو ۱۶ منازل ۲۰۹½ میل -

چوربٹ گذر ۱۷۲۰۰ فٹ اونچا ۷ ویں منزل مین پڑتا ہے ۰

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	نمو	۰	۱۸	
۲	تاروچ	۰	۱۰	
۳	نمس گام	۰	۱۰	
۴	کہلسی	۰	۱۰	
۵	سکربچن	۰	۱۶	
۶	گوٹاہنو	۰	۱۷	
۷	مقام	۰	۱۰	
۸	بیون	۰	۲۱	
۹	داؤ	۰	۹	
۱۰	سرمود	۰	۱۰	
۱۱	لہیلو	۰	۷½	
۱۲	کہرکونہ	۰	۸	
۱۳	کرٹو	۰	۱۶	
۱۴	کرمن	۰	۹	
۱۵	نرہ	۰	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۶	اسکردو	۷۴۴۰	۱۷	

میزان کل - - - ۲۰۹ ½

بست و ہفتم - لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۵ منازل ۵۱۵ میل نمبر ۳ اور ۴ مین دریاے شایک ملتا ہے یہ رستہ چار پانچ ماہ تک کہلا رہتا ہے - ۱۱ منازل مین کچہ گہاس دکہائی دیتا ہے ورنہ اور مکانات پر ہیزم سوختنی بہی نہین ملتین یابو بارشدہ اسپر بخوبی چل سکتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۰	۰	
۱	مقام	۱۵۵۰۰	۱۳	
۲	کہردونگ	۱۳۵۰۰	۱۵	
۳	کہرچچو	۱۰۴۳۰	۱۳	
۴	ٹگر	۱۰۰۳۰	۱۳	
۵	پانی سکر	-	۱۴	
۶	خونگ تونگ	۱۱۵۰۰	۱۳	
۷	چونپاک	۱۳۰۰۰	۱۳	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۸	سر حوض خواجہ	۱۵۵۰۰	۱۳	
۹	برنگ سمبہا	۱۵۴۰۰	۹	
۱۰	تنگدہ گہٹی	۱۵۱۰۰	۲۲	
۱۱	برچہی	۱۶۰۰۰	۱۲	
۱۲	قزل انگور	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۳	دوبیگلائی	۱۷۲۰۰	۱۸	
۱۴	برنگ سا	۱۶۵۰۰	۲۳	
۱۵	وہاب جلگاہ	۱۶۰۰۰	۱۹	
۱۶	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۱۵	
۱۷	چیرا	۱۶۶۸۰	۱۲	
۱۸	سوگیت	۱۳۰۰۰	۱۸	
۱۹	شاہدولا	۱۱۵۰۰	۱۳	
۳۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۱۰	

میزان کل - - - ۵۱۵

لبست و ششم - لیہ سے براہ چنگ چینو یارقند کو ۴۵ منازل ۶۱۰ میل بمجگت ۱۹ [illegible] مین فورسٹ نیٹہ صاحب اس رستہ سے گئے

آیا تھا تمام رستون مین سی یارقند کو یہ رستہ آسان ہے اینپر اونٹ بہی چل سکتا ہے۔ گہاس لکڑی اسطرف دو تین منزل مین نہین ملتے مگر سرما مین یہ رستہ بہی بند ہوجاتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	ٹکسی	۰	۱۳	
۲	حمری	۰	۱۶	
۳	زنگزال	۰	۱۱	
۴	چول تاک	۰	۱۳	
۵	ورزگو	۰	۱۹	
۶	ٹانیچی	۱۳۸۰۰	۷	
۷	مقام	۰	۱۱	
۸	ٹوکنگ	۱۴۰۸۰	۱۱	
۹	چارکنگ	۱۶۷۰۰	۱۴	
۱۰	گہنلی	۱۶۱۴۰	۱۳	
۱۱	چولونبرال	۱۴۲۶۰	۱۲	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۴	
۱۳	مقام	۱۶۵۰۰	۲۱	
۱۴	ایضاً	۱۷۰۰۰	۲۰	
۱۵	سمجمد	۱۷۰۰۰	۲۵	
۱۶	ختنگ لونگ	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۷	قزل جگا	۰	۱۴	
۱۸	خشک میدان	۱۵۶۰۰	۱۸	
۱۹	شورجگاہ	۱۵۹۰۰	۱۸	
۲۰	جہبکتر تاگہ	۱۶۹۰۰	۱۴	
۲۱	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۲۵	
۲۴	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۴	
۲۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ----- ۶۱۰

بست وہفتم۔ سرما کا رستہ لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۲۶ منازل۔ یہ رستہ بوجہ والے ٹٹوون کے قابل ہے نومبر سے فروری تک کہلا رہتا ہے۔

لیہ۔ سبو۔ دگر۔ اکیام۔ پکرا

چھچاک - لاہہ کیت یاشایک - جنگ جنگل - ویگ یلاق مندرلک کناک لک - سلطان چشکم - دہنہ مرغی بلکہ مرغ - برج - قزل الگور - دولت بگلدی - ہرلگسا - وہاب جلگاہ لک شاہ - کفلونگ - جند لگہن مجزلدی - کرکدہ جنگل - یارقند ۰

بست و ہشتم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مسٹر ہورڈ صاحب نے اول دفعہ شروع کیا تہا ۰ ۳۶ منازل ½۵۴۶ میل

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	۰	۱۷	
۱۴	نش چو	۰	۱۵	
۱۵	لنگرہ تہنگ	۰	۲۱	
۱۶	برچی	۰	½۱۰	
۱۷	کارہ سو	۰	۱۰	
۱۸	قزلجنگاہ	۰	½۱۴	
۱۹	خشک میدان	۰	۱۶	
۲۰	شوجلگاہ	۰	۱۰	
۲۱	اوک لونگ	۰	۲۱	
۲۲	وہاب جلگاہ	۰	۱۰	
۲۳	اکتہاگ	۰	½۱۵	
۳۶	یارقند		۲۳۵	

میزان کل - - - - - ½۵۴۶

بست و نہم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو شرقی رستہ ۳۴ منازل ۶۴۸ میل ہے ۰

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	[illegible]	۱۷	
۱۴	نش چو	۱۷۷۰۰	۱۵	
۱۵	تہنگ تہنگ رہی	۱۷۳۰۰	۲۱	
۱۶	جوتہنگ	۱۷۱۰۰	۱۸	
۱۷	نوکرتہنگ	۱۷۲۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۸	تہلاٹ	۱۶۳۰۰	۱۵	
۱۹	نیگلیا	۱۶۳۰۰	۳۰	
۲۰	وتہ رکاکش	۲۵۰۰۰	۲۴	
۲۱	شاہدولا	۱۱۵۰۰	۱۸	
۲۳	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل - - - ۶۲۸

سی ام - لیہ سے گر کو ۲۰ منازل ۔ ۲۵۴ میل ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰		
۱	بوشوٹ	۰	۱۰	
۲	خواجہ لونگ	۰	۱۲	
۳	گیا	۱۳۵۰۰	۱۴	
۴	دیبرنگ	۰	۱۶	
۵	تہوگنجی	۱۴۹۰۰	۱۴	
۶	قیام	۰	۱۲	
۷	یوگا	۰	۱۳	
۸	فئے یا	۰	۱۳	
۹	نموم	۰	۱۲	
۱۰	مقام	۰	۱۷	
۱۱	مقام	۰	۱۷	
۱۲	ڈورا	۱۳۸۰۰	۱۰	
۱۷	تشی گونگ	۰	۵۵	
۲۰	گر	۰	۴۰	

میزان کل ۲۵۴

سی ویکم - پالم پور سے براہ چنگ چمنو یارقند لیہ چھوڑ کر ۶۵ منازل ۹۲۳ میل

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۰	ماجہ لونگ	۰	۳۳۵	
۰	چمرہی	۰	۷	
۴۹	شاہدولا	۰	۳۴	
۶۵	یارقند	۰	۲۴۰	

میزان کل - - - ۹۲۳

سی و دوم - پالم پور سے براہ کارکورم

یارقند کو ۶۲ منازل ۸۷۰ میل ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
٠	پالم پور	٠	٠	
۲۶	بجہ نونگ	٠	۳۳۵	
۲۷	چمرہی	٠	۷	
۲۸	تگھنگ	٠	۱۰½	
۲۹	تین یار	٠	۲۰	
۳۰	چاٹی	٠	۲۰	
۳۱	تکمر	٠	۱۵	
۴۶	شاہ دولا	٠	۲۲۳	
۶۲	یارقند	٠	۲۴۰	

میزان کل ------ ۸۷۰

سی و سوم - راولپنڈی سے سری نگر تک براہ ایبٹ آباد یہ راستہ مغلوں کو بہت پسند تھا مظفرآباد سے بارہ مولا تک اسمیں گرمی رہتی ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
٠	راولپنڈی	٠	٠	
۱	کوہری	٠	۴۰	
۲	گھوڑاگلی	٠	۹	
۳	ڈونگاگلی	٠	۱۱	
۴	باراگلی	٠	۸	
۵	ایبٹ آباد	٠	۱۴	
۶	مانسہرا	٠	۱۲½	
۷	گڑھی	٠	۱۹	
۸	مظفرآباد	٠	۹	
۹	ہٹیان	٠	۱۷	
۱۰	کنڈہ	٠	۱۱	
۱۱	کہٹائی	٠	۱۲	
۱۲	شاہ درہ	٠	۱۲	
۱۳	جنگل	٠	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	٠	۱۸	
۱۵	پٹن	٠	۱۴	
۱۶	سرینگر	٠	۱۷	

میزان کل ---- ۲۳۷½

سی و چہارم فاصلہ مقامات شرقی کشمیر

سری نگر سے کہنہ بل ۲۵ گھنٹہ
اننت ناگ سے لوکہ بہون ۵
ایضاً سے اچہ بل ۶
اچہ بل سے نوبوگ ۸
نوبوگ سے کوکرناگ ۱۲
کوکرناگ سے ورناگ ۷½
ورناگ سے روزلو ۸
روزلو سے بندوسر ۱۰½
بندوسر سے نومان ۱۰½

شی و پنجم۔ فاصلہ مقامات غربی کشمیر ٭

عرصہ گھنٹہ	نام	عدد
۸	ماجن	۷
۱۰	جزیرہ لنکا	۸
۱۲	بنڈہ پور	۹
۱۳	ایشو	۱۰
۱۴	کیوناس	۱۱
۱۰	سوپور	۱۲
۲۰	اوت کولا	۱۳
۱۳½	بارہ مولا	۱۴

عرصہ گھنٹہ	نام	عدد
.	سری نگر	
۴	شادی پور	۱
۸	گاندربل	۲
۸	پٹن	۳
۸½	پلہالن	۴
۵½	سنبل	۵
۷.	مانسبل	۶

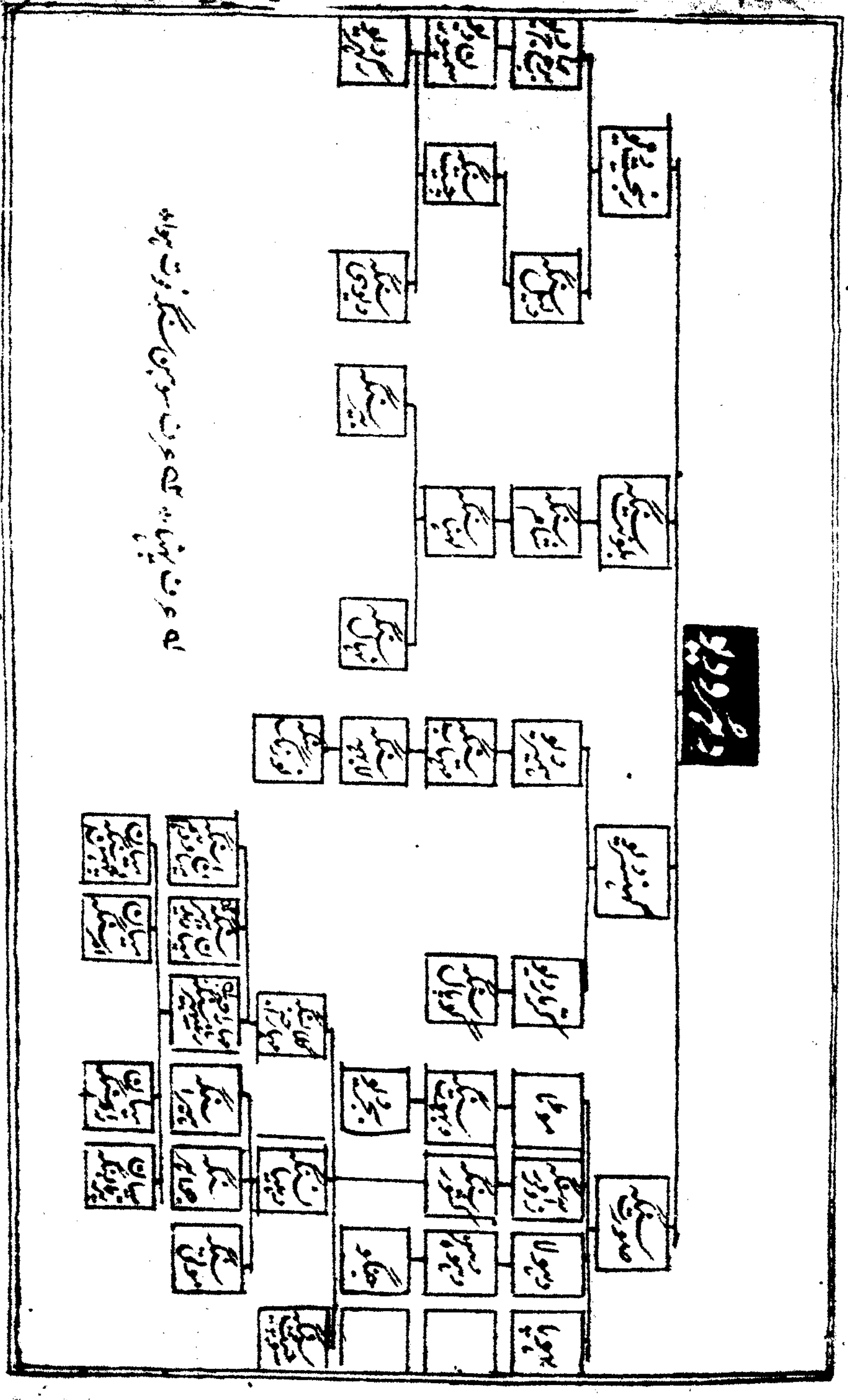
وانگت کے کھنڈرات میں جو درہ شدہ مین دلچسپ ہین سنہ مرغ بہی یہان ہے۔ وہان لکار رہتے ہیں سیر امیرا کدل۔ نوشہرہ ۳ میل ٭ سودرہ ۲ میل ٭ بہلشہ باغ ۴ میل ٭ گاندربل ۴ میل ٭ نونر ۳ میل ٭ کوئن باغ ۳ میل ٭ پل ½۱ میل ٭ وردگ ان ½۱ میل ٭ کچ منبل ۳ میل ٭ وانگت ½۳ میل ٭ کھنڈرات کل سرینگر سے ۲۹ میل ہین راستہ نسیم و محمد نوشہرہ مین کارخانہ ½۱ میل کاغذ اور بہت سے کھنڈرات دیکھنے کے قابل ہین۔ راج وین بل ان کھنڈرات کو بہت نزدیک وانگت کی کھنڈرات مارتنڈ و اونتی پور کے مشابہ ہین ٭

نقشه مردم شماری قصبه جات خاص و کلان قلمرو کشمیر

نام قصبه جات	هندو			مسلمان			جینی			میزان کل			کیفیت
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
شهر سرینگر	۲۲۱۴۲	۱۲۵۹۵	۳۴۷۳۷	۸۲۳۵۶	۱۰۳۳۳	۹۲۶۸۹	۹۰	۴۸	۱۳۸	۷۵۶۱۸	۵۰۶۲۴	۱۲۲۶۸۱	معه فوج سرکاری
پانپور	۴۹	۵۲	۱۰۱	۱۰۵۲	۹۳۹	۱۹۹۱	۰	۰	۰	۱۱۰۱	۹۹۱	۲۰۹۲	
بیج بهاره	۱۷۸	۱۱۸	۲۹۶	۱۰۲۰	۹۰۴	۱۹۲۴	۲۶	۱۸	۴۴	۱۲۲۴	۱۰۳۸	۲۲۶۲	
اننت ناگ	۱۴۳	۲۹۰	۴۳۳	۲۱۸۶	۱۸۰۴	۳۹۹۰	۱۹	۱۴	۳۳	۲۹۰۰	۲۸۵۶	۵۷۵۶	
شوپیان	۱۲۳	۹۷	۲۲۰	۱۱۲۸	۱۱۰۵	۲۲۳۳	۰	۰	۰	۱۲۵۱	۱۱۰۳	۲۳۵۴	
سوپور	۲۸۹	۲۳۳	۵۲۲	۱۷۵۸	۱۶۹۰	۳۴۴۸	۲	۱	۳	۲۰۴۸	۱۹۲۵	۳۹۷۳	
باره مولا	۲۴۰	۱۹۶	۴۳۶	۱۸۵۹	۱۸۵۷	۳۷۱۶	۱۴۹	۱۴۳	۲۹۲	۲۲۴۸	۲۱۹۶	۴۴۴۴	

نقشہ مردم شماری کل قلمرو جموں و کشمیر و دیگر علاقجات سری مہاراجہ صاحب بہادر

نام ملک	ہندو			مسلمان			جینی			بودھ			میزان کل
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
قلمرو جموں	۲۳۳۱۲۴	۲۱۷۱۵۲	۴۵۰۲۷۶	۱۷۴۲۷۱	۱۶۳۲۷۴	۳۳۷۵۴۵	۲۳۷۴۱	۲۲۵۱۵	۴۶۲۵۶	۰	۰	۰	۸۶۱۰۴۸
کشمیر	۲۸۷۱۹	۲۳۴۱۳	۵۲۱۳۲	۴۱۹۲۵۴	۲۰۸۰۳۴	۶۲۷۲۸۸	۱۷۵۴	۱۴۷۲	۳۲۲۶	۰	۰	۰	۶۹۱۸۴۶
لداخ گلگت اسکردو	۲۵۶۶	۳	۲۵۶۹	۴۱۹۴۷	۳۹۷۱۵	۸۱۶۶۲	۰	۰	۰	۱۰۷۸۴	۹۴۷۰	۲۰۲۵۴	۱۰۴۴۸۵
پونچھ	۳۰۱۱	۲۴۱۳	۵۴۲۴	۴۶۰۴۴	۳۵۸۱۸	۸۱۸۶۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۷۵۶۶
میزان کل	۲۶۷۴۱۹	۲۴۲۹۸۱	۵۰۶۶۹۹	۶۸۱۶۹۲	۴۴۶۸۴۰	۹۱۸۵۳۶	۲۵۴۹۶	۲۳۹۸۷	۴۹۴۸۲	۱۰۷۸۴	۹۴۷۰	۲۰۲۵۴	۱۵۳۴۹۵۴



فہرست فرمانروایان کشمیر بقید عہد حکومت و مدت

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سمت کلجگی	سمت بکرمی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	کیفیت
۱ ترنگ اول	۱	گونند سوم	۳۵	۰	۰	۱۹۱۹				گونند اول جو
۲	۲	ویبشن	۵۳	۶	۰	۱۹۵۴				کوروپانڈو کا
۳	۳	اندرجیت	۳۵	۰	۰	۲۰۰۷				ہمعصر تھا سمت ۶۵۳ کلجگی
۴	۴	راون	۳۵	۰	۰	۲۰۴۲				میں تھا۔ راجگان
۵	۵	وبیشن	۳۵	۶	۰	۲۰۷۲				گم شدہ کا عہد حکومت
۶	۶	کنر	۴۰	۹	۰	۲۱۰۸				۱۲۶۶ سال ہے
۷	۷	سدہ	۶۰	۰	۰	۲۱۴۸				
۸	۸	اوت پلاکھہ	۳۰	۶	۰	۲۲۰۸				
۹	۹	ہرینا کھہ	۳۷	۷	۰	۲۲۳۹				
۱۰	۱۰	ہرنیہ کول	۶۰	۰	۰	۲۲۷۷				
۱۱	۱۱	وسہ کول	۶۰	۰	۰	۲۳۳۷				
۱۲	۱۲	مہرہ کول	۷۰	۰	۰	۲۳۹۷				
۱۳	۱۳	باک	۶۳	۰	۰	۲۴۶۷				
۱۴	۱۴	کھتہ نند	۳۰	۰	۰	۲۵۳۰				
۱۵	۱۵	وستہ نند	۵۲	۲	۰	۲۵۶۰				
۱۶	۱۶	نر	۶۰	۰	۰	۲۶۱۲				
۱۷	۱۷	اکھہ	۶۰	۰	۰	۲۶۷۲				

نمبر شمار	نمبر	نام بادشاہوں کے	عہد حکومت			سن کلجگی	سن بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت
			سال	ماہ	روز					
۱۸	۱۸	گوپادت	۶۰	۶	۰	۲۷۳۲				ان ۲۱ راجاؤنکا مدت حکومت ۱۰۲۴ سال ہے یہ پانچ ترنگنی کے اول ترنگ کے راجہ ہیں
۱۹	۱۹	گوکرن	۵۷	۱۰	۰	۲۷۹۲				
۲۰	۲۰	نراندرادت	۳۶	۳	۰	۲۸۵۰				
۲۱	۲۱	اندہ جدہشٹر	۵۶	۵	۰	۲۸۸۶				
۲۲	۱	پرتاپادت	۳۲	۰	۰	۲۹۴۳				ان ۶ راجاؤنکا مدت حکومت ۱۹۲ برس ہے (دوسرا ترنگ)
۲۳	۲	جلوک	۳۲	۰	۰	۲۹۷۵				
۲۴	۳	تونجین	۳۶	۰	۰	۳۰۰۷				
۲۵	۴	بجی	۸	۰	۰	۳۰۴۳				
۲۶	۵	جے اندر	۳۷	۰	۰	۳۰۵۱				
۲۷	۶	سندیمان آرنہی*	۴۷	۰	۰	۳۰۳۳۸	۴۴			
۲۸	۱	میگوباہن	۳۴	۰	۰	۳۱۳۵	۹۱		۳۴	ان ۱۰ راجاؤن کا عہد حکومت ۵۸۷ برس ہے (تیسرا ترنگ)
۲۹	۲	سرشٹ سین	۳۰	۰	۰	۳۱۶۹	۱۲۵		۶۸	
۳۰	۳	ہرن	۳۰	۰	۰	۳۱۹۹	۱۵۵		۹۸	
۳۱	۴	ماترگپت	۴	۹	۰	۳۲۲۹	۱۸۵		۱۲۸	
۳۲	۵	پرورسین	۶۰	۰	۰	۳۲۳۳	۱۹۸		۱۳۲	
۳۳	۶	جدہشٹر	۳۸	۳	۰	۳۲۹۳	۲۴۹		۱۹۲	
۳۴	۷	نراندرآدت	۱۳	۰	۰	۳۳۳۶	۲۸۸		۲۳۱	
۳۵	۸	رناذت	۳۰۰	۰	۰	۳۳۴۵	۳۰۱		۲۴۴	

* اسکے عہد میں بکرمی سمت شروع ہوا

نمبر سلسلہ	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت: سال	ماہ	روز	سن کلجگی	سن بکرمی	سنہ ہجری	سن عیسوی	کیفیت
۳۶	۹	بکرادت	۴۲	۰	۰	۳۶۴۵	۶۰۱		۵۴۴	
۳۷	۲	بالادت	۳۵	۰	۰	۳۶۸۷	۶۴۳	۳	۵۸۶	
۳۸	۱	دُرلب وردن	۳۶	۰	۰	۳۷۲۲	۶۷۸	۳۸	۶۲۱	
۳۹	۲	دُرلبک	۵۰	۰	۰	۳۷۵۸	۷۱۴	۷۴	۶۵۷	
۴۰	۳	چندراپیڑ	۸	۸	۸	۳۸۰۸	۷۶۴	۱۲۴	۷۰۷	
۴۱	۴	تاراپیڑ	۴	۰	۰	۳۸۱۶	۷۷۲	۱۳۲	۷۱۵	
۴۲	۵	للتادت	۳۶	۴	۰	۳۸۲۰	۷۷۶	۱۳۶	۷۱۹	
۴۳	۶	کولیاپیڑ	۱	۰	۰	۳۸۵۷	۸۱۳	۱۷۳	۷۵۶	
۴۴	۷	بجرادت	۷	۰	۰	۳۸۵۸	۸۱۴	۱۷۴	۷۵۷	
۴۵	۸	پرتھواپیڑ	۴	۰	۰	۳۸۶۵	۸۲۱	۱۸۱	۷۶۴	
۴۶	۹	سنگراماپیڑ	۰	-	:	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۷	۱۰	جج	۳	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۸	۱۱	جیاپیڑ	۳۰	۰	۰	۳۸۷۲	۸۲۸	۱۸۸	۷۷۱	
۴۹	۱۲	للتاپیڑ	۱۲	۰	۰	۳۹۰۲	۸۵۸	۲۱۸	۸۰۱	
۵۰	۱۳	سنگراماپیڑ	۷	۰	۰	۳۹۱۴	۸۷۰	۲۳۰	۸۱۳	
۵۱	۱۴	جیبٹ جیاپیڑ	۱۲	-	-	۳۹۲۱	۸۷۷	۲۳۷	۸۲۰	
۵۲	۱۵	اجناپیڑ	۳۶	۰	۰	۳۹۳۳	۸۸۹	۳۱۹	۸۳۲	
۵۳	۱۶	اننگاپیڑ	۵	۰	۰	۳۹۶۹	۹۲۵	۳۵۵	۸۶۸	

چوتھا ترنگ

نمبر سلسلہ	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	عہد حکومت ماہ	عہد حکومت روز	سنہ کلی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت	
۵۴	۱۷	اوتپلاپیڈ	۶	۰	۰	۳۹۷۸	۹۳۰	۳۶۰	۸۷۳		
۵۵	۱	اونتی ورما	۲۸	۰	۰	۳۹۸۰	۹۳۶	۲۹۶	۸۷۹	پانچویں ترنگ	پانچواں ترنگ
۵۶	۲	شنکر ورما	۱۸	۰	۰	۴۰۰۸	۹۶۴	۳۲۴	۹۰۷	کے ان ۱۱	
۵۷	۳	گوپال ورما	۲	۰	۰	۴۰۲۶	۹۸۲	۳۴۳	۹۲۵	راجاؤں نے	
۵۸	۴	سنکٹ ورما	۰	۰	۱۰	۴۰۳۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	۴۸ برس	
۵۹	۵	سوگندا رانی	۲	۰	۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	راج کیا۔	
۶۰	۶	پنگو	۱۰	۰	۰	۴۰۳۰	۹۸۶	۳۴۶	۹۲۹		
۶۱	۷	چکر ورما	۱۱	۰	۰	۴۰۴۰	۹۹۶	۳۵۶	۹۳۹		
۶۲	۸	شیر ورما	۱	۰	۰	۴۰۵۱	۱۰۰۷	۳۶۷	۹۵۰		
۶۳	۹	پارتھہ	۸	۰	۰	۴۰۵۲	۱۰۰۸	۳۶۸	۹۵۱		
۶۴	۱۰	چکر ورما	۲	۰	۰	۴۰۶۰	۱۰۱۶	۳۷۶	۹۵۹		
۶۵	۱۱	اونمتا ورما و شور ورما	۲	۰	۰	۴۰۶۲	۱۰۱۸	۳۷۸	۹۶۱		
۶۶	۱	یوشس کر	۸	۵	۲۴	۴۰۶۴	۱۰۲۰	۳۸۰	۹۶۳		چھٹا ترنگ
۶۷	۲	ورنٹ		۰	۶	۴۰۷۲	۱۰۲۸	۳۸۸	۹۷۱		
۶۸	۳	سنگرام	۰	۶	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۶۹	۴	پروگپت	۱	۴	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۷۰	۵	کھیمگپت	۸	۶	۰	۴۰۷۴	۱۰۳۰	۳۹۰	۹۷۳		
۷۱	۶	ابھی منیو	۱۳	۱۰	۰	۴۰۸۲	۱۰۳۸	۳۹۸	۹۸۱		

	نمبر عام	نمبر ترنگ	نام فرمانروا	عہد حکومت سال	ماہ	روز	سمت کلجگی	سمت بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۷۲	۷	نندگپت	۱	۱	۰	۴۰۹۶	۱۰۵۲	۴۱۲	۹۹۵	ان چھٹے ترنگ کے ۱۰ راجاؤں نے ۱۴ برس راج کیا
	۷۳	۸	تریبھون گپت	۱	۱۱	۰	۴۰۹۷	۱۰۵۳	۴۱۳	۹۹۶	
	۷۴	۹	بھیمہ گپت	۵	۴	۰	۴۰۹۸	۱۰۵	۴۱۴	۹۹۷	
	۷۵	۱۰	دیدارانی	۲۳	۰	۰	۴۱۰۵	۱۰۶۱	۴۲۱	۱۰۰۴	
ساتواں ترنگ	۷۶	۱	سنگرام دیو	۲۴	۹	۲۲	۴۱۲۸	۱۰۸۴	۴۴۴	۱۰۲۷	ساتویں ترنگ کے ان ۶ راجاؤں نے ۹۶ برس راج کیا
	۷۷	۲	ہری راج	۰	۰	۲۰	۴۱۵۲	۱۱۰۹	۴۶۸	۱۰۵۱	
	۷۸	۳	اننت دیو	۵۲	-	۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	
	۷۹	۴	کلش دیو	۸	۰	۰	۴۲۰۴	۱۱۶۰	۵۲۰	۱۱۰۳	
	۸۰	۵	اوت کرش	۰	۰	۲۲	۴۲۱۲	۱۱۶۸	۵۲۸	۱۱۱۱	
	۸۱	۶	ہرش دیو	۱۱	۰	۲۶	۴۲۱۳	۱۱۶۹	۵۲۹	۱۱۱۲	
آٹھواں ترنگ	۸۲	۱	اوچل	۱۰	۴	۱	۴۲۲۴	۱۱۸۰	۵۴۰	۱۱۲۳	ان ۸ راجاؤں نے ۱۵۰ برس حکومت کی
	۸۳	۲	رڈ	۰	۰	½	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۴	۳	سلہن	۰	۳	۲۷	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۵	۴	سوسل	۸	۰	۱۰	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۶	۵	بکھاچر	۰	۶	۱۲	۴۲۴۲	۱۱۹۸	۵۵۸	۱۱۴۱	
	۸۷	۶	سوسل بار ثانی	۶	۰	۲۷	۴۲۴۳	۱۱۹۹	۵۵۹	۱۱۴۲	
	۸۸	۷	جے سنگھ	۲۶	۱۱	۲۷	۴۲۱ ۹	۱۲۰۵	۵۶۵	۱۱۴۸	
	۸۹	۸	پرمانو	۹	۶	۰	۴۲۷۵	۱۲۳۱	۵۹۱	۱۱۷۴	

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۹۰	۹	ورتی دیو	۷	۰	۰	۴۲۸۵	۱۱۴۱	۶۰۱	۱۱۸۴	آٹھویں ترنگ کے
۹۱	۱۰	اوپیہ دیو	۹	۴	۱۷	۴۲۹۲	۱۲۴۸	۶۰۸	۱۱۹۱	ان ۱۸ فرمانرواؤں
۹۲	۱۱	جسہ دیو	۱۸	۰	۱۳	۴۳۰۲	۱۲۵۸	۶۱۸	۱۲۰۱	نے ۱۸۱ برس راج
۹۳	۱۲	جگ دیو	۱۴	۳	۳	۴۳۲۱	۱۲۷۷	۶۳۷	۱۲۲۰	کیا عہد ہائے ہمیں
۹۴	۱۳	راجدیو	۲۳	۳	۲۷	۴۳۳۵	۱۲۹۱	۶۵۱	۱۲۳۴	مسلمان شدہ
۹۵	۱۴	سنگرام دیو	۱۶	۰	۰	۴۳۵۸	۱۳۱۴	۶۷۴	۱۲۵۷	ہنود کشمیر کے
۹۶	۱۵	رام دیو	۲۱	۱	۱۲	۴۳۷۴	۱۳۳۰	۶۹۰	۱۲۷۳	سلاطین کا
۹۷	۱۶	لچھمن دیو	۱۳	۳	۱۲	۴۳۹۶	۱۳۵۲	۷۱۱	۱۲۹۴	۱۲ برس حصہ ہے
۹۸	۱۷	سنہہ دیو	۱۴	۵	۲۷	۴۴۰۹	۱۳۶۵	۷۲۴	۱۳۰۷	
۹۹	۱۸	سہدیو	۱۹	۳	۲۵	۴۴۲۳	۱۳۷۹	۷۳۸	۱۳۱۱	
۱۰۰	۱	رینچن شاہ	۳	۰	۰	۴۴۴۲	۱۳۹۸	۷۵۸	۱۳۴۱	
۱۰۱	۲	اودیان دیو	۱۵	۰	۰	۴۴۴۵	۱۴۰۱	۷۶۱	۱۳۴۴	
۱۰۲	۳	کوٹہ رانی	۰	۵	۰	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۳	۴	شمس الدین	۳	۰	۵	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۴	۵	سلطان جمشید	۱	۱۰	۰	۴۴۶۳	۱۴۱۹	۷۷۹	۱۳۶۲	
۱۰۵	۶	علاؤالدین	۱۲	۰	۱	۴۴۶۵	۱۴۲۱	۷۸۱	۱۳۶۴	
۱۰۶	۷	شہاب الدین	۱۹	۰	۰	۴۴۷۷	۱۴۳۳	۷۹۳	۱۳۷۶	
۱۰۷	۸	قطب الدین	۱۶	۰	۰	۴۴۹۶	۱۴۵۲	۸۱۲	۱۳۹۵	

نمبر عام	نمبر خاص	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۰۸	۹	سکندر بت شکن	۲۲	۰	۰	۴۵۱۳	۱۴۶۸	۸۲۸	۱۴۱۱	
۱۰۹	۱۰	علی شاہ	۷	۰	۰	۴۵۳۶	۱۴۹۲	۸۵۲	۱۴۳۵	
۱۱۰	۱۱	زین العابدین	۵۰	۰	۰	۴۵۴۳	۱۴۹۹	۸۹۹	۱۴۴۲	
۱۱۱	۱۲	حیدر شاہ	۱	۲	۰	۴۵۹۳	۱۵۴۹	۹۰۹	۱۴۹۲	
۱۱۲	۱۳	حسن شاہ	۱۱	۰	۰	۴۵۹۴	۱۵۵۰	۹۱۰	۱۴۹۳	
۱۱۳	۱۴	محمد شاہ				۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	تنازع محمد شاہ فتح شاہ ابراہیم شاہ و نازک شاہ
۱۱۴	۱۵	فتح شاہ								
۱۱۵	۱۶	محمد شاہ								
۱۱۶	۱۷	فتح شاہ								
۱۱۷	۱۸	محمد شاہ								
۱۱۸	۱۹	فتح شاہ	۳۴	۰	۰	۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۳۱	۱۵۰۴	
۱۱۹	۲۰	محمد شاہ								
۱۲۰	۲۱	ابراہیم شاہ								
۱۲۱	۲۲	نازک شاہ								
۱۲۲	۲۳	محمد شاہ								
۱۲۳	۲۴	شمس الدین	۱	۰	۰	۴۶۳۹	۱۵۹۵	۹۵۵	۱۵۳۸	
۱۲۴	۲۵	اسمٰعیل	۲	۰	۰	۴۶۴۰	۱۵۹۶	۹۵۶	۱۵۳۹	
۱۲۵	۲۶	ابراہیم ثانی	۱	۰	۰	۴۶۴۲	۱۵۹۸	۹۵۸	۱۵۴۱	

نمبر سلسلہ	نمبر شاہان	نام فرمانروای	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۳۶	۲۷	مرزا حیدر کاشغری	۱۰	۰	۰	۴۶۴۳	۱۵۹۹	۹۵۹	۱۵۴۲	
۱۳۷	۲۸	اسمعیل شاہ و تنازعہ	۱	۰	۰	۴۶۵۳	۱۶۰۹	۹۶۹	۱۵۵۲	
۱۳۸	۱	ناکٹ دولت چک	۱	۰	۰	۴۶۵۴	۱۶۱۰	۹۷۰	۱۵۵۳	یہاں سے
۱۳۹	۲	غازی چک	۸	۰	۰	۴۶۵۵	۱۶۱۱	۹۷۱	۱۵۵۴	عہد چکان ہے*
۱۴۰	۳	حسین خان	۸	۰	۰	۴۶۶۳	۱۶۱۹	۹۷۹	۱۵۶۲	ان دس حکمران
۱۴۱	۴	علیخان چک	۸	۰	۰	۴۶۷۱	۱۶۲۷	۹۸۷	۱۵۷۰	کا عہد حکومت
۱۴۲	۵	یوسف خان	۰	۱	۲	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	۴۳ برس ہے*
۱۴۳	۶	سید مبارک خان	۰	۸	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۴۴	۷	لوہر خان	۱	۰	۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۴۵	۸	یوسف خان	۵	۰	۰	۴۶۸۰	۱۶۳۶	۹۹۶	۱۵۷۹	
۱۴۶ ۱۴۷	۹ ۱۰	یعقوب بیگ شمسی چک	۳	۰	۰	۴۶۸۵	۱۶۴۱	۱۰۰۱	۱۵۸۴	
عہد مغلان ہندوستان دہلی										
	۱	اکبر شاہ	۱۸	۰	۰	۴۶۸۸	۱۶۴۴	۱۰۰۴	۱۵۸۷	
(۱) قاسم خان میر بحر (۲) یوسف خان ۸ سال (۳) محمد قلیخان ۲ سال (۴) مرزا یادگار ۸ سال * اکبر کے صوبہ دار کشمیر رہے *										پانچ حکام *

[illegible]	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۲	جہانگیر شاہ	۲۲	۰	۰	۴۷۰۶	۱۶۶۲	۱۰۲۲	۱۶۰۵	اسکے حکام ہوئے
		(۱) مرزا علی ۱ سال (۲) ہاشم خان ۲ سال (۳) صفدر خان ۲ سال (۴) احمد بیگ ۵ سال (۵) دلاور خان ۳ سال (۶) ارادت خان ۳ سال (۷) اعتقاد خان ۷ سال ۰ صوبجات رہے ۰								
	۳	شاہجہان	۳۱	۰	۰	۴۷۲۸	۱۶۸۴	۱۰۴۴	۱۶۲۷	
		(۱) خواجہ انور بخش ۱ سال (۲) مظفر خان ۱۱ سال (۳) آصف خان (۴) علیمردان خان ۵ سال (۵) تربیت خان ۱ سال (۶) ظفر خان ۳ سال (۷) مراد بخش ۱ سال (۸) حسن بیگ خان ۱ سال (۹) علیمردان خان ۷ سال (۱۰) لشکری خان ۱ سال ۰ صوبجات کشمیر متعینہ شاہجہان رہے ۰								
	۴	اورنگزیب عالمگیر	۴۹	۰	۰	۴۷۵۹	۱۷۱۵	۱۰۷۵	۱۶۵۸	
		(۱) ابراہیم خان ۱ سال (۲) اسلام خان ۲ سال (۳) سیف خان ۵ سال (۴) بہادر خان ۵ سال (۵) افتخار خان (۶) قوام الدین ۱ سال (۷) ابراہیم خان ۸ سال (۸) صفدر اللہ خان ۵ سال (۹) ابو الفتح خان (۱۰) ابو المظفر خان ۴ سال (۱۱) ابراہیم خان ۵ سال (۱۲) نوازش خان ۰ اسکی طرف سے حکام رہے ۰								
	۵	شاہ عالم	۵	۰	۰	۴۸۰۸	۱۷۶۴	۱۱۲۴	۱۷۰۷	
		(۱) جعفر خان ۱ سال (۲) ابراہیم خان (۳) نوازش خان (۴) عنایت اللہ ۰ شاہ عالم کے صوبجات کشمیر رہے ۰								

[illegible]	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	٦	جہاندار شاہ	٠	٩	٠	۴۸۱۳	۱۷۶۹	۱۱۲۴	۱۷۱۲	
		عنایت اللہ اسکا حاکم کشمیر رہے ٭								
	۷	سادات شاہیہ	٦	٠	٠	۴۸۱۴	۱۷۷۰	۱۱۳۰	۱۷۱۳	
		(۱) علی محمد خان ۲ سال (۲) اعظم خان (۳) علی محمد خان اسال (۴) احترام خان ۷ اروز (۵) عنایت اللہ خان ۳ سال ٭								اسکے صوبجات ہیں
	۸	محمد شاہ	۳۲	٠	٠	۴۸۲۰	۱۷۷۶	۱۱۳٦	۱۷۱۹	
		(۱) میر احمد خان (۲) عنایت اللہ خان (۳) مومن خان (۴) عبد الصمد خان (۵) ابوالبرکات خان (٦) نجیب خان اسال (۷) اعظم خان ایک سال (۸) فخر الدین خان ایک سال (۹) عقیدت خان ۳ سال (۱۰) اعز خان ایکسال (۱۱) امیر خان ۲ سال (۱۲) احترام خان (۱۳) دل دلیر خان (۱۴) جلال الدین (۱۵) فخر الدولہ بہادر (۱٦) عطیۃ اللہ خان (۱۷) قاضی حیاب (۱۸) عصام الدین (۱۹) اسفندیار خان (۲۰) صفدر خان (۲۱) افراسیاب بیگ (۲۲) احمد علیخان (۲۳) ملا کشتی خان (۲۴) میر مقیم کنٹھہ ٭ اسکے صوبجات کشمیر رہے ٭								ان سب مغلوں کا عہد حکومت جو تعداد میں ۸ ہوئے ۱٦۳ سال ہے ٭

افغانان کابل

	۱	احمد شاہ درانی	۲۴	٠	٠	۴۸۵۲	۱۸۰۸	۱۱٦۸	۱۷۵۱	

نمبر شمار	[illegible]	نام فرمانروائے	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
		(۱) عبداللہ خان ۳ سال (۲) راجہ سکھجیون ۵ سال (۳) نورالدین خان ۲ سال (۴) بلند خان (۵) نورالدین (۶) جان محمد (۷) نورالدین (۸) خرم خان (۹) امیر خان جوانشیر حکام تھے۔								
۲		تیمور شاہ	۱۷	۰	۰	۴۸۸۶	۸۴۲	۱۲۰۲	۱۷۸۵	
		(۱) کریم داد خان ۷ سال (۲) آزاد خان ۲ سال (۳) مدد خان ایکسال (۴) میرداد خان ۷ ماہ (۵) ملا غفار ۳ ماہ (۶) جمعہ خان ۷ ماہ (۷) رحمت اللہ خان ۳ ماہ (۸) میر ہزار یہ حکام تیموریہ تھے۔								
۳		شاہ زمان محمود شاہ	۱۸	۰	۰	۴۹۰۳	۱۸۵۹	۱۲۱۹	۱۸۰۲	ان تینوں نے مجموعی ۴۹ سال حکومت کی
		(۱) احمد خان ۱ سال (۲) کفایت خان ۱ سال (۳) محمد خان جوانشیر (۴) رحمت اللہ (۵) عبداللہ خان ۵ سال (۶) عطا محمد خان (۷) ملا احمد (۸) شیر احمد (۹) فتح خان (۱۰) محمد عطا خان (۱۱) جبار خان یہ حکام تھے۔								

عہد سکھان

نمبر شمار	[illegible]	نام فرمانروائے	سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱		مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۶	۰	۰	۴۹۲۱	۱۸۷۷	۱۲۳۷	۱۸۲۰	
		(۱) مصر دیوان چند چند ماہ (۲) دیوان موتی رام چند ماہ (۳) سردار ہری سنگھ ۲ سال (۴) دیوان موتی رام ایکسال (۵) دیوان چونی لعل ۱۸۷۷ب ۱۸۲۰ع — ۱۸۷۹ب ۱۸۲۲ع — ۱۸۸۰ب ۱۸۲۳ع								

[illegible]	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
		(۶) دیوان کرپا رام ۵ سال (۷) بھان سنگھ ایکسال ۱۸۸۲ب ۱۸۲۵ء　۱۸۸۷ب ۱۸۳۰ء (۸) شہزادہ شیر سنگھ ۲ سال (۹) جرنیل میان سنگھ ۲ سال ۱۸۸۸ب ۱۸۳۱ء　۱۸۹۰ب ۱۸۳۳ء (۱۰) غلام محی الدین ۳ سال (۱۱) شیخ امام الدین ایکسال ۱۸۹۹ب ۱۸۴۲ء　۱۹۰۲ب ۱۸۴۵ء								[illegible]
		عہد راجگان جموں								
	۱	مہاراجہ گلاب سنگھ	۱۱	۰	۰	۴۹۴۷	۱۹۰۳	۱۲۶۳	۱۸۴۶	[illegible]
	۲	مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر	۲۷	۰	۰	۴۹۵۸	۱۹۱۴	۱۲۷۴	۱۸۵۷	
						۴۹۸۴	۱۹۴۰	۱۳۰۰	۱۸۸۳	

مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد مین ہندوستان مین سوامی دیانند سرستی نے ویدک دہرم کو ترو تازگی دی اور نومبر ۱۸۸۳ء مین بمقام اجمیر انتقال کیا۔ سوامی موصوف سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین ملک کاٹھیاوار مین پیدا ہوئے تہے۔

مختصر تاریخ ہند و تفصیل فرمانروایان

واضح رہے کہ ہندوستان مین سورج بنسی و چندر بنسی دو ہندو راجاؤن کا راج
ہمیشہ رہا جو ابتک بعض جگہہ چلا آتا ہے سورج بنسیون مین بیست منی کا بیٹا اول
راجہ اکھچاکو ہوا جسکو بیدک مت کے بموجب ابتک ۲۰ لاکہہ برس سے کچھہ کم عرصہ
اور بحساب صاحبان انگریز چار ہزار برس گذرے۔ اُسسے ۵۶ پشت کے بعد راجہ چندر
ہوئے جنکو بیدک مت کے بموجب ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس گذرے اونکے ۵۶ پیڑہیون کے
بعد اُنکے سمتر ہوا جو بموجب تحریر ٹاڈ صاحب بکرماجیت کا ہمعصر تہا اکھچواکو کی دختر
الاچندر کے بیٹے بدہ کو بیاہی گئی تہی اسکا بیٹا پرورا پرتشٹا نپور مین جو متصل پراگ
کے تہا اور اب بہوسہو کہاتا ہے فرمانروا بنا یہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا مہابہارت
کا اخیر راجہ جدہشٹر ۵۰ پشت بعد پرورا کی اولاد مین سے تہا یہ سری کرشن کے
عہد مین ہوا۔ بموجب بیدک دہرم والون کے کرشن دیو کو پانچ ہزار برس گذرے
یہ حساب بہت درست ہی کیونکہ اُسوقت سی ابتک کشمیر کے فرمانرواؤن کی تاریخ
سالوار کاہن پنڈت کی موجود ہے جو کہ راقم کی تاریخ سے بہی واضح ہی۔ جب
جدہشٹر ہمالہ کو گلنے گیا تہا تو ارجن کا پوتا پرچہت راج پر بیٹہا۔ پرچہت سے لیکر
۲۶ پیڑہی تک اُسکی اولاد مین راج رہا۔ چہبیسوین پیڑہی مین جہمک کو اُسکے
وزیر نے مارکر جدہشٹر کی گدی لی اسکے خاندان مین ۱۴ برس راج رہا۔ پہر
اور خاندان مین حکومت آئی ۱۰ پشت بعد اُسکے تیسرے کل مین راج گیا اسکی
نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے مارا اسکو بکرم نے مارکر
ملک پر قبضہ کیا ادہر یہ حال رہا ادہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد مین

اولاد مین (جسکو بھیم برادر جدہشٹر نے کرشن دیو کی مدد سے مارا تہا) ۲۲ پشت تک راج
کرتے رہے اُن کے آخری راجہ رپنجی کو اُسکے سونک وزیر نے مار ڈالا ۳۲۷ سال قبل
از سنہ بکرمی یونان کے سکندر اعظم نے بعد اُنے دارا شکوہ ایران کے براہ پشاور پنجاب
پر حملہ کیا اُسوقت مگدہ دیش کی حکومت سونک کی اولاد مین چار پشت تک رہکر ناگ بنسیون
مین آگئی تہی اُنہون نے دس پشت تک راج کیا آخر راجہ اس کل کا مہانند تہا اُسوقت
ہندوستان مین بودہ مت ہو گیا تہا فارسی والون نے غلط لکہا ہے کہ سکندر قنوج
تک گیا بلکہ خاص اُسی کے ہمراہیون نے یونانی کتابون مین لکہا ہے کہ وہ ستلج تک گیا
تہا۔ ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج کے ساتہہ اُسنے دریاے سندہ پر پُل باندہا اور عبور کیا لیکن
جہلم کے اس پار کل ۱۱ ہزار سوار ہمراہ لایا تہا رئیسان کوہستان و دوابہ نے اُس کی
اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کے پورو بنسی نے اُسکا دلاورانہ مقابلہ کیا۔ ۴ ہزار سوار
بہت سے ہاتہی ساتہہ لیکر اُن روئے جہلم پر اُسنے لڑائی کی شکست کے بعد سکندر نے
اُسکو اُسکا راج معہ ایزاد اور ملک کے دیدیا۔ پہر سکندر موسم برسات مین ستلج کے کنارہ
پر پہنچا۔ فوج اُسکی تہک گئی تہی اُسوقت مگدہ دیش کے ناگ بنسی راجہ مہابلی کے
پاس ۶ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اُسکے رعب سے سکندر واپس
پہرا اور مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا پہر اُسکے آٹہہ بیٹون نے باتفاق ۱۲ برس
راج کیا تب نوین چندرگپت نے (جو نائن کے شکم سے تہا) بامداد چانک برہمن
آٹہون بہائیون کو مار کر قبضہ کر لیا اُسنے بابل کے مسلمان بادشاہ سکندر کے سپہ سالار
کی بیٹی سے شادی کی دس پشت تک راج اُسکے خاندان مین رہا بودہ مت کے
پہیلنے کے باعث برہمنون نے کوہ آبو پر اگنی کنڈ رچا اُس سے بقدرت الہی اگنی کل
کے چار چہتری بنے پرمہ چوہان۔ سولنکہے۔ پرہار۔ پرمر گوتر والے

پوار کہلاتے ہین یہ تمام ہندوستان کے راجہ ہوگئے بودہون کو بہی اُنہون نے مارکر نکالنا شروع کیا اسی بنش مین ۵۷ برس سنہ عیسوی سے پہلے جب کلجگ کے دور کو ۳۰۴۴ برس گذر چکے تہے راجہ بکرماجیت* کیوقت سے لیکر پہلے حملہ اسلامیہ تک بہی بہت ہندو نامآور راجہ ہوئے لیکن اندہ بنشی راجاؤن کی (جنکی دار السلطنت مگدہ دیش مین پٹنہ ہے) حکومت بہت بڑہگئی راجہ جہاکرن بہی اندہ بنشی مین سے تہا۔ اندہ بنش کا آخیر راجہ نامی پلوم تہا۔ اُسکی حکومت چین تک ہوگئی تہی آخر گنگا مین کودکر غرق ہوا پہر اُسکا سپہ سالار مسند پر بیٹہا۔ لب بحرسے کشمیر تک سب راجے اِسکے تابع تہے پہر اُسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اِسکے عہد مین نوشیروان بادشاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا تہا باقی معاملہ پرتاب چند سے لیگیا۔ نوشیروان سمت ۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا۔ بعد مرنے پرتاب چند کے اُسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبجات دبا بیٹہے اور جُدا جُدا راجے ہوگئے اِن سب کو ندیر کے نوکرون کا راج کہتے ہین۔ لشکر نوشیروان نے اودیپور کے راجہ کو غارت کیا جو بلب پور مین تہا یہ سمتر کی اولاد مین تہا صرف پشپا وتی رانی بہاگ کر ملیا گر مین جا چہپی تہی وہ حاملہ تہی جو لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام گوہ رکہا اُس لڑکے نے راجہ پیو کی نوشیروان کی پوتی سے شادی کی گوہ کی آٹہہ پشتون مین راج رہا اُسکے آٹہوین بیٹے کا چہوٹا بیٹا باپ کے مارے جانے پر بہانڈیر کو بہاگا وہان گڈریون مین مل کر رہا سمت ۰ بکرمی پیغمبر محمدؐ کے مرنے کے بعد عمرؓ خلیفہ دویم نے ایران فتح کرکے فوج ہندوستان کو بہیجی سپہ سالار اُسکا پہلے ہی جنگ مین مارا گیا۔ پہر خلیفہ علیؓ نے سندہ کے کنارہ کا کچہہ علاقہ فتح کیا۔ مگر علیؓ کے مارے جانے پر مسلمان وہان سے بہاگ گئے سمت ۰ بکرمی مین ولید خلیفہ تہا اُسوقت مسلمانون نے بڑا فساد کیا

* اوجین مین فرمانروا ہوا ... بکرماجیت

ظلم و ستم سے سندھ پر قبضہ کیا تین سال بعد قاسم سپہ سالار شیا جگن کا پہر چڑھ آیا
گجرات فتح کرکے چتوڑ کی جانب باپا سے شکست کہا کر بہاگا باپا کچہہ دن بعد بعشق
دختر سلیم کے خراسان کو گیا سمت ۸۹۰ بکرمی مین مامون رشید فرزند ہارون رشید نے
چتوڑ پر حملہ کیا اُسوقت باپا کے پوتے کا بیٹا چتوڑ مین تہا وہ مامون سے چوبیس ۲۴
لڑائیان لڑا آخر مامون شکست کہا کر ہندوستان سی بہاگا اُسکے بعد سمت ۱۰۲۷ مین
امیر ناصر الدین سبکتگین سرحد پنجاب پر حملہ آور ہوا اُسوقت لاہور کے راجہ جیپال
نے ازراہ غضب فوج سندھ پار لیجا کر خراسان پر یورش کی وہان اُس نے
سبکتگین سے شکست کہائی اور باج دینا قبول کیا لاہور مین اگرچہ کچہہ نہ دیا
پہر سبکتگین چڑہ آیا جیپال نے سندھ پار لڑکر شکست پائی جب سے بکرماجیت
نے دِلی کا راج دور کیا تہا تب سی پانسو برس ۵۰۰ تخت دِلی کا خالی رہا یہان تک
کہ تومرا جادون کے اننگ پال تک ۱۸ راجہ دِلی کی سند پر بیٹہے تہے اننگ پال
نے اپنی دختر زادی پرتہوی راج چوہان کو گود لیا قنوج پر راٹہورون کا
قبضہ تہا۔ میوار گہلوتہون کے پاس تہا۔ گجرات مین سولنکہی راج کرتے تہے
اور بہت چہوٹے چہوٹے راجے تہے اُن کے باہمی نفاق سی مسلمانون کا یہان
آنا آسان ہوگیا دیکہتے دیکہتے ہی انہون نے تمام ملک دبا لیا پہر سبکتگین کا
بیٹا محمود غزنوی بہائی اسمعیل کو قید کرکے سمت ۱۰۵۴ بکرمی مین تخت نشین ہوا
سلطان اپنا لقب رکہا۔ اُسوقت ایران و ہند کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی
تہی بسبب نفاق باہمی محمود کو روکنے والا کوئی نہ تہا ہندوستان کی دولت
فتنہ خیزی مشہور تہی ایران مین مسلمانون کا دخل ہونے کے بعد زائد از ساڑہے
تین سو برس محمود نے دس ہزار سوار لیکر سمت ۱۰۵۸ بکرمی مین پہلے راجہ جیپال لاہور

والے سے پشاور مین مقابلہ کیا راجہ کو قید کیا پہر ستلج کے باہر ہوکر بہٹنڈہ کے قلعہ پر
حملہ کیا اند لوٹا تبتک لاہور کا راجہ اکثر بہٹنڈہ مین رہتا تہا غزنی پہنچ باج لینے کے
اقرار پر جیپال کو رہا کیا جیپال پہر راج پنچ بیٹے اندپال کو دیکر آپ جل مرا سمت ۱۰۶۰ مین اندپال
باپ کے قول کے مطابق باج دیتا رہا ایک ذیلدار بہٹنیر کے راجہ کو کرند ینے سے محمود
پہر آیا تیسری بار محمود ابوالفتح لودہی حاکم ملتان کے زیر کرنے کو آیا راجہ اندپال کشمیر
کو بہاگ گیا ابوالفتح نے سمت ۱۰۶۲ مین نذر دیکر اسکو راضی کیا پہر محمود بخوف حملہ تاتار
غزنی کو لوٹا ہاتہیون کے چیخنے سے گہوڑے تاتاریون کے بہاگے محمود فتحیاب ہوا اسوقت
تو پنجاب نہ تہی سمت ۱۰۶۳ مین جب سکہپال نے مسلمان ہوکر پہر ہندو ہوئے قید عمر پائی
تو اندپال کی سرکوبی کو محمود نے فوج جمع کی سمت ۱۰۶۵ مین اندپال جمعیت فوج اور راجاؤن
سے نامہ و پیام کرکے تیار رہوا - اوجین - گوالیر - کالنجر - قنوج - اجمیر - دہلی کے راجہ
اپیر فوج لیکر آئے اور پشاور کے پاس ہی لڑائی ہوئی تہی اندپال کا جو قدرت سے
ڈرکر پیچہے ہٹا تو فوج کو راجہ کے بہگنے کا گمان ہوا - محمود نے میدان خالی پاکر نگرکوٹ
لوٹا سات لاکہہ دینار سات سو من طلائی و نقری اسباب دو سو من سونا خالص دو ہزار
من چاندی ۲۰ من جواہر اسکو ملا - سمت ۱۰۶۶ مین ابوالفتح کو قید کیا تہا نے سرکو لوٹا -
ہندوؤن کو لودہی غلام بنانے کو غزنی لے گیا دو دفعہ پہر کشمیر پر حملہ کیا نوان حملہ اسکا
ہند پر بڑی تیاری سے ہوا - ایک ہزار سوار بیس ہزار پیدل لیکر (موجب تحریر تاریخ
فرشتہ) پہلے قنوج مین گیا وہان کے راجہ نے متابعت کی تین روز وہان رہکر دہلی پر
گیا - راستے مین ۲۰ دن تک متہرا کو لوٹا مندرون کو توڑا بڑے بڑے کام کے ظلم و ستم
کئے سمت ۱۰۸۰ مین بارہوان حملہ مین وسومنا تہہ پر کرکے کم سے کم دس کروڑ کا مال اسکے
ہاتہہ لگا تیرہوان حملہ ملتان پر کیا سمت ۱۰۸۷ بکرمی مین مرگیا سمت ۱۱۰۵ مین محمود ثانی نے

گنگا تک حملہ کیا پہر اُسکے پڑپوتے کے پڑپوتے کو جسکا نام خسرو ملک تہا سنہ ۵۸۳ میں شہاب الدین محمود غوری لاہور سے قید کرکے لے گیا قندہار سے سات آٹھہ منزل آگے اوّل غزنی کو لوٹ کر تباہ کیا پہر دہلی میں تخت نشین ہوا سنہ ۵۸۸ میں بنارس کے ایک ہزار مندر توڑے بنگال کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کہولا پہر قطب الدین سنہ ۶۰۲ میں ہند کا بادشاہ ہوا سنہ ۶۰۷ میں آرام شاہ بیٹا اُسکا ایک سال بعد بہنوئی اُسکا شمس الدین التمش سنہ ۶۰۷ میں قطب الدین ایبک کا غلام ہوا پہر سنہ ۶۳۳ میں رکن الدین جو بڑا غافل تہا ۔

فہرست راجگان

اوّل ہنود جو آریاورت میں بموجب تحریر شاستر کے کلجگ سے پہلے ہوئے (۱) مایا یعنے قدرت (۲) برہما یعنے پیدایش اوّل جس سے سب پیدایش ہوئی (۳) مریچ ۔ اترہی ۔ انگرہی ۔ پولست ۔ پولہ ۔ کرتو ۔ بسشت ۔ یہ اور دیو قدرت سے پیدا ہوے (۴) کشپ رکہی اسکی عورت اوتی تہی (۵) رکہی دیوسوان معروف بہ سورج جسکے اسکی اولاد سورج بنسی کہلائی (۶) شراہد دیو معروف بہ دیوست منوان (۷) مہاراجہ اکہواکو ۔ فرمانروائی کی بنیاد جسنے ڈالی (۸) کوخی ونمی ۔ وندک وغیرہ ۱۰۰ نفر ۲۵ کو اکہواکو نے شرق کو اور ۲۵ اور ممالک مغرب کو بہیجے ۴۸ کو دیارِ ہند دستانی میں وندیاچل وہمالہ دیا (۹) دہی کوخی معروف بہ شتاد (۱۰) پریجی (۱۱) اینا (۱۲) مہاراجہ پرتہو (۱۳) ولشیراشو (۱۴) چندر (۱۵) یوب ناش (۱۶) شاوست (۱۷) برہدشر (۱۸) کبلیاش معروف بہ دہندہوبار (۱۹) دہیرش ۔ کیاش ۔ شبدراش وغیرہ ایک سو (۲۰) ہرجش (۲۱) نکونب (۲۲) سنگتاش (۲۳) کرشاش (۲۴) پرسین جت (۲۵) جب ناش (۲۶) مان دہاتا (۲۷) پورکتس ۔ مہیک مچکند (۲۸) ٹدریت

(۲۹) سوبرجس (۳۰) ارن (۳۱) اوست برت (۳۲) ترشنگو (۳۳) بہما
شرچندر (۳۴) راجہ روہت (۳۵) برتر (۳۶) جینک - اسی نے جینہ آباد کیا
تہار (۳۷) سدیو (۳۸) بجی (۳۹) باپک (۴۰) سگر (۴۱) انجس (۴۲) انشومان
(۴۳) دلیپ (۴۴) بہاگیرت (۴۵) شرپ (۴۶) سندر دیب (۴۷) اتیاج
(۴۸) رت برن (۴۹) سربکام (۵۰) سداس معروف کلماکہ پاد (۵۱) اجمک موکک
(۵۲) وشرتہہ (۵۳) مرام (۵۴) ایلروڈ (۵۵) وبیشہ سہ (۵۶) راجہ کہٹوانگ معروف
دلیپ (۵۷) راجہ دیرک باہو معروف رگہو جنمیں سے رگوبنسی مشہور ہوئے (۵۸) اج
(۵۹) راجہ وشرتہہ (۶۰) رامچندر بہرت لچھمن شترگہن (۶۱) لوہ کوشہ (۶۲)
اتی تہہ (۶۳) نربدہ (۶۴) نل (۶۵) نب (۶۶) پنڈریک (۶۷) کہیم سنوان
(۶۸) دیوانیک (۶۹) انیہہ (۷۰) پاریاترہ (۷۱) بل (۷۲) استہل (۷۳)
اوکتہہ (۷۴) بجرناتہہ (۷۵) شنکہہ معروف کہگن (۷۶) بکناشو (۷۷) بدرت
(۷۸) ہرن ناہہ (۷۹) دروسندہہ (۸۰) سوورشن ॥
ایکے آگے ۲۰۰ آور سمتر تک ہوئے اُس سے پیچھے پہر کلجگی راجگان ہوئے ॥

فہرست فرمانروایان اندرپرستہ یعنی دہلی

از ابتدائی راجہ جدہشٹر

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	عہد حکومت ماہ	عہد حکومت روز	کیفیت
۱	جدہشٹر	پانڈو	قبل از کلجگ ۴۴ سالگی	ہستناپور	۳۶	۸	۱۵	جنگ مہابھارت اسکے ۴۴ سال جلوس میں
۲	پریچھت	ابہمن ابن ارجن	۳۶ جلوس جدہشٹر	〃	۶۰	۰	۰	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۳	جنمی جے	پریچھت	سنہ ۹۲ جدہشٹرے	ہستناپور	۸۴	۲	۸	
۴	راجہ اشمید	جنمجہ	سنہ ۱۸۱ ج	″	۸۲	۸	۲۲	
۵	اوہمن	اشمید	سنہ ۲۶۳ ج	″	۸۸	۲	۸	
۶	مہاجی	اوہمن	سنہ ۳۵۲ ج	″	۸۱	۱۱	۲۷	
۷	چتراتہہ	مہاجی	سنہ ۴۳۴ ج	″	۷۵	۳	۱۸	
۸	نمی	چتراتہہ	سنہ ۵۰۹ ج	اندرپت	۷۵	۱۰	۱۸	
۹	جگرعراوگرسین	نمی	سنہ ۵۵۵ ج	اندرپت	۷۸	۷	۲۱	
۱۰	سورسین	اوگرسین	سنہ ۶۶۳ ج	″	۷۹	۸	۹	
۱۱	شونتہہ	سورسین	۷۴۳ ج	″	۶۹	۵	۲	
۱۲	برشتان	شونتہہ	۸۱۳ ج	″	۶۵	۱۰	۴	
۱۳	سوسین	برشتان	۸۷۹ ج	″	۶۴	۷	۴	
۱۴	سکھپال	سوسین	۹۴۳ ج	″	۶۲	۰	۲۸	
۱۵	نرہردیو	سکھپال	۱۰۰۵ ج	″	۵۱	۱۰	۲	
۱۶	سورج تہہ	نرہردیو	۱۰۵۷ ج	″	۴۲	۱۱	۲۰	
۱۷	راجہ بہوپت	سورج تہہ	۱۱۰۰ ج	″	۵۸	۲	۰	
۱۸	راجہ شونی	بہوپت	۱۱۵۸ ج	″	۵۵	۸	۱۰	
۱۹	سیڈدی	سیونی	۱۲۱۴ ج	″	۵۲	۹	۲۰	
۲۰	شرواچتر	سیڈدی	۱۲۶۶ ج	″	۵۲	۸	۲۱	

نمبر شمار	نام نروا فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۲۱	بھیکھم	شترولچیر	۱۳۲۳ج	اندرپت	۴۷	۹	۲۰	ان ۱۰ راجاؤں نے ۱۷۸۳ سال حکومت کی آخر راجہ کو بسراده وزیر نے راجہ لکھمن کو مارا اور خود مسند نشین ہوا۔
۲۲	بدارتھہ	بھیکھم	۱۳۷۰ج	"	۴۵	۱۱	۸	
۲۳	راجہ وسوان	بدارتھہ	۱۴۱۶ج	"	۴۴	۸	۷	
۲۴	سوورس	وسوان	۱۴۶۳ج	"	۴۴	۱۰	۱۲	
۲۵	ابھی ہر	اونی پال	۱۵۰۸ج	"	۵۰	۱۱	۸	
۲۶	درومن	ابھی ہر	۱۵۵۹ج	"	۳۸	۹	۰	
۲۷	دربل رائے	درومن	۱۵۹۸ج	"	۴۳	۰	۰	
۲۸	وشت پال	دربل رائے	۱۶۴۰ج	"	۳۶	۰	۰	
۲۹	راجہ شمی	وشت پال	۱۶۷۶ج	"	۵۸	۵	۸	
۳۰	کشمی کک	شمی	۱۷۳۴ج	"	۴۹	۰	۰	
۳۱	دربل	۰	۱۷۸۳ج	اندرپت	۴۰	۱۰	۰	
	بسراده	۰	۱۷۸۳ج	"	۳۷	۱۰	۲۹	
۳۲	سورج سین	بسراده	۱۸۰۰ج	"	۴۲	۸	۱۱	
۳۳	راجہ بیرشاہ	سورج سین	۱۸۴۳ج	"	۵۲	۱۰	۷	
۳۴	ایک شاہ عرف بازبین	بیرشاہ	۱۸۹۶ج	"	۴۷	۸	۲۳	
۳۵	ہرجیت	ایک شاہ	۱۹۴۴ج	"	۳۵	۹	۱۷	
۳۶	دریھہ	ہرجیت	۱۹۸۰	"	۴۴	۲	۱۳	
۳۷	سیدھ پال	دریھہ	۲۰۲۴	"	۳۰	۲	۸	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	روز	کیفیت
۳۸	برشت	سیدہی پال	۲۰۵۴ ج	اندرپت	۴۲	۹	۲۲	ان ۱۴ نے ۵۰۰ برس تک حکومت کی آخر بیرباہ وزیر نے راجہ بدہل کو مار کر گدی لی ۵۰۰ برس ۲۳۰۱۲ یوم
۳۹	سنتجی	برشت	۲۰۹۷ ج	؍؍	۳۳	۲	۱۴	
۴۰	امرجودہ	سنجی	۲۱۲۹ ج	؍؍	۲۷	۳	۱۲	
۴۱	راجہ بلارتہہ	امرجودہ	۲۱۵۶ ج	؍؍	۲۲	۱۱	۲۵	
۴۲	سردہی	بلارتہہ	۲۱۷۹ ج	؍؍	۴۷	۱۰	۲۵	
۴۳	پدارتہہ	سردہی	۲۲۲۶ ج	؍؍	۲۵	۴	۱۲	
۴۴	بدہل	پدارتہہ	۲۲۵۱ ج	؍؍	۳۱	۸	۱۱	
۴۵	راجہ بیرباہ	۔	۲۲۸۳ ج	؍؍	۳۵	۲	۱۸	
۴۶	مرارسنگہ	بیرباہ	۲۳۱۹ ج	؍؍	۲۷	۷	۱۹	
۴۷	شترکن	مرارسنگہ	۲۳۴۷ ج	؍؍	۲۱	۲	۳	
۴۸	مہی پت	شترکن	۲۳۶۸ ج	؍؍	۲۵	۴	۱۰	
۴۹	جہابل	مہی پت	۲۳۹۳ ج	؍؍	۴۰	۸	۳	
۵۰	سروپڈت	جہابل	۲۴۳۴ ج	؍؍	۲۸	۳	۱۰	
۵۱	مترسین	سروپڈت	۲۴۶۲ ج	؍؍	۴۴	۴	۳	
۵۲	راجہ سکہہ ڈان	مترسین	۲۵۰۶ ج	؍؍	۱۷	۲	۱۰	
۵۳	جیت مل	سکہہ ڈان	۲۵۰۳ ج	؍؍	۲۸	۱۱	۱۰	
۵۴	راجہ پال سنگہ	جیت سنگہ	۲۵۳۳ ج	؍؍	۳۹	۶	۲۱	
۵۵	راجہ سمتی	پال سنگہ	۲۵۷۲	؍؍	۴۲	۵	۱۰	

نمبر	نام فرمانروایے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۵۶	شستر مردن	کمہنی	۲۶۱۴ ج	اندرپت	۸	۱۱	۱۳	[illegible]
۵۷	جیو پنجات	شستر مردن	۲۶۲۲ ج	″	۲۶	۹	۲۷	
۵۸	بیر پکہیت	جیو پنجات	۲۶۵۰ ج	″	۱۳	۱۰	۲۹	
۵۹	بیرسین	بیر پکہیت	۲۶۶۴ ج	″	۲۵	۲	۳۰	
۶۰	اودیپت	بیرسین	۲۶۹۹ ج	″	۲۳	۱۱	۲۴	
۶۱	دہرنی دہر	جدہشٹر	۲۷۲۳ ج	″	۴۲	۷	۴	[illegible]
۶۲	سین دہج	دہرنی دہر	۲۷۶۶ ج	″	۵۵	۱۰	۱۹	
۶۳	مہی کتنگ	سین دہج	۲۸۲۲ ج	اندرپت و بعد دہلی	۴۱	۳	۸	
۶۴	مہاجودہ	مہی کتنگ	۲۸۶۳ ج	دہلی	۳۰	۳	۹	
۶۵	بیرناتہہ	مہاجودہ	۲۸۹۳ ج	″	۲۸	۵	۲۵	
۶۶	جیون راج	بیرناتہہ	۲۹۲۲ ج	″	۴۵	۲	۳۵	
۶۷	اودے سین	جیون راج	۲۹۶۷ ج	″	۳۷	۴	۲۹	
۶۸	انندچک	اودے سین	۳۰۰۵ ج	″	۵۲	۱۰	۸	
۶۹	راج پال	انندچک	۳۰۵۸ ج	″	۲۶	۰	۰	
۷۰	بہگونت کوہی	۰	۳۰۹۷ ج	″	۱۳	۰	۰	بکرماجیت کی لڑائی [illegible]
۷۱	بکرماجیت والی اجین	گندہرب سین	[illegible] ب	اوجین	۹۳	۰	۰	جب بکرماجیت راجہ [illegible]
۷۲	سمندرپال جوگی	۰	۱۳۵ ب	″	۵۴	۲	۳۰	
۷۳	چندپال	سمندرپال	۱۵۹ ب	دہلی	۳۶	۵	۴	

[illegible]

یہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تہا اسوقت پنجاب میں [illegible] راجہ تہا [illegible] اسوقت [illegible]
کیونکہ راجہ [illegible] نام [illegible] اندرپت [illegible] دہلی کا [illegible] اسوقت سکندری سنہ تہا۔

نمبر سلسلہ	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۷۴	لنے پال	چندر پال	۱۹۵ ہجری	دہلی	۲۱	۴	۱۱	[illegible]
۷۵	دیس پال	لنے پال	۲۱۷ ب	؍؍	۲۹	۱	۱۸	
۷۶	سکھپال	دیس پال	۲۴۶ ب	؍؍	۱۸	۷	۱۱	
۷۷	گوبند پال	سکھپال	۲۶۴ ب	؍؍	۲۷	۱۱	۲	
۷۸	کمہہ پال	گوبند پال	۲۹۲ ب	؍؍	۲۲	۳	۲۵	
۷۹	ہرچند پال	کمہہ پال	۳۱۴ ب	؍؍	۱۳	۰	۰	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	۳۲۷ ب	؍؍	۱۴	۹	۲۱	
۸۱	ہر پال	مہی پال	۳۴۱ ب	؍؍	۱۳	۸	۴	
۸۲	مدن پال	ہر پال	۳۵۴ ب	؍؍	۱۷	۲	۱۹	
۸۳	کرم پال	مدن پال	۳۷۱ ب	؍؍	۱۵	۲	۳	
۸۴	بکرم پال	کرم پال	۳۸۶ ب	؍؍	۱۴	۱۱	۳	
۸۵	ملوک چند	۰	۴۰۰ ب	؍؍	۲	۰	۰	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	۴۰۲ ب	؍؍	۱۲	۷	۸	
۸۷	سکانچند	بکرم چند	۴۱۴ ب	؍؍	۱	۰	۰	
۸۸	رامچند	سکانچند	۴۱۵ ب	؍؍	۱۳	۱۱	۸	
۸۹	دہیر چند	رام چند	۴۲۸ ب	؍؍	۱۴	۹	۲۴	
۹۰	کلیانچند	دہیر چند	۴۴۲ ب	؍؍	۱۰	۵	۴	
۹۱	بھیم چند	کلیانچند	۴۵۲ ب	؍؍	۱۲	۲	۲۵	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۹۲	ہر چند	بھیم چند	۴۶۸ ب	دہلی	۱	۰	۰	
۹۳	گوبند چند	ہر چند	۴۶۹ ب	״	۲۱	۷	۱۲	۱۲۹ برس ۱۱ ماہ ۹ یوم
۹۴	رانی پرم دیوی	زوجہ گوبند چند	۴۹۰ ب	״	۱	۰	۰	
۹۵	ہر پریم	۰	۴۹۰ ب	״	۷	۵	۱۶	[illegible]
۹۶	گوبند پریم	ہر پریم	۴۹۷ ب	״	۲۰	۲	۷	
۹۷	گوپال پریم	گوبند پریم	۵۱۷ ب	״	۱۵	۷	۱۸	
۹۸	مہا پاتر	گوپال پریم	۵۳۲ ب	״	۶	۷	۲۹	
۹۹	دہی سین	۰	۵۳۸ ب	״	۱۸	۵	۲۱	ان ۱۲ آدمیوں نے
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	۵۵۶ ب	״	۱۲	۴	۲	۱۵۰ برس ۵ ماہ
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	۵۶۰ ب	״	۱۵	۷	۱۳	حکومت کی آخر کو
۱۰۲	مادہو سین	کنور سین	۵۷۵ ب	״	۱۱	۳	۴	ارکان ریاست نے
۱۰۳	سور سین	مادہو سین	۵۸۶ ب	״	۲۰	[illegible]	۲۴	راجہ دیپ سنگھ
۱۰۴	بھیم سین	سور سین	۶۰۶ ب	״	۴	۱۰	۹	کوہستان کے راجہ
۱۰۵	کاہن سین	بھیم سین	۶۱۰ ب	״	۴	۸	۲۱	سے سازش کرکے
۱۰۶	ہر سین	کاہن سین	۶۱۴ ب	״	۱۲	۰	۲۵	دہلی میں بلا لیا۔
۱۰۷	گہن سین	ہر سین	۶۳۶ ب	״	۸	۱۱	۵	
۱۰۸	نراین سین	گہن سین	۶۳۴ ب	״	۲	۲	۱۹	
۱۰۹	لکھن سین	-	۰	״	۱۶	۱۰	۲	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۱۰۹	دمودرسین	نراین سین	۶۵۳ ب	دہلی	۱۱	۵	۰	اِن [illegible] راجوں نے [illegible] برس [illegible] ماہ [illegible] یوم حکومت کی۔ انگپال تنور نے دہلی [illegible] راجدہانی بنائی
۱۱۰	راجدیپ سنگہ	۰	۶۶۳ ب	”	۱۶	۱	۲۶	
۱۱۱	رن سنگہ	دیپ سنگہ	۶۸۰ ب	”	۱۷	۵	۰	
۱۱۲	راج سنگہ	رن سنگہ	۶۹۷ ب	”	۹	۱۱	۱۱	
۱۱۳	شیر سنگہ	راج سنگہ	۷۰۶ ب	”	۴۵	۵	۱۵	
۱۱۴	ہر سنگہ	شیر سنگہ	۷۵۱ ب	”	۱۳	۲	۱۹	
۱۱۵	جیون سنگہ	ہر سنگہ	۷۶۴ ب	”	۸	۷	۱۹	
۱۱۶	انگپال تنور	اوگرسین	۷۷۲ ب	”	۲۹	۲	۱۹	
۱۱۷	باسدیو	انگپال	۸۰۱ ب	”	۱۹	۱	۱۸	
۱۱۸	کنک پال	باسدیو	۸۲۰ ب	”	۲۱	۳	۲۸	
۱۱۹	پرتھی پال	کنک پال	۸۴۱ ب	”	۱۹	۶	۱۹	
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	ب	”	۲۱	۷	۲۸	
۱۲۱	ہرپال	جے دیو	۸۸۱ ب	”	۱۴	۴	۱۹	
۱۲۲	اودے راج	ہرپال	۸۹۵ ب	”	۲۶	۷	۱۲	
۱۲۳	بجے راج	اودے راج	۹۲۱ ب	”	۲۱	۲	۱۳	
۱۲۴	انگپال	بجے راج	۹۴۲ ب	”	۲۲	۳	۱۶	
۱۲۵	رکھپال	انگپال	۹۶۴ ب	”	۲۱	۶	۵	
۱۲۶	تیک پال	رکھپال	۹۸۵ ب	”	۲	۴	۰	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱۲۷	گوپال	نیکپال	۹۸۷ ب	دہلی	۱۸	۳	۱۵	۲۰ آدمیونے ۱۹۴ برس ۲ ماہ ۲۸ دن حکومت کی آخر کو بلدیو چوہان نے فتح پائی
۱۲۸	شکلکہن	گوپال	۱۰۰۵ ب	″	۲۵	۶	۱۰	
۱۲۹	جےپال	شکلکہن	۱۰۳۰ ب	″	۱۶	۴	۱۳	
۱۳۰	کنورپال	جےپال	۱۰۴۶ ب	″	۲۹	۹	۱۱	
۱۳۱	انیک پال	کنورپال	۱۰۷۵ ب	″	۲۹	۶	۱۸	
۱۳۲	بجی پال	انیک پال	۱۱۰۴ ب	″	۱۴	۱	۶	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	۱۱۱۸ ب	″	۲۵	۲	۱۳	
۱۳۴	اگرپال	مہی پال	۱۱۴۳ ب	″	۲۱	۲	۱۵	
۱۳۵	پرتہی پال	اگرپال	۱۱۶۴ ب	″	۲۲	۳	۱۶	
۱۳۶	بلدیو	.	۱۱۸۶ ب	″	۶	۱	۰۴	ان ۷ آدمیونے ۵۹ برس ۲ ماہ حکومت کی آخر کو راے تہورا معزالدین محمد بن سام عرف سلطان شہاب الدین غوری کے ہاتہہ سے مارا گیا اور سلطنت جو باہمی نفاق سے کمزور ہو رہی تہی مسلمانون کے ہاتہہ مین چلی گئی
۱۳۷	امرگنگو	بلدیو	۱۱۹۲ ب	″	۵	۲	۵	
۱۳۸	کہیرپال	امرگنگو	۱۱۹۷ ب	″	۲۰	۱	۵	
۱۳۹	سمبہر	کہیرپال	۱۲۱۷ ب	″	۷	۴	۲	
۱۴۰	جاہرا	سمبہر	۱۲۲۴ ب	″	۴	۴	۸	
۱۴۱	ناگ دیو	جاہرا	۱۲۲۸ ب	″	۳	۱	۵	
۱۴۲	راے تہورا	ناگ دیو	۱۲۳۱ ب	″	۴۹	۵	۱	

چونکہ بموجب بہت سے دلایل واغیات کے جوکہ مختصراً تواریخ مین درج بہی ہو چکے ہین باوا آدم بہی برہما کی اولاد مین سے ایک کہی کا بیٹا تہا مگر چونکہ مغربی لوگ انکو اول آدم مانتے ہین۔ اسلئے نقشہ زمانہ آدم کا بجاے انگریزی اول یہان لکہا جاتا ہے۔ اسلئے کہ عہد عیسویہ انہی سے شروع ہوا

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقعہ	زمانہ مابین الواقعین	کیفیت
۴۰۰۴	ہبوط آدمؑ	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے
۲۳۴۸	طوفان نوحؑ	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے
۱۹۹۶	ولادت ابراہیمؑ	۳۵۲	
۱۴۵۱	وفات موسیٰؑ	۵۴۵	مطابق تینوں توریتوں کے
۷۴۷	بخت نصر	۷۰۴	
۳۳۱	غلبہ سکندر بر دارا	۴۱۶	
۴	ولادت مسیح	۳۲۷	
	شروع سنہ مسیحی	۴	
	از شروع سنہ مسیحی تا الیوم		

نقشہ مطابقت سنین

نام سنہ	تعداد سال	نام سنہ	تعداد سال
کلجگی	۴۹۸۴	بکرمی	۱۹۴۰
اسکندری	۲۱۹۶	عیسوی	۱۸۸۳
شاکا جدہشٹری	۵۰۰۰	شاکا شالباہن	۱۸۰۵
طوفانی		ہجری قمری	۱۲۹۹
سنہ کیان	۵۲۳۵		

عہد اسلامیہ

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱	شہاب الدین	بہاؤ الدین	۱۱۹۱ء	غزنی	۱۵	۰	۰	ایک جاٹ کے ہاتھ سے گکھڑوں کی تہمت میں مارا
۲	قطب الدین	غلام شہاب الدین	۱۲۰۵ء	دہلی	۴	چند	۰	
۳	آرام شاہ	قطب الدین	۱۲۱۰ء	//	۰	۶	۰	
۴	شمس الدین ایلتمش	ایلم خان ترک	//	//	۲۶	۰	۰	بیمار ہو کر مرا
۵	رکن الدین	شمس الدین	۱۲۳۵ء	//	۰	۶	۲۷	قید میں مرا
۶	رضیہ سلطانہ بیگم	//	۱۲۳۶ء	//	۳	۶	۶	بہرام شاہ کی لڑائی میں ماری گئی
۷	بہرام شاہ	//	۱۲۳۹ء	//	۲	۱	۱۰	امراء کے ہاتھ سے مرا
۸	علاؤ الدین	رکن الدین	۱۲۴۱ء	//	۴	۱	۱	قید میں مرا
۹	ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین	۱۲۴۵ء	//	۲۰	چند	۰	بیمار ہو کر مر گیا
۱۰	غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین	۱۲۶۵ء	//	۲۱	//	۰	//
۱۱	معز الدین کیقباد*	ناصر الدین	۱۲۸۸ء	//	۲	//	۰	امرائے ملک نے مار دیا
۱۲	فیروز شاہ		۱۲۸۹ء	//	۷	//	۰	ملک علاؤ الدین نے دھوکے سے مروا ڈالا
۱۳	ابراہیم شاہ	جلال الدین	۱۲۹۵ء	//	۰	۴	۰	لڑائی میں بھاگ گیا
۱۴	علاؤ الدین	شہاب الدین	//	//	۲۰	چند	۰	بیماری سے مر گیا
۱۵	شہاب الدین عمر	علاؤ الدین	۱۳۱۶ء	//	۰	۳	چند	مبارک خلجی نے اندھا کر کے قلعہ گوالیار بھیجا
۱۶	مبارک شاہ	//	۱۳۱۷ء	//	۴	۱	۷	

* [illegible] شمس الدین

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۱۷	حسن خان	•	۱۳۲۱ء	دھلی	•	۴	چند	
۱۸	غیاث الدین تغلق شاہ	تغلق ملک	〃	〃	۴	•	•	مکان کے نیچے دب کر مرگیا۔
۱۹	محمد عادل	غیاث الدین تغلق شاہ	۱۳۲۴ء	〃	۲۷	•	•	رود سندہ کے کنارہ پر مر گیا۔
	فیروز شاہ	برادر خورد تغلق						
	غیاث الدین محمد	تغلق شاہ						
۲۰	فتح خان	فیروز شاہ	۱۳۸۷ء	فیروزآباد	۳۸		۲۰	
	ناصر الدین	〃						
۲۱	غیاث الدین ثانی	فتح خان	۱۳۸۸ء	دھلی	•	۵	۸	وزیر نے مار ڈالا۔
۲۲	ابوبکر شاہ	ظفر خان	〃	〃	۱	۶	چند	قید مین مرگیا۔
۲۳	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ	۱۳۸۹ء	〃	۳	۵	〃	بیمار ہوکر مرگیا۔
۲۴	علاء الدین سکندر شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	۱۳۹۳ء	〃	•	۱	〃	〃
۲۵	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ						
	ناصر الدین نصرت شاہ	فتح خان	۱۳۹۵ء	〃	۱۹	۸	〃	اسکو وقتمین تنزل رہا۔
	اقبال خان	•		کوشک آباد				
	امیر تیمور	امیر طرز خان	۱۳۹۸ء	سمرقند	•	•	۱۵	جغتائی شروع ہوئی۔
۲۶	دولتخان لودی	•	۱۴۱۳ء	دھلی	۱	۳	چند	قید مین مرگیا۔
۲۷	خضر خان	ملک سلیمان	۱۴۱۴ء	〃	۷	۲	۲	بیمار ہوکر مرگیا۔
۲۸	مبارک شاہ	خضر خان سید	۱۴۲۱ء	〃	۱۳	۱	چند	مارا گیا۔

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۲۹	محمد شاہ	فرید خان بن خضر خان	۱۴۳۳ء	دہلی	۱۲	چند	۰	بیمار ہو کر مرگیا
۳۰	علاء الدین عالمشاہ	محمد شاہ	۱۴۴۵ء	"	۶	"	۰	[illegible]
۳۱	بہلول لودھی	ملک کالا	۱۴۵۱ء	"	۳۸	۸	۷	بیمار ہو کر مرگیا
۳۲	سلطان سکندر	بہلول	۱۴۸۸ء	دہلی بعد آگرہ	۲۸	۵	۰	اسکے عہد مین ہندؤنے فارسی
۳۳	ابراہیم	سکندر	۱۵۱۷ء	آگرہ	۸	چند	۰	بابر کی لڑائی مین مارا گیا
۳۴	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ مرزا چغتائی	۱۵۲۵ء	"	۴	۱۰	چند	بیمار ہو کر مرگیا
۳۵	ہمایون مرتبہ اول	بابر بادشاہ	۱۵۳۰ء	آگرہ دہلی	۱۰	۵	چند	
۳۶	شیر شاہ	حسن	۱۵۴۱ء	دہلی	۴	۴	"	لڑائی مین بارود سے جلکر مرگیا
۳۷	اسلام شاہ	شیر شاہ	۱۵۴۶ء	"	۸	۲	۸	بیمار ہو کر مرگیا
۳۸	فیروز شاہ	اسلام شاہ	۱۵۵۳ء	"	۰	۰	۳	ماموں کے ہاتھ سے مارا گیا
۳۹	عادل شاہ	نظام خان	"	"	۰	۱۱	۷	
۴۰	ابراہیم	۰	۱۵۵۴ء	"	۰	۲	۳	
۴۱	سکندر شاہ احمد خان	حسین خان	"	"	۰	۲	۰	بنگالہ کیطرف بھاگ گیا
۴۲	ہمایون مرتبہ ثانی	بابر بادشاہ	"	"	۰	۶	چند	گر کر مرگیا
۴۳	اکبر بادشاہ	ہمایون	۱۵۵۵ء	آگرہ	۵۱	۲	۱۱	بہت اچھا بادشاہ اعظم تھا
۴۴	جہانگیر	اکبر	۱۶۰۵ء	"	۲۱	۸	۱۳	بیمار ہو کر مرگیا
۴۵	داور بخش	خسرو	۱۶۲۶ء	"	۰	۲	چند	مارا گیا

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۴۶	شاہجہان	جہانگیر	۱۶۲۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۲	۱۴	عالمگیر نے اسکو قید کیا تھا
۴۷	اورنگزیب	شاہجہان	۱۶۵۷ء	دہلی	۵۰	۰	۲۷	بڑا متعصب و ظالم تھا
۴۸	شاہ عالم محمد اعظم شاہ	عالمگیر	۱۷۰۷ء	״	۵	۱	۲۱	
۴۹	جہاندار شاہ	شاہ عالم	۱۷۱۲ء	״	۰	۱۱	۵	
۵۰	فرخ سیر	عظیم الشان	۱۷۱۳ء	״	۶	۳	۱۵	
۵۱	ابوالبرکات خان	رفیع الشان	۱۷۱۸ء	״	۰	۳	۱۱	
۵۲	شاہجہان ثانی	۰	״	״	۰	۳	۲۸	
۵۳	محمد شاہ ابراہیم شاہ نادر شاہ	بہادر شاہ ۰ ۰	״	״	۲۹	۵	۱۰	
۵۴	احمد شاہ	محمد شاہ	۱۷۴۸ء	״	۶	۳	۸	
۵۵	عالمگیر ثانی	جہاندار شاہ	۱۷۵۳ء	״	۵	۷	۲۸	
۵۶	محمد شاہ درانی	۰	۱۷۵۶ء	״				افغان تھا
۵۷	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۶۱ء	״				
۵۸	شاہجہان ثانی احمد شاہ درانی ثانی بیدار بخت	۰ ۰ احمد شاہ			۴۵	۴	۳	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	کیفیت
۵۹	جارج سوم	جارج دوم جرمن	۱۸۰۳ء	لندن	۱۷	۰	۰	
۶۰	اکبر	شاہ عالم	۱۸۰۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۹	۲۱	
۶۱	جارج چہارم	جارج سوم	۱۸۲۰ء	لنڈن	۱۰	۵	۹	
۶۲	ولیم چہارم	جارج سوم	۱۸۳۰ء	"	۷	۱۱	۲۴	
۶۳	سراج الدین بہادر شاہ	اکبر شاہ	۱۸۳۷ء	شاہجہان آباد	۲۶	۰	۰	
۶۴	کوئین وکٹوریہ قیصرہ ہند	بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	"	لنڈن				مسند نشین حال

ضروری وقعات قابل یادداشت

سوائے انکے ۲۰ بادشاہ اور بھی دہلی کے ہوئے اُنہوں نے صرف دو دو دن راج کیا اسلئے انکو ترک کیا گیا۔

سکندر نے ۳۲۳ برس قبل از عیسیٰ ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان آیا ۵۰۳ء میں ظہور اسلام ہوا عہد ولید میں ۷۱۱ء سبکتگین کے حملات ۹۷۰ء محمود غزنوی ۱۰۰۱ء سومنات ٹوٹا ۱۰۲۴ء شہاب الدین غوری راول ۱۱۹۱ء پرتھی راج کو پکڑا ۱۱۹۳ء قطب الدین ایبک دلی کا بادشاہ ہوا ۱۲۰۶ء چنگیز خان کی فوج ہندوستان میں آئی ۱۲۱۳ء عورت بادشاہ ہوئی ۱۲۳۶ء

شنکر اچاری بقول بعضے ہمعصر محمد تھا اور بقول کتب تواریخ سکم ۱۲۰۰ سال ہوئے۔ اُس نے کشمیر سے لیکر کنیا کماری تک بودھ مذہب کو کھنڈن کیا اور شیومت پھیلایا

اور کشمیر مین ابہنا گفتا جاری ہونے اشکو شکتی پوجن پر قایل کیا اور ان دونون کا مباحثہ سندیان پربت پر ہوا تہا جلنے کوہ مذکور کو شنکراچارج کی نام مشہور ہے شنکراچارج ۳۲ سال کی عمر مین شانتی ہوگئے تہے۔

تاریخ تواریخ گلدستۂ کشمیر

از زبان دُرفشان مہر وسط السماء علم و ہنر خرد ورد دانش پرور نظامی ثانی مطاع جہان و جہانی برگزیدہ عالمان و فاضلان عہد احمد متخلص بہ **مقبل** شاعر کشمیر۔

خوشا کز انتسام فیض حق در گلشن دنیا — شگفتہ غنچہ دلہا بُر فتہ نافۂ گلہا
وزین سو بسو باری نسیم رافت باری — نمودہ شامہ عامہ شمیم خامہ بویا
چہ خامہ کز سر تحریر نامہ در بیان آمد — کلید مخزن تالیف کشمیر از الف تا یا
چہ تاریخی کہ تالیفش نمودہ صادق القولی — کہ ہر واثق شمارد عردہ رای درا وثقا
برسم پال و گوپال اسم و جسمش سادہ نامی — زہر گوپال پنڈت خود بجا بقا و جا بلسا
بادراک مضامین ان رہین رابہین او — کہین شاگرد اعقل ذہین ہر کرا ودانا
ہمانا نسخۂ کشمیر طبع از مطبع — بہر طبع ز طبا عش در ہر ربیع در ہر جا
ملخص منتخب کردہ ز صد تاریخ تاریخے — کہ آن گلدستۂ کشمیر است گلگل چون حسین گونا
مثال شال را از ہتشال شاعری شیوہ — ز تمثال نکوز امثال جستہ مقبل شیوا
ز روی وجد بلبل در تعلق آمد از سالش — کہ از گلدستۂ کشمیر گل گل آمدہ دل را ۱۲۹۴
برین دل زیادہ صد سال سموتش ضوان — باین گلدستۂ کشمیر شد شکفن جہان گفتا ۱۹۳۴
جہان گردید از گلدستۂ کشمیر بس مشکین — ز آوج آسمان سالش بگفتا حضرت عیسیٰ ۱۸۷۷
ز بلبل تافتہ سر گفت قمری عیسوی سالش — بعامہ شامہ با گلدستۂ کشمیر شد بویا ۱۸۷۷

مسیحا کرده هیهائی خجسته سال این نسخه ｜ با گلدستهٔ کشمیر شد مشکین جهان گیتا

تقریظ

من زبان فصیح البیان منشی بے بدل شاعر اکمل پنڈت کشمیر بٹ صاحب مدرس کشمیر

وقت است که گل برفگند پردهٔ رخ باز
زانسانکه ز فانوس چراغ بدر آید

یعنے پالوده راوق ربیع بدانت طبع آرا- سوده عطر سمن زار فطانت و ذکاء- نوبادهٔ نخل فهم درست- تازه گل حدیقهٔ فکر چالاک و طبع چست نظر آرا خاطر فریب صغیر و کبیر- نسخهٔ رنگین جغرافیه و تواریخ دلپذیر مسمیٰ به گلدستهٔ کشمیر بسته دستهٔ گلچین فضل و هنر سرمهٔ کش نرگس بین اہل نظر حل ساز معمای معقول و علوم- دقیقه سنج توحید معلوم نامعلوم- واقف اسرار خفی و جلی- کاشف استار علمی و عملی- محک نقد کامل عیار حزم و ہوشیاری- مورد خرد خداداد و فیض حضرت باری- مجمع خوان علوم انگریزی و ریاضی موزون کتب عنفوان و معانی حال زبردست زباندانی و انشا خوانی اردو و فارسی- قاعده دان نکته سنجی سخن- و دانای دانائے صاف ذهن و روشن ضمیر سبقت جوی فکر رسا و فهم اندازه گیر- سرافراز عالی رایان خرد آرا- پسندیده کمالات منشیان انشا و املا- معطر ساز دماغ گلچینان باغ دانش منور کن دیده نظر بندان نرگستان بینش- صاحب اقبال و کمال شایسته اہل قیل و قال پنڈت هرگوپال کول متخلص بخسته- گردیده گلزار اے مورخان والا سخن را رنگینی و دست فکرت آب و رنگ و ہان حدیقه این خرد را گلچینی بخشیده- بنام ایزد عجب نسخهٔ که هیچ بلبل باین رنگ گلدسته بچشم ندیده است- و هیچ عندلیب چنین نسخهٔ ریحان خط و تعریب بگوش شنیده اگرچه مورخان سلف در خیالات تاریخی کشمیر

باصایب رای والا فکر سخن آرائی دقیقه فرو گذاشته اند لیکن بمقتضای حفاظت اشیای
غایب گشتن اشیاء استقلال خاطر و حفظ مراتب فرمانروائی حکام و درستی حالات
شان باعتدال نگذاشته اند. مؤلف چنین مجموعهٔ خاطر پسند که چون نسیم بهار گلشن و چون صبا
بهر گل رسیده باجتماع گلهای گوناگون که البته رنگ و بوی معنی و صورت اند گلدسته
مرغوب التسمیه گلچینیان گلزار تواریخ قصص معتبره سراپا عزم و سراسر خرم گردیده است
حقا که از قیل و قال درست و مقال رست ربط کلام مرغوب پیوند سخن خوب چنان
داده که بی غایلهٔ تشکیک و تعقید چون و چند فرمانروایان قدیم و جدید بر منصهٔ توضیح و
تشریح بصورت مستحسن و وجه حسن واقع است و شوقمند مایل و راغب این نسخه مظهر المحاقات
عجایب را انجاز نشسته تمام احوال کشمیر از هر قسم و اسم و رسم برالعین بر صغیر و منیر ساطع. چه در
نظر اهل دید حقه این نسخهٔ زیبا تعمیم و تمهید روی و رعایت و عادتنا بعبارات صاف موزون
از جواهر حالات حکام عادل و ظالم و پیداوار و نقشجات و مساحت و غیرهم مشحون است
و از این آب و رنگ بشباهت دُر مکنون چه عجب که اگر قدردانان عصر بزینت این گنجینه
سبز از لوح توجه کمال پردازند و گنجینه پرواز را از لطف و نوال مرهون منت سازند که وی از
عهد بعید از زمانات بعیده بشهید ربط تواریخ مربوط توام گرفته است و از قلم راقم چون عبارت
چنین نسخهٔ دلنشین تاریخ تازه سرانجام پذیرفته •

تاریخ

این نامه چو بسپرد طبیعت بزبان   بس نرگس خامه نیاک گردش تحریر
بگرفت کنار چمن و دامن جوی   دل در صفت بلبل موزون تقریر
رنگینی و بند و بست چون یافت از و   خوش گفت پی سال که گلدستهٔ کشمیر

تاریخ

میکلام شاعر رنگین خیال پنڈت طوطا رام مدرس مدرسہ سرکاری

جغرافیہ سرزد زہوس گفت چو ملہم　　زین گلشن دانش شود او راک معطر
گلدستہ کشمیر چو زینت دہ جان شد　　بلبل ز ادب خواند تواریخ برابر

شلوک تاریخی و تصدیقی ترجمہ راج ترنگنی

از زبان دُرفشان فاضل اجل کامل اکمل خورشید سپہر علم سنسکرت پنڈت اہو و رصاحب عالم یگانہ

معنی شلوک

پرانی راج ترنگنی کے ترجمونمیں جس ترجمہ کرنیمین بعض مقامات پر غلطیاں کی ہین اس سبب سے اصلی وصحیح ترجمہ والی تواریخ گوپال کول نے بنائی اسمین پنڈت اہو ورکی تصدیق ہی اور شنکر صاحب نے اسکو بیان کیا ہی اسکی تاریخ تصنیف بکرمی ۱۹۴۳ ہے - وید - اگنی - گرہ بھو
۱ ۹ ۴ ۳

सर्वेराजतरङ्गिण्याः सोऽपि दृष्ट्वा पारंगता नो इति भूतार्थप्रतिवर्णकं
अनुवादपालकौलोद्यदः काश्मीराद्भुतमंत्रसम्मतिधरो
दामोदरः शङ्करो वक्ता विक्रमभूपशाककलनावेदाग्नि
ग्रहभूमिता

تمام شد تواریخ گلدستہ کشمیر

MOONIS BOOK DEPOT
Sotha Street, Badaun, U.P. (India)

خاتمۃ الکتاب

الحمد للہ بہ یمن برکات بادشاہ حقیقی سلطان السلاطین خالق ارض وسما داور بیہمتا دین و دنیا بعہد معدلت مہد فرشتہ خصلت - ملایک سیرت فلک مرتبت جمجاہ وسکندر شوکت دارا حشمت آفتاب سپہر معدلت - بدر منیر چرخ سخاوت حضور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ بادشاہ انگلستان وقیصر ہندوستان دامت اقبالہا - جنکے نائب السلطنت حضور لامع النور رفاہ جود عام وخاص - حق پرور وحق شناس - سر حلقہ سلسلہ ارادت وسجادہ نشین مسلم الولایت - جوہر نمائے آئینہ اسرار الہی وچہرہ کشائی صورت حق آگاہی - چارہ ساز درماندگان بحر وبر - غریب نواز رعایا پرور - فرمانفرمائے روشن ضمیر مصر دل عزیز بعدیل ونظیر خوشخو وفرخندہ خصال صاحب جاہ وبلند اقبال قدر افزا اہل کمال معاون شرفاء ودستگیر غرباء جناب معلی القاب حضور نواب مستطاب جی - ایف - اس - آر - آر - جی - پی - سی - سی - ایم ایس - آئی لارڈ مارکوئیس آوف ریپن ویسرائے اور گورنر جنرل ہندوستان اور انکے نائب حضور فیضگنجور گوہر اکلیل جہانداری جوہر شمشیر شہریاری مردمک دیدۂ مروت آب گوہر فتوت مخزن جود والکرم منبع الفیض والنعم چارلس امی ایچین صاحب بہادر کے - سی - ایس - آئی - سی آئی ای - لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب ہین - اور ریاست جموں وکشمیر مین حضور مہاراجہ صاحب فہرم اوتار وہیرم مورت صاحب تاج وتخت حاتم ثانی درۃ التاج حکمرانی گوہر دریائے سخاوت لعل کان رحمت زینت بخش فرد

اورنگ نشین گام آچام ونماد جنگ سر مہاراجہ **رنبیر سنگھ صاحب**
بہادر جی سی - ایس - آئی معہ اپنے نائب السلطنت جناب فیضمآب مہامد
انتساب ارسطو فطرت لقمان حکمت امیر ابن امیر صاحب عقل وتدبیر علامۃ الدھر
فہامۂ عصر صاحب تصانیف عالیہ وتالیفات غالیہ عالی ہمم عطارد رقم جناب
دیوان اننت رام صاحب بہادر مدار المہام جزوکل حکمران ہین *

یہ کتاب لاجواب گلدستہ بوستان خطہ کشمیر وگلبن گلستان مقامات متعلقہ خطۂ بےنظیر
یعنی کتاب مستطاب تواریخ گلدستۂ کشمیر بہ نظر فیض اثر قدردان اہل علم وہنر فیضرسان
صاحبان سخن پرور فاضل اجل عالم اکمل امیر دریا دل جناب فضیلت مآب لفٹنٹ
کرنل ڈبلیو - ایم **ہالرایڈ صاحب** ڈایرکٹر سررشتۂ تعلیم پنجاب دام اقبالہ
وتوجہ موجہ امیر روشن ضمیر فیاض کامل سیر چشم منشی بے بدل - قدردان شرفا و
فیضرسان غربا - نیک طینت خوش سیرت زبدۃ الانام والا مقام **منشی لکرام**
صاحب مالک آریہ پریس زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوئی *

امید ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ہند وپنجاب وحضور مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر
خصوصاً - وامراے روزگار وشائقین علم تواریخ عموماً کی قدرافزائی سے مصنف
کو آبرو بخشکر باعث اشاعت علوم وفنون ہونگی جسکی بابت اس کتاب مین شکریہ
وسپاس درج ہوگا اس کتاب کے چھاپنے مین گو راقم نے ایک عرصہ سے سعی کی تھی
جسکے لئے جناب منشی صاحب مکرم معظم والا ہمم تجربہ کار نیک کردار مقبول
روزگار بلبل شاخسار بلاغت ہزار داستان گلزار سخاوت وروشن خیال وروشن
راے **منشی راے صاحب سکھ رام** مالک مطبع نامی کو ہ نور
نے بعطاے حق چھاپنے کا وعدہ کیا تھا مگر شومئ بخت وگردش فلک کجرفتار سے بجہ

حاسدان کینہ پرور وخصمان خودغرض وخود سر تدبیر ذکو عمل پذیر نہوئی ❊
مگر شکر صد شکر کہ باوجود تباہی وویرانی راقم روسیاہی مخالفان وفاشعار کے بعد
عام وخاص کو عموماً و مہاراجہ صاحب ومدار المہام کشمیر کو خصوصاً بتفصیل دی
راقم ہر ایک پہلو سی بپایہ ثبوت پہونچی گو بعض ناواقفون کو ہنوز شناشنایا
اشتباہ باقی ہی مگر راقم اسپنے ولینعمت کا جان نثار خیر اندیش
دعاگو ہے اور شکریہ ادا کرتا ہے جناب عمو یصاحب پشت پناہ نیازمندان و
تکیہ گاہ بیکسان دستگیر درماندگان حاتم وقت مہمان نواز ہر دلعزیز سراپا خلق
وصاحب تمیز جناب پنڈت کیدہ س ناتھ صاحب کول کا جنہون نے
ہمراہی جناب قبلہ گاہی صاحب بندہ میری ایام ناقرجام مین اندفاع ایام
منحوس راقم مین گوناگون تکالیف بوقلمون مصایب ذریرباریون سی
دلی ہمدردی فرمائی اور ممنون ہون منشی سالگرام صاحب
ولالہ نامداس صاحب مالکان آریہ پریس وجناب مجسم خیر وکریم النفس
منشی دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ وسید
نصر علی صاحب مالک نصرت المطابع دہلی۔ وبزرگان قوم مہتممان سلمہ مرات
کشمیر ومراۃ الھند لکھنو کا جنکی نیک رائین اور پاک خیالات اور
سچی ہمدردیان میرے حق مین مفید ترین۔ جنکا از بس رہین منت ہون ❊
امید ہے کہ ناظرین تیز تمکین اس کتاب کی اغلاط وصحت پر جو عدیم الفرصتی
وسادگی کیوجہ لتمین واقع ہوئی ہون بقول الانسان مرکب
السھو والنسیان پر وہ اصلاح سی معاف کرکے بحق راقم بدعائے
خیر یاد کرین ❊

ریمارک

گلدستہ کشمیر

مُصنّفہ

جناب پنڈت ہرگوپال صاحب کول متخلص بہ خستہ

ایڈیٹر

اخبار رویش ادیکارک و ریفارمر

مینے اس کتاب کو بہ اثناء طبع اکثر مقام سے دیکھا گو مفصل طور پر اُسکے دیکھنے کا مجھے موقعہ نہ ملا تاہم بنظر اجمالی جہانتک میری نظر سے گذری ہین اُسپر دلیرانہ صحت ظاہر کرتا ہون" یہ ایک قاعدہ ہی کہ جب کوئی نئی چیز کسی معتبر کی نظر سے گذرتی ہی تو وہ اُسکو ہر پہلو سے دیکھتا ہے اور زیادہ تر عیوب پر خیال رکھتا ہی پس مینے نکتہ چینی کی نظر سے اِسے بغور دیکھا مُصنف کی فصاحت تحریر - متانت تقریر - درستی الفاظ حسنِ معنی - سلاست عبارت اور سیدھے سادے بول چال ور روزمرہ کا کیا کہنا - واقعی تصنیف ہو تو ایسی ہو - لیاقت کی یہ معنی نہین کہ ہمالیہ کے پہاڑون کے سے ثقیل الفاظ بھر دئے جائین یا لغت کے لغت لٹکا دئے جائین - بلکہ آسان و مختصر الفاظ مین مطلب کا ادا کرنا بڑے ہی خوبی کی بات ہی - جسکو مُصنف نے اچھی طرح مدنظر رکھا ہے - اسکو مطالعہ سے طبیعت گھبراتی نہین بلکہ لطف مزید حاصل ہوتا ہی - ورنہ اکثر کتابین مینے دیکھی ہین جنکی مُصنفون نے فضول عبارت آرائی کی ہی - مطلب تو صرف اسقدر مختصر کہ ایک سطر مین آئے - مگر عبارت آرائی اسقدر طول کہ دو دو تین تین صفحہ ضائع کر دئے گو ہنوز صرف مطلب ایک ہی نہیں لکھا

کیا یہہ لیاقت ہے افسوس! یہی باعث ہے کہ ایشیائی مصنفوں کا نام بدنام ہو چلا ہے اور نہ فی زمانہ بہی وہ وہ مصنف اور محقق ہمارے ملک مین موجود ہین جو یورپین مصنفون کے ہم پلہ کیا بلکہ بڑہ چڑہ کر ہونگے) مین اِس کتاب کے مصنف کو اس زمرہ سے علیحدہ تصور کرتا ہون ٭

مین ایک مدت سے ملک کشمیر کی تاریخ کے دیکھنے کا مشتاق تہا کہ اکثر مختلف تواریخون مثلاً راج ترنگنی... کشمیر اور آئین اکبری - اکبرنامہ - و توزک جہانگیری مین اِس ملک کے بعض بعض حالات و مقامات کا بیان بوضاحت درج ہے - مگر آج تک ایسی مفصل و مشرح تاریخ مجہے دستیاب نہوئی تہی - بہلا کیونکر حاصل ہوتی جب تصنیف ہی نہین ہوئی تہی - بیشک ہماری ملک کو ایسی تصنیف کی ضرورت تہی - باری یہ مشکل بہی پنڈت صاحب کی طفیل حل ہوگئی ٭

اِسکے حصہ اول مین جو جغرافیہ ملک کشمیر درج کیا گیا ہے وہ بہت ہی عمدہ ہے اِس سے بڑہکر ہونا مشکل ہے - آپ کی لیاقت اور تحقیقات اوس سے خوب ظاہر ہوتی ہے حصہ دوم تاریخ بہی نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے سرانجام پذیر ہوا ہے اِس حصہ کی تصنیف مین مصنف نے بہت خون جگر کہایا ہوگا کیونکہ ایسی مبسوط تواریخ کا لکہنا کار ہے دارد - ہندوستان کی صحیح تواریخ کا ملنا بہت مشکل ہے اول تو قدیم تواریخ مختلف صدمات کے باعث بالکل غارت ہوگئی - دوم اگر کہین کچہہ پتہ ملتا ہے تو وہ قصہ کہانی کے پیرایہ مین ہونے سے قابل اعتبار نہین ٹہرایا جاتا - کیونکہ جس مین مبالغہ حد سے زیادہ بہرا ہوا ہوتا ہے - مگر ہم مصنف کو مبارکباد دیتے ہین کہ اوسنے اوس حصہ کی تصنیف مین بڑی جان کاہی کی ہے بہت ٹہیک ٹہیک حالات کا پتہ لگایا ہے اِس حصہ مین کورو پانڈون کی ابتدا سے تا حال بہت مشرح و لبسط سے حال لکہا ہے ٭

حصہ سوم کو ابھی مینے دیکھا نہین مگر یقین ہے کہ وہ بھی ایسا ہی ہوگا فی الحقیقت جو بیان لکھا ہے اوسکا فوٹو کھینچ دیا ہے ✤

میرے نزدیک بلا ریب یہہ رسالہ شایقین تاریخ کے لئے بڑا دلچسپ و مفید ہوگا اور سیاحان ملک کشمیر کے لئے تو ایک ہادی و رہنما ہے کہ اونکو ہر ایک مقام سے خبردار کرے - مین اِسپر اور کچھ نہین لکھہ سکتا - کیونکہ اِسکی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ کم ہین - جو شخص اِسے خرید کر مطالعہ کریگا اوسے خود معلوم ہو جائیگا کہ کس بتہ کی تصنیف ہے - کیا یہ اُسکی تعریف کم ہے کہ ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے دوسو کاپین سررشتہ تعلیم کے لئے یکمشت خرید فرمائین ہین آخر پر صرف یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ ہر ایک لایق و تعلیم یافتہ شخص کو چاہیے کہ وہ ضرور ایک ایک جلد خرید کر مطالعہ فرمائین - اور ہمارے مصنف کا حوصلہ بڑہائین تاکہ اوسے اور عمدہ عمدہ تصانیف کے شایع کرنے کی جرات ہو ✤

گپت رائے - نادر

معذرت

افسوس ہے کہ بسبب غفلت بعض کارپردازان اس کتاب مین کہین کہین غلطیان لفظی رہگئی ہین ناظرین معاف فرماوین غلطنامہ شامل ہے - العبد بندہ ہرگوپال

اطلاع

کوئی صاحب اس کتاب کے شایع کرنے یا اِسکے کسی جزو کے تغیر و تبدل کرنے مین بلا اجازت مصنف جرات نفرماوین ورنہ ہرجہ ہرجے کے ذمہ وار ہونگے - العبد بندہ پنڈت ہرگوپال کول مولف کتاب

التماس

جو صاحب چاہین کتاب ہذا پنڈت ہرگوپال مہتمم مطبع آریا پریس لاہور سے یا رسال قیمت ... فی جلد معہ محصول ڈاک منگوالین - ✤